﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿...اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: نصیر احمد قمر

جلد 25 — جمعۃ المبارک 16 / مارچ 2018ء — 27 جمادی الثانی 1439 ہجری قمری ❁ 16 / امان 1397 ہجری شمسی — شمارہ 11

سراپا نور

حضرت ابوذر غفاری رضؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا آپؐ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ”وہ تو نور ہی نور ہے، مَیں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں“۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب فی قولہ نور)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

اگر میری نسبت تمہیں کچھ شک ہے تو مجھے جس طرح چاہو آزمالو اور خدا کے اس قانون کو جو رسولوں کے حق میں جاری ہے مت بھلاؤ۔ اچھی طرح جان لو کہ تم نے بنی اسرائیل کے قدم پر قدم مارا ہے۔ پس اگر عقلمند ہو تو اس عذاب اور سزا کو مت بھلاؤ جو اُن کو پہنچی۔ جیسا کہ جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ دو دفعہ یہودیوں پر ایسا غضبناک ہوا کہ کبھی آگے پیچھے ویسا غضبناک نہیں ہوا اور ان کا مَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ نام رکھا اور ایک دفعہ داؤد کی زبانی اور دوسری دفعہ عیسیٰؑ کی زبان سے ان پر لعنت کی۔

اس خدا سے ڈرو جو تمہاری نافرمانی پر دین اور دولت دونوں تمہارے ہاتھ سے چھین لیوے اور فرمانبرداروں کو دے دے اور تم جانتے ہو جو کچھ خدا نے مسیح کے بعد یہودیوں کے ساتھ کیا۔

”اے فقیرو! دنیا اور آخرت میں سے تمہارے پاس کچھ نہیں رہا۔ پس اپنی جان پر جان بوجھ کر ظلم نہ کرو اور اگر میری نسبت تمہیں کچھ شک ہے تو مجھے جس طرح چاہو آزمالو اور خدا کے اس قانون کو جو رسولوں کے حق میں جاری ہے مت بھلاؤ۔ اچھی طرح جان لو کہ تم نے بنی اسرائیل کے قدم پر قدم مارا ہے۔ پس اگر عقلمند ہو تو اس عذاب اور سزا کو مت بھلاؤ جو اُن کو پہنچی۔ جیسا کہ جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ دو دفعہ یہودیوں پر ایسا غضبناک ہوا کہ کبھی آگے پیچھے ویسا غضبناک نہیں ہوا اور ان کا مَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ نام رکھا اور ایک دفعہ داؤد کی زبانی اور دوسری دفعہ عیسیٰؑ کی زبان سے ان پر لعنت کی۔ پس وہ سخت غضب دو دفعہ میں منحصر ہوا جیسا کہ تدبر کرنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل سے کہا کہ تم دو دفعہ زمین میں فساد کرو گے اور حد سے نکل جاؤ گے۔ کیا تمہیں یہ یاد ہے؟ اور وہ دوسروں کا فساد جو خدا کے غضب کا باعث ہوا مسیح کو کافر کہنا اور اس کو سولی دینے کا ارادہ تھا جیسا کہ ان دو مذکورہ لعنتوں میں اشارہ ہے۔ اور خدا کی اور مؤرّخوں کی کتابوں کا اس پر اتفاق ہے۔ پس وہ لوگ جن کو خدا نے فاتحہ میں مَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ کہا ہے وہی یہودی ہیں جنہوں نے مسیح کی تکذیب کی اور چاہا کہ اسے سولی دیں۔ اور ضَآلِّیۡنَ کا لفظ جو مَغۡضُوۡب عَلَیۡہِمۡ کے بعد واقع ہوا ان معنوں پر یقینی قرینہ ہے۔ اس پر جاہل کے سوا کوئی شک نہیں لاتا کیونکہ ضالّین وہ لوگ ہیں جنہوں نے عیسیٰؑ کے بارہ میں اِفراط کیا۔ یہاں سے ثابت ہوا کہ مَغۡضُوۡب عَلَیۡہِمۡ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کی نسبت تفریط کی اور یہ دو نام ایک دوسرے کے مقابل پر واقع ہوئے ہیں۔ پھر خدا نے تم کو اس بات سے ڈرایا کہ تم ان کی طرح ہو جاؤ اور انجام کار ویسا ہی غضب تم پر اُترے جیسا کہ مسیح کے دشمنوں پر نازل ہوا اور وہ لعنت ان کے شامل حال ہوئی جس کا قرآن میں ذکر ہے۔ اور اے منکرو! اس بیان میں تمہارے لئے تنبیہ ہے۔ اور ہر رکعت میں فاتحہ کے لازم کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہی ہے۔ اب بہانہ بناتے ہو اور خدا کی حجت تم پر تمام ہوئی اور بھاگنے کی راہ تم پر بند ہوئی۔ یہودیوں نے مسیح کے ساتھ کفر اس گمان سے کیا کہ اس نے ان کے عقیدوں کے خلاف کیا اور اس طرح سے نہیں آیا جیسا کہ اُن کو امید اور انتظار تھا۔ اور اس گمان سے کہ وہ بنی اسرائیل میں سے نہیں اور اس کی ماں نے خیانت کی ہے۔ خدا ان پر غضبناک ہوا پس یہ مفسد قوم ہلاک ہوگئی۔ اب اس فاتحہ کو جسے ہر رکعت میں پڑھتے ہو یاد کرو اور کوئی نماز فاتحہ کے بغیر درست نہیں ہوتی۔ پس اب اپنی پیٹھ پر اٹھاؤ جو خدا نے تم پر فاتحہ میں ڈالا اور ان کی طرح نہ ہو جاؤ جو کہتے ہیں اور نہیں کرتے اور فاتحہ کے نزدیک مت جاؤ جب تم اسے نہیں پہچانتے اور ہرگز اس کے نزدیک نہ جاؤ جب تم کو اس پر اعتقاد نہیں۔ کیا تم فاتحہ کا پڑھنا اور ہر رکعت میں اس کی تلاوت کرنے کو ایسا ہی گمان کرتے ہو جیسا کہ اس پر عمل کرتے ہو۔ یہ تمہارا گمان بہت بُرا ہے۔ حقیقت میں تم کو فاتحہ سے کچھ تعلق نہیں اور اس کے ایک حرف پر بھی ایمان نہیں لائے جب تک تم اس مسیح پر ایمان نہ لاؤ جو تم میں سے اور تمہارے بیچ میں پیدا ہوا اور سورۃ نور نے اس کی سچائی پر گواہی دی۔ کیا ایمان لاؤ گے؟ اور اگر فاتحہ پر ایمان نہیں لاؤ گے اور نہ اُس پر عمل کرو گے تو خدا کا غضب تم کو اسی طرح پکڑ لے گا جیسا کہ یہود کو پکڑا۔ اور اس خدا سے ڈرو جو تمہاری نافرمانی پر دین اور دولت دونوں تمہارے ہاتھ سے چھین لیوے اور فرمانبرداروں کو دے دے اور تم جانتے ہو جو کچھ خدا نے مسیح کے بعد یہودیوں کے ساتھ کیا اور کسی وقت مجرم اس کو عاجز نہیں کر سکتے اور خدا لوگوں سے بے نیاز ہے اگر باز نہ آئیں۔ میں نے یہ سب اپنی طرف سے نہیں کہا ہے بلکہ تمہارے پروردگار نے کہا ہے۔ کیا تم نے نہیں پڑھا؟ اب خدا دیکھتا ہے کہ تم کیا کرتے ہو۔ اور جب خدا کسی چیز کو چاہتا ہے کہ ہو جائے تو اسے کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ خدا کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے۔ اب خبردار ہو جاؤ کہ تم نے اپنی حالت کو بدل دیا ہے۔ قریب ہے کہ تم اس کا نتیجہ دیکھو۔ اور کہتے ہو کہ ہم مسلمان ہیں اور خدا جانتا ہے جو کچھ کرتے ہو اے لاف زنو! کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تمہارے دل عاجز ہو جائیں اور خدا کی وعید سے ڈرو حالانکہ تم نے وہ دن دیکھے جو یہود نے دیکھے تھے۔ کیا تم اندھے ہو؟ توبہ کرو! توبہ کرو! اس سے پہلے کہ ہلاک ہو جاؤ۔“

(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 128 تا 133۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے لندن کی تین جماعتوں کی مقامی مجالس عاملہ کی ملاقاتیں

(رپورٹ: نسیم احمد باجوہ۔ مبلغ سلسلہ لندن)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی احباب جماعت سے غیر معمولی محبت وشفقت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ باوجود انتہائی اور بے پناہ مصروفیات کے حضور انور روزانہ احباب جماعت کو انفرادی ملاقاتوں کا شرف بخشتے ہیں جو ان کی دین و دنیا کو سنوارنے کا عظیم موقع فراہم کرتی ہیں اس کے ساتھ ساتھ حضور انور عہدیداران جماعت کو انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کے لئے بھی وقت عطا فرماتے ہیں۔

اسی سلسلہ میں مورخہ 20 جنوری 2018ء بروز ہفتہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن کی تین جماعتوں کی مجالس عاملہ کو شرفِ ملاقات بخشا۔ ان جماعتوں میں مارڈن، مارڈن ساؤتھ اور لوئر مارڈن شامل تھیں۔ تینوں جماعتوں کے صدران بالترتیب مکرم ناصر محمود خان صاحب، مکرم عمر خالد صاحب اور مکرم عاصم شہزاد صاحب ہیں۔ اس ملاقات میں حضور انور کی اجازت سے مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یُوکے، مکرم نصیر دین صاحب ریجنل امیر لندن بی اور خاکسار نسیم احمد باجوہ ریجنل مشنری لندن بھی شامل تھے۔ یہ ملاقات پونے چار بجے سے ساڑھے چار بجے تک محمود ہال ملحق مسجد فضل لندن میں ہوئی۔

حضور انور کے محمود ہال میں تشریف لانے پر تمام حاضرین نے اپنے پیارے امام کا کھڑے ہو کر استقبال کیا۔ ابتدائی تعارف کے بعد حضور انور نے دائیں طرف سے آغاز کرتے ہوئے لوئر مارڈن کی مجلس عاملہ سے دریافت فرمایا کہ صدر جماعت کون ہیں؟ صدر صاحب نے عرض کیا: خاکسار ہے۔

فرمایا: کیا چاہتے ہیں؟ عرض کیا: حضور! گزشتہ سال ملاقات میں جو ہدایات حضور انور نے دی تھیں اس پر عمل کی کوشش کرتے رہے ہیں۔

فرمایا: کتنی بیعتیں کرائیں؟ پھر فرمایا: نمازی کتنے بنائے؟ عرض کیا گیا: مجلس عاملہ کے تمام افراد (ماسوا ایک دو) باقاعدہ نماز پڑھتے ہیں اور جن میں ابھی کمزوری ہے اس کو دُور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پھر فرمایا: کہاں نماز پڑھتے ہیں؟ عرض کیا گیا: بیت الفتوح مسجد میں۔

اس کے بعد مارڈن ساؤتھ جماعت کے صدر صاحب سے دریافت فرمایا کہ آپ کے ہاں کیا ہو رہا ہے؟ عرض کیا گیا: خدا کے فضل سے گزشتہ سال میں کئی شعبوں میں ترقی ہوئی ہے۔

فرمایا: نماز میں حاضری کتنی بڑھی ہے؟ عرض کیا گیا: عاملہ کے ممبران مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔ فرمایا: کیا باقاعدہ نماز پڑھتے ہیں اور جن میں ابھی کمزوری ہے اس کو دُور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟

پھر فرمایا کہاں نماز پڑھتے ہیں؟ عرض کیا گیا: بیت الفتوح مسجد میں۔ اس کے بعد مارڈن ساؤتھ جماعت کے صدر صاحب سے دریافت فرمایا: آپ کے ہاں کیا ہو رہا ہے؟ عرض کیا گیا: خدا کے فضل سے گزشتہ سال میں کئی شعبوں میں ترقی ہوئی ہے۔ فرمایا: نماز میں حاضری کتنی بڑھی ہے؟ عرض کیا گیا: عاملہ کے ممبران مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔

فرمایا: کیا عاملہ کے 80 فیصد فجر اور عشاء باجماعت پڑھتے ہیں۔ عرض کیا گیا ویک اینڈ (ہفتہ اتوار) کو تو اکثر آتے ہیں باقی دنوں میں کاموں کی وجہ سے حاضری کچھ کم ہوتی ہے۔ فرمایا: مسجد چرچ نہیں جو صرف ویک اینڈ پر کُھلتی ہو۔ پھر فرمایا: عاملہ کے ممبران کو نمازی ہونا چاہئے۔ ورنہ امیر صاحب کو رپورٹ کریں۔

اراکین عاملہ کو صدفیصد نمازی ہونا چاہئے

حضور انور نے صدر صاحب مارڈن سے دریافت فرمایا کہ نمازوں کا کیا حال ہے؟ عرض کیا گیا: ساٹھ فیصد لوگ نماز پڑھتے ہیں باقیوں کو توجہ دلاتے رہتے ہیں۔

فرمایا: مجلس عاملہ کے اراکین کو سو فیصد نمازی ہونا چاہئے تب تسلّی ہوگی۔ پھر فرمایا: اس غرض کے لئے دورے بھی کیا کریں۔

پھر فرمایا: جن لوگوں کو ٹیکسی کے کام کی وجہ سے مسجد آنے میں دقّت ہو وہ کام پر ہی دوسرے احمدیوں کے ساتھ مل کر نماز باجماعت پڑھ لیا کریں۔

پھر فرمایا: جب نماز ٹھیک ہو جائے گی تو باقی کام خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے۔

ہر دو ماہ بعد عشرہ صلوٰۃ منائیں

حضور انور نے فرمایا: جتنا زور تحریک جدید اور وقف جدید کے چندوں کی وصولی پر لگاتے ہیں کیا اتنا زور نماز پر لگاتے ہیں؟

پھر دریافت فرمایا کہ کیا کوئی عشرہ صلوٰۃ مناتے ہیں؟ عرض کیا گیا کہ مہینہ میں ایک دن مساجد میں اجتماعی تہجد پڑھتے ہیں۔ فرمایا: ہر دو ماہ بعد عشرہ صلوٰۃ منایا کریں اس طرح سال میں چھ دفعہ کوشش کریں گے تو نماز کی حاضری میں ضرور فرق پڑے گا۔

لوئر مارڈن کے صدر صاحب سے دریافت فرمایا کہ آپ کے کتنے اراکین عاملہ ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: 19۔ پھر فرمایا: یہاں تینوں مجالس عاملہ کے اراکین کتنے ہیں؟ عرض کیا گیا: 52۔ فرمایا: اگر بیت الفتوح کے اردگرد کی جماعتوں کی مجالس عاملہ کے اراکین ہی آئیں تو مسجد کی حاضری بہت بڑھ جائے۔

پھر فرمایا: ابھی جون آ رہا ہے۔ اس سے پہلے اپریل مئی میں چندے کی وصولی پر زور ہوگا۔ لیکن اگر نمازوں پر زور دیں گے تو چندے خود بخود آ جائیں گے۔

خدام وانصار کے اراکین عاملہ کی بھی حاضری سو فیصد ہونی چاہئے

حضور انور نے مارڈن ساؤتھ کے قائد خدام سے دریافت فرمایا کہ آپ کی عاملہ کے کتنے اراکین ہیں؟ عرض کیا گیا: 21۔ فرمایا: کم از کم 80 فیصد تو نماز میں آئیں۔

اس کے بعد حضور انور نے لوئر مارڈن کے قائد صاحب سے دریافت فرمایا: آپ نماز کہاں پڑھتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: بیت الفتوح میں۔ فرمایا: آپ مسجدیں تو لے رہے ہیں، نمازی بھی بنائیں تا کہ ''برسوں میں نمازی بن نہ سکا'' والا معاملہ نہ ہو۔ پھر فرمایا کہ آپ کی عاملہ کے کتنے اراکین ہیں؟ عرض کیا گیا: 21۔ پھر زعیم صاحب انصاراللہ سے دریافت فرمایا: آپ کی عاملہ کے اراکین کتنے ہیں؟ عرض کیا گیا: 20۔ فرمایا: کُل انصار کتنے ہیں؟ عرض کیا: 43۔ زعیم صاحب نے عرض کیا کہ کوشش کر رہے ہیں کہ سب نماز کے لئے آئیں۔ فرمایا: صرف کوشش نہ کریں بلکہ پوری کوشش کریں۔ جس طرح چندہ پر زور دیتے ہیں اسی طرح نماز پر دیں۔

اس کے بعد زعیم انصاراللہ مارڈن ساؤتھ سے دریافت فرمایا کہ آپ کے اراکین عاملہ میں سے کتنے نماز میں باقاعدہ ہیں؟ عرض کیا گیا کہ 12 میں سے 5 باقاعدہ ہیں۔ فرمایا: اگر انصار خدام اور جماعت کی عاملہ کے تمام اراکین نماز باجماعت میں باقاعدہ ہو جائیں تو حاضری بہت بہتر ہو جائے اور پھر باقی لوگ بھی آئیں گے۔

قائد صاحب مارڈن ساؤتھ سے دریافت فرمایا کہ آپ کے خدّام نماز کے لئے کتنے آتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ویک اینڈ پر زیادہ آتے ہیں، باقی دنوں میں کم آتے ہیں۔ فرمایا: مسجد چرچ نہیں ورنہ آپ کو پادری صاحب کو بلانا پڑے گا کہ ویک اینڈ پر نماز پڑھا دیا کریں۔

پھر فرمایا: اگر ان تینوں جماعتوں کے انصار خدّام اور جماعت کی عاملہ کے اراکین نماز باجماعت کے لئے آئیں تو صرف ان کی حاضری 150 ہو جائے۔

کسی دوست نے کہا کہ کچھ اراکین عاملہ انصار و خدّام جماعتی عاملہ میں بھی ہیں۔ فرمایا: اراکین عاملہ کے علاوہ بھی تو کچھ نمازی ہوتے ہیں۔ مارڈن کے زعیم صاحب انصاراللہ نے عرض کیا کہ مَیں اسی سال زعیم منتخب ہوا ہوں۔ فرمایا: پہلے عاملہ کو باقاعدہ نمازی بنائیں۔

مبلغین درسوں میں بھی نماز باجماعت کی طرف توجہ دلائیں

اس موقع پر حضور انور نے خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ آپ بھی درسوں میں نماز باجماعت کی طرف توجہ دلایا کریں۔ پھر فرمایا: سب صلوٰۃ سنٹرز میں نظر آنا چاہئے کہ حاضری بڑھی ہے۔

صدر، سیکرٹریان تربیت، ناظم تربیت اور منتظم تربیت سب نماز کی طرف توجہ دلائیں

حضور انور نے فرمایا کہ اگر صدر، سیکرٹریان تربیت جماعت، ناظم تربیت خدام الاحمدیہ اور منتظم تربیت انصاراللہ اُسی طرح نماز کی طرف لوگوں کی توجہ دلائیں جس طرح سیکرٹریان مال چندے کی طرف توجہ دلاتے ہیں تو نمازیوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہو سکتا ہے۔

پھر فرمایا: اگلی میٹنگ اس وقت کریں جب اس سلسلہ میں کوشش کر کے ترقی کر چکے ہوں۔

تبلیغ کے ساتھ دعا ضروری ہے اور دعا کے لئے نماز ضروری ہے

صدر صاحب مارڈن ساؤتھ نے عرض کیا کہ ہم ہر ماہ کا تیسرا اتوار ایک چرچ میں تبلیغی میٹنگ کرتے ہیں اور ہمسایوں کو تبلیغ کی غرض سے بلاتے ہیں۔ کافی لوگ آتے ہیں اور پمفلٹ بھی دیتے ہیں۔ حضور کے ارشاد کے مطابق دس دس ہمسایوں سے بھی تعلقات بنا رہے ہیں۔

فرمایا: تبلیغ کی کوشش کے ساتھ دعا بھی ضروری ہے۔ اور دعا کے لئے فرض نماز ضروری ہے اس طرف بھی توجہ کریں۔

شریفانہ طور پر دلائل کے ساتھ تبلیغ کریں

صدر صاحب مارڈن ساؤتھ نے عرض کیا کہ آجکل سوشل میڈیا کے ذریعہ بھی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی عرض کیا کہ پاکستان کے لوگ تو اب کھلے عام پارلیمنٹ کو گالیاں دیتے ہیں۔

فرمایا: ہمارا کام یہ ہے کہ شریفانہ طور پر وہ ہتھیار

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 03 اپریل 2016ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ نبیلہ محمود بنت مکرم محمود احمد طاہر صاحب کا ہے جو عزیزم نعمان احمد کلار ابن چوہدری اصغر علی کلار صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل یہاں آصف پرویز صاحب ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا:۔

دعا کرلیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

(مرتبہ:۔ ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

استعمال کریں جو دشمن استعمال کرتا ہے۔ ہتھیار وہی ہے لیکن طریق ان کا نہ ہو بلکہ دلائل کے ساتھ بات کریں۔

پھر فرمایا: ایک طرف سیاستدان پارلیمنٹ پر لعنت کر رہے ہیں اور دوسری طرف اس پارلیمنٹ میں آنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پھر فرمایا: ضیاء الحق نے قرطاس ابیض میں جو پارلیمنٹ کے ممبران کے متعلق کہا وہ حوالے بھی پیش کریں۔ ضیاء الحق نے بھی پارلیمنٹ پر لعنت کی تھی۔ پھر فرمایا جن پر لعنت بھیج رہے ہیں اُنہیں کو دوبارہ لے آئیں گے۔

فرمایا کہ ہمارا کام شرافت سے جواب دینا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

گالیاں سُن کر دعا دو پا کے دُکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

جلسہ سالانہ قادیان والا میرا ختم نبوت پر خطاب سنائیں

مارڈن ساؤتھ جماعت کے رُکن عاملہ نے عرض کیا کہ ہم تبلیغی سٹال لگاتے ہیں۔ سٹال پر ایک بلغارین خاتون آئیں۔ یہ خاتون مسلمان ہو چکی ہیں۔ ان کے شوہر ماریشین مسلمان ہیں۔ جب شوہر کو معلوم ہوا کہ اس کی بیوی جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں دلچسپی لے رہی ہے تو اُس نے اپنی بیوی کو کہا کہ مجھے بعض بنگالی مسلمانوں نے بتایا ہے کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کو میرا قادیان والا ختم نبوت پر خطاب سنائیں۔ CD بھی دے سکتے ہیں۔ (یاد رہے کہ یہ خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 31/دسمبر 2017ء کو مسجد بیت الفتوح سے جلسہ سالانہ قادیان کے لئے فرمایا تھا۔ اس خطاب کا مکمل متن ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کے 23 فروری 2018ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے)۔ نیز فرمایا کہ بلغارین لوگ اسلام میں دلچسپی لیتے ہیں ان کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ اسی طرح فرمایا کہ اس بات کی عام تشہیر ہونی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو ختم نبوت کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 170 پر موجود ہے۔ ناقل)

تبلیغ کے لئے تدبیر اور دعا کو کتنا کتنا وقت دینا چاہئے

ایک دوست نے عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ کامیابی کے لئے تدبیر کے ساتھ دعا بھی ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں سوال یہ ہے کہ تبلیغ میں کامیابی کے لئے تدبیر اور دعا کو کتنا کتنا وقت دینا چاہئے۔ فرمایا: حدیث میں آتا ہے کہ اونٹ کے پاؤں باندھ کر پھر توکّل کرو۔ یہی بات تدبیر میں ہے۔ صرف کوشش کو کافی نہ سمجھا جائے۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ میں یہی بتایا ہے کہ اللہ کی مدد کے بغیر انسان کوشش بھی نہیں کر سکتا اور خدا کی مدد کے حصول کے لئے دعا ضروری ہے اور دعا کے لئے نماز پنجوقتہ ضروری ہے۔

پھر فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتابیں لکھیں یہ تدبیر تھی اور ساتھ دعائیں بھی کیں۔ آپ کو الہام ہوا "تیری نمازوں سے تیرے کام افضل ہیں" (ضمیمہ تذکرہ الہام نمبر 160۔ تذکرہ ایڈیشن سوم صفحہ 806۔ ناقل)۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اس لئے فرمایا کیونکہ آپ یہ سب دینی کام خدا تعالیٰ کے لئے کر رہے تھے۔

پھر فرمایا: جہاں تک یہ سوال ہے کہ تدبیر اور دعا کو کتنا کتنا وقت دیا جائے، یہ حالات پر منحصر ہے۔ کبھی تبلیغ پر زیادہ وقت لگتا ہے اور کبھی دعا پر۔ اصل مطلب یہ ہے کہ فتح دعاؤں سے ہوگی لیکن کوشش اور دعا دونوں ضروری ہیں۔

فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تہجّد کی دعائیں ایسی تھیں کہ انسان اس کے حسن کا اندازہ نہیں کر سکتا اور ساتھ 83 سے زائد کتابیں بھی لکھیں، لیکچر بھی دیئے۔ مجالس میں بھی خطاب فرمائے۔ پس تبلیغ میں کامیابی کے لئے پانچوں نمازوں، نوافل اور تہجّد میں دعائیں کریں۔ اسی طرح چلتے پھرتے دعا کریں۔

آن لائن قرآن سیکھنے کے انتظام سے فائدہ اٹھائیں

مارڈن ساؤتھ کے صدر صاحب نے عرض کیا کہ جماعت نے آن لائن قرآن سکھانے کا جو انتظام کیا ہے وہ بہت اچھا ہے، ہم اسے متعارف کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ فرمایا: 35 ممالک نے فائدہ اٹھانا شروع کر دیا ہے۔ امریکہ اور کینیڈا کے لوگوں نے کافی حصہ لیا ہے، آپ بھی لیں۔ کسی دوست نے عرض کیا کہ والدین کے پاس قرآن پڑھانے کے لئے وقت نہیں ہوتا اس لئے یہ انتظام بہت اچھا ہے۔ فرمایا: والدین کے پاس اس لئے وقت نہیں کہ دنیا کمانے پر لگے ہوئے ہیں۔ ایک دوست نے عرض کیا کہ کیا غیر احمدی بھی اس انتظام سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ فرمایا: ضرور اٹھائیں۔ اس طرح ان کے شکوک بھی دُور ہوں گے کہ جماعت احمدیہ کا قرآن وہی ہے جو اُن کا ہے۔

انصاراللہ کی بھی آمین کرائیں اور وقف عارضی میں حصّہ لیں

حافظ مسعود صاحب نے عرض کیا کہ حضور مَیں بچوں کو قرآن کریم پڑھاتا ہوں۔ فرمایا: انصار کو بھی پڑھائیں اور اُن کی آمین بھی کرائیں۔ فرمایا: ربوہ میں پچھلے دنوں 280 انصار کی آمین کرائی گئی۔

اسی طرح فرمایا: انصاراللہ کے منتظم تعلیم القرآن و وقف عارضی خود بھی وقف عارضی کریں اور دوسروں سے بھی کرائیں اور اس میں قرآن کریم بھی پڑھائیں اور تبلیغ کے لئے بھی وقت دیں۔

تبلیغ کے متعلق حضور انور نے فرمایا کہ: صرف ویک اینڈ پر نہیں بلکہ مستقل سٹال لگائیں۔ علاوہ ازیں ایک دوست نے عرض کیا کہ وہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان پر گئے تھے۔ بہت اچھا انتظام تھا۔ حفاظت کا انتظام زیادہ تر پولیس نے سنبھالا ہوا تھا۔ فرمایا: پولیس کو کافی فکر تھی کہ کوئی ناپسندیدہ واقعہ نہ ہو تاہم جماعت کی طرف سے بھی حفاظت کا پورا انتظام تھا۔

نمازی بناؤ

حضور انور نے اپنے کلام کے آخر میں ایک دفعہ پھر فرمایا کہ نمازی بناؤ۔ بعدازاں حضور انور نے ازراہ شفقت تینوں جماعتوں کے اراکین عاملہ کے ساتھ علیحدہ علیحدہ تصویر بنوائی۔ جزاہ اللہ احسن الجزا

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت و تندرستی عطا فرمائے اور آپ کے تمام مقاصد کو کامیاب فرمائے اور ہمیں حضور کی زرّیں نصائح پر کماحقّہٗ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

"وہ روشن چراغ شخص"

مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی وفات پر

باغ و بہار تھا وہ دِلوں کا فراغ شخص
ہم کو اداس کر کے گیا باغ باغ شخص
سینے کا درد جاگا یوں کروٹ بدل کے اس میں
گل ہو گیا اچانک وہ روشن چراغ شخص
ایسی خبر تو وہم و گماں تک میں بھی نہیں تھی
ہائے وہ اب نہیں ہے عالی دماغ شخص
مرزا غلام احمد خلافت کا تھا غلام
چھلکا نہیں وہ بھر کے مقدّس ایاغ شخص

(عبدالکریم خالد)

مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی وفات پر

وفا سے جو نبھاتے ہیں وہی منزل کو پاتے ہیں
ہے دستورِ خداوندی، سبھی دنیا سے جاتے ہیں
نہیں ہے مستقل مسکن، نہ ہی اپنی کوئی مرضی
خدا کا اِذن جب آئے، تو سب ہی سر جُھکاتے ہیں
وفا کامل دکھائیں اور خونِ جگر سے سینچیں
درختِ عشق تب جا کر کہیں کچھ رنگ لاتے ہیں
میاں خورشید و احمد نام کی سرسبز شاخوں پر
اطاعت سے مہکتے پھول دلکش لہلہاتے ہیں
جدائی اِن وجودوں کی ہِلا دیتی ہے شہروں کو
گلی کُوچے ہیں افسردہ یہ مُلکوں کو رُلاتے ہیں
خلافت نعمتِ عظمیٰ رہے اس کا سدا سایہ
منیؔر اس کی اطاعت میں ہم ہر غم بھول جاتے ہیں

(منیر باجوہ)

محترم صاحبزادگان صاحبان کی وفات پر

دیکھتے ہی دیکھتے اوجھل ستارے ہو گئے
جو پیارے تھے ہمیں مولا کو پیارے ہو گئے
ایک تھے خورشید احمد دوسرے احمد میاں
میرے مولا تیری جنّت میں تمہارے ہو گئے
دونوں بھائی دینِ احمد کے جری جرنیل تھے
وہ فلک پر دین کے روشن ستارے ہو گئے
یا الٰہی رحمتیں اُن پر تری ہوں بے شمار
اُن کی روحیں جنّت الفردوس میں پائیں قرار

(خواجہ عبدالمومن)

تقریر جلسہ سالانہ کینیڈا 2017ء

منشیات اور شراب نوشی : روحانی، طبعی اور سماجی تنزل

(ڈاکٹر فہیم یونس قریشی۔ نائب امیر و صدر مجلس انصار اللہ امریکہ)

جماعت احمدیہ کینیڈا کے 41ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر دوسرے دن آخری اجلاس میں 8 جولائی 2017ء کو محترم ڈاکٹر فہیم یونس قریشی صاحب نے منشیات اور شراب نوشی کے بڑھتے ہوئے استعمال اور اُس کے ہولناک نتائج پر انگریزی میں فکر انگیز خطاب فرمایا۔ اس اہم خطاب کا اردو ترجمہ مکرم محمد اکرم یوسف صاحب آف کینیڈا نے کیا۔ تقریر کا اردو ترجمہ افادۂ عام کے لئے بشکریہ احمدیہ گزٹ کینیڈا ہدیۂ قارئین ہے۔ (ایڈیٹر)

اِس صورت حال کو ایک خطرناک اور پُراسرار پُل سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ یہ خطرہ اِس لئے بھی زیادہ ہے کہ آپ اِس کے بارہ میں جانتے نہیں، اِس پُل پر آپ کی موٹر تباہ بھی ہوسکتی ہے، لوگ بیمار بھی ہوسکتے ہیں، پُرتشدّد جھگڑے بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ اتنا خطرناک پُل ہے کہ گزشتہ سال (2016ء) اِس پُل پر تین ملین لوگ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور ہنوز آپ میں سے اکثر لوگ اِس کے بارہ میں شاید جانتے ہی نہیں۔

یہ پُل دو شہروں کے درمیان ہے۔ ایک طرف اُمید کا شہر آباد ہے، جہاں آپ میں سے اکثر لوگ رہتے ہیں۔ اُمید کے اِس شہر میں لوگ اپنے خاندانوں کے ہمراہ خوش وخرم صحتمند زندگی گزار رہے ہیں جہاں ہمدردی اور رواداری جیسی اقدار پائی جاتی ہیں۔ پُل کے دوسری جانب مایوسی اور نا اُمیدی کا شہر ہے۔ جہاں خاندان ٹوٹ کر بکھر چکے ہیں، اُن کے چہروں پر مسکراہٹیں ہیں لیکن اُن کے دل بجھے ہوئے ہیں، وہ مشکلات سے دوچار ہیں، آہ و بُکا کر رہے ہیں، مالی مشکلات میں گرفتار ہیں، بیماریوں میں گھرے ہوئے ہیں، آپس کے تعلقات نہیں ہیں اور سب سے اہم بات یہ کہ ایک خودغرض معاشرہ جنم لے چکا ہے۔

اب آپ شاید حیران ہوں کہ ایسے پُل پر کون جائے گا، ہمیں ایسے پُل کی ضرورت ہی کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اِس کے لئے سُنہری خواب دکھائے جاتے ہیں، مختلف قسم کے جھانسے دیئے جاتے ہیں کہ پُل سے انتہائی خوبصورت اور دلکش قدرتی مناظر دیکھے جاسکتے ہیں، غروب آفتاب کا حسین منظر دکھائی دیتا ہے، آبشاریں اور برف پوش پہاڑوں کی چوٹیاں نظر آتی ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جب آپ پُل کی طرف دیکھتے ہیں تو آپ کے سب دوست وہاں نظر آتے ہیں، اب تک آپ سمجھ چکے ہوں گے کہ یہ پُل منشیات اور شراب نوشی کا پُل ہے جو ہماری سوسائٹی کو تباہ و برباد کر رہا ہے۔

میں محترم امیر صاحب کینیڈا کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اِس اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلوائی اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اِس ادنیٰ خادم کو اِس موضوع پر کچھ کہنے کی دعوت دی۔ یہ سچ ہے کہ یہ مسئلہ امریکہ اور کینیڈا دونوں کے لئے یکساں اہمیت کا حامل ہے۔

مَیں وقت کی مناسبت سے اِس وقت صرف شراب نوشی اور ماروانا (marijuana) کو اپنا موضوع گفتگو بناؤں گا۔ باقی تمام منشیات جیسے کوکین اور ہیروئن وغیرہ کا اِس سوسائٹی میں ایک دستور بن گیا ہے۔ جب کہ منشیات کے استعمال میں 80% شراب نوشی اور ماروانا شامل ہے۔ کیونکہ اِس کا استعمال رواج کے بجائے عزت افزائی کا ذریعہ بن گیا ہے۔ کوئی بھی تجارتی ڈنر پارٹی شراب کے بغیر مکمل نہیں سمجھی جاتی۔ ہائی سکول کے تجربات میں سے ایک اہم تجربہ ماروانا کا کش ہے۔ ہمیں بتایا جاتا ہے کہ یہ نئے دور کے اسلوب ہیں۔ میں آپ کے سامنے اعداد و شمار پیش نہیں کر رہا لیکن مَیں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ میں نے اپنی پیشہ وارانہ زندگی میں 25,000 مریضوں کا علاج کیا ہے۔ اِن میں بہت سے منشیات کا شکار تھے۔ آیئے اِس تعداد کو کم کریں۔

ایسا ہی ایک مریض جو 60 سال کا تھا، بااختیار عہدہ پر کام کرتا تھا، لاکھوں ڈالر آمدنی تھی، اُسے شراب کی لت پڑ گئی اور اِس سے پہلے کہ اُسے احساس ہوتا وہ شراب کا عادی ہو چکا تھا۔ گھر اور دفتر میں لڑنے جھگڑنے لگا، مار پیٹ تک نوبت آ گئی۔ لوگوں نے علاج معالجہ کا مشورہ دیا، اُس نے علاج کروایا۔ لیکن اِس دوران ملازمت سے برخاست کر دیا گیا۔ دوسری ملازمت بھی مل گئی اور نشہ کرنا بھی چھوڑ دیا لیکن کہانی یہاں ختم نہیں ہوتی۔ یہ منشیات بھی زہر کی طرح ہوتے ہیں، اِن کا اثر نہیں جاتا۔ دو سال بعد اُس کا بیٹا جو ابھی بچہ تھا بیمار ہو گیا۔ ڈاکٹر نے مرض کی تشخیص کے لئے سوال و جواب کے دوران اندازہ لگایا کہ بچے کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ اُس نے بچے سے سوال کیا کہ ''تمہارا سب سے بڑا خوف کیا ہے؟'' بچے نے جواب دیا کہ میرا سب سے بڑا خوف یہ ہے کہ میرا باپ نشہ میں دُھت گھر آئے گا اور مجھے بیلٹ سے مارے گا۔ اُس کے بعد کیا ہوا؟ پولیس نے اُس بااختیار شخص کو خاندان سے الگ کر دیا۔ اُس کی ملازمت کا پیشہ ورانہ لائسنس منسوخ ہو گیا اور مجھے اِس تمام واقعہ کا پتہ اُس وقت لگا جب اُس کی ٹانگ پر چوٹ لگ گئی جس کا مناسب علاج نہ ہو سکا اور اُسے ہسپتال جانا پڑا جہاں اُس نے اپنی ٹانگ بھی کھو دی۔ یہ نئے اسلوب نہیں ہیں، یہ پُل ہمیں ہلاک کر رہا ہے، معاشرہ تباہی و بربادی کے دہانے پر کھڑا ہے۔

آپ شاید یہ سوچیں کہ یہ اِکّا دُکّا دکھ بھری داستانیں ہیں۔ لیکن یہ درست نہیں۔ گزشتہ سال میرے وطن امریکہ میں 80,000 لوگ شراب نوشی کی وجہ سے موت کا شکار ہوئے۔ اِس تعداد کو درج ذیل تناظر میں دیکھیں کہ ہم نے ویتنام کی 20 سالہ جنگ میں اتنے امریکن نہیں کھوئے جتنے ایک سال میں شراب نوشی کی وجہ سے ضائع کر دیئے۔ ویتنام میں ہم نے 20 سال میں 58,000 جانیں ضائع کی تھیں۔ یہاں کینیڈا میں گزشتہ سال ہم نے 5,000 جانیں شراب نوشی کی نذر کر دیں۔ ستمبر 2011ء سے لے کر اب تک (اِس میں وہ بدقسمت بھی شامل ہیں جو ستمبر 2011ء کے واقعہ میں مارے گئے) اتنے کینیڈین اور امریکن دہشتگردی کا نشانہ نہیں بنے جتنے ایک سال میں شراب نوشی کا شکار ہوئے۔ یہ سالانہ اعداد و شمار ہیں جو بڑے واضح پیغام دیتے ہیں۔

اِس پُل کا نقصان یہ ہے کہ یہ انتہائی پُراسرار ہے، لاتعداد خاندان تباہ ہوجاتے ہیں، بچوں کو مارا پیٹا جاتا ہے، خواتین پر تشدد ہوتا ہے، جنسی امراض پھیلتی ہیں، لوگ دیوالیہ ہوجاتے ہیں، لوگ نشہ کی حالت میں موٹر چلاتے ہیں اور حادثات کا شکار ہوجاتے ہیں۔ یہ ایک نہ ختم ہونے والی دکھ بھری داستان ہے۔

اِسی طرح ماروانا کا مسئلہ ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ماروانا کے استعمال میں کوئی خطرہ نہیں۔ یہ قانوناً جائز ہے لیکن قانوناً جائز ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ اِس کا استعمال خطرہ سے خالی ہے۔ شراب نوشی بھی قانوناً جائز ہے۔ مارچ 2014ء میں ایک ایسا 19 سالہ نوجوان جو منشیات سے پاک تھا اپنے دوستوں کے ہمراہ کیلوریڈو گیا، کیلوریڈو امریکہ کی ایک ایسی ریاست ہے جہاں ماروانا کا استعمال اب قانوناً جائز ہے۔ شام کو اُس نے ایک بسکٹ کھایا جس میں ماروانا ملی ہوئی تھی۔ آپ جانتے ہیں کہ اب منشیات کھانے کی اشیاء میں بھی دستیاب ہیں جیسے بسکٹ اور کیک وغیرہ میں ملا کر استعمال کی جاتی ہیں۔ اِس نوجوان نے بسکٹ کا چھٹا حصہ کھایا اور آدھ گھنٹہ تک اُسے کوئی اثر نہ ہوا تو اُس نے باقی بسکٹ بھی کھا لیا۔ اُسے نیند آ گئی۔ چھ گھنٹے بعد جب اُس کی آنکھ کھلی تو اُسے پسینے آ رہے تھے اور وہ کانپ رہا تھا۔ اُس کی حرکتیں بے تکی تھیں۔ وہ کسی بھیڑیا کی طرح باتیں کر رہا تھا۔ دوستوں نے اُسے بہلانے کی کوشش کی لیکن اُس کی حرکتیں بند نہ ہوئیں۔ اُس نے خوف اور وسوسوں کے باعث چیخنا، چلاّنا شروع کر دیا۔ ہوٹل کے دروازہ سے باہر بھاگا اور چوتھی منزل سے چھلانگ لگا کر اپنی جان دے دی۔ یہ لوگ ہمیں بتاتے ہیں کہ ماروانا کے استعمال میں کوئی خطرہ نہیں۔ لیکن جب نوجوان کی لاش کا معائنہ کیا گیا تو اُنہیں پتہ چلا کہ اُس میں ماروانا کے علاوہ کسی اور نشہ کا نشان بھی نہیں ہے۔

شاید آپ سوچتے ہوں کہ یہ ایک اور کہانی ہے۔ اور اِس پر توجہ نہ دیں۔ لیکن یہ ایک کہانی نہیں۔ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ ماروانا استعمال کرنے والے 10% لوگ اِس کے عادی ہوجاتے ہیں۔ اگر وہ اُسے ترک کرنے کے بارہ میں سوچیں تو وہ بھی خطرہ سے خالی نہیں، لہٰذا اِسے ترک کرنا ممکن نہیں۔ آپ اُنہیں بتا سکتے ہیں کہ ماروانا کا استعمال نقصان دہ ہے، اِس سے یادداشت پر اثر پڑ سکتا ہے، لوگ شدید دماغی خلل اور دیوانگی کا شکار ہوجاتے ہیں، نفسیاتی بیماریاں بڑی تیزی سے پھیل سکتی ہیں۔ دل کی دھڑکن خطرناک حد تک تیز ہوجاتی ہے، ماروانا کے استعمال کے بعد دل کے دورہ سے لوگ موت کا شکار ہو چکے ہیں۔ شراب نوشی کرنے والے 20% لوگ اور ماروانا استعمال کرنے والے 10% لوگ اِس کے عادی ہوجاتے ہیں۔

اب اُس پُل کے بارہ میں سوچیں جہاں سے آپ کو غروب آفتاب کے حسین مناظر کے خواب دکھائے جاتے ہیں اور ساتھ ہی پُل سے گرنے کے 20% امکانات کا اندیشہ بھی ظاہر کیا جاتا ہے۔ کیا آپ اب بھی غروب آفتاب کا نظارہ کرنا پسند کریں گے؟

یہ ایک وقتی تفریح ہے جس کے نتائج مستقل نوعیت کے ہیں۔ لیکن ہماری سوسائٹی کا 70% سے 80% حصہ اِسی پُل پر ہے۔ ہمارے نوجوان، ہمارے طلباء، ہمارے پیشہ ور احباب، ہماری بچیاں سب اِس دباؤ کا شکار ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اِس کے بغیر وہ کیسے اِس سوسائٹی کا حصہ بن سکتے ہیں؟ کیسے کینیڈین کہلا سکتے ہیں؟ کیسے امریکن کہلا سکتے ہیں؟

میرے علم کے مطابق کینیڈین کہلانے کے لئے چارٹر آف رائٹس اینڈ فریڈم 'حقوق اور آزادی کا قانون' کی کوئی شق ہمیں شراب نوشی کے لئے مجبور نہیں کرتی۔

خوب محنت کریں۔ حب الوطنی کا مظاہرہ کریں۔ سائنسی ترقیات حاصل کریں۔ مگر بہتر پُل تعمیر کریں اور یہ طریقہ ہے کینیڈین بننے کا! لیکن اِس پُل پر حیرت انگیز حد تک انتشار بھی ہے۔

جس سوسائٹی میں ہم رہتے ہیں وہاں درحقیقت قدم قدم پر حفاظتی تدابیر مسلّط ہیں۔ آپ کسی تعمیری علاقہ میں جاتے ہیں تو حفاظتی ہیٹ پہنتے ہیں۔ کار میں بیٹھتے ہیں تو حفاظتی بیلٹ باندھتے ہیں۔ آپ کسی گھر میں جاتے ہیں تو وہاں حفاظتی الارم موجود ہے۔ ہمارے کام کی جگہ پر حفاظتی ہدایت نامہ موجود ہے۔ یہاں تک کہ ہمارے پاس حفاظتی پِن (saftey pins) بھی ہیں۔ لیکن اِسی سوسائٹی میں ہزاروں لوگ منشیات کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ یہ تو پاگل پن ہے کہ ہم اِسے قانوناً جائز قرار دیتے ہیں۔ اگر ہم سنجیدگی سے غور کریں کہ وہی والدین جو اپنے بچے کو سیٹ بیلٹ کے بغیر گاڑی میں بیٹھنے نہیں دیتے، اپنے 14 سالہ بچے/بچی کو شراب نوشی کی اجازت دے دیتے ہیں۔ یہی وہ عمر ہے جہاں سے اِس کا آغاز ہوتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ وہی سوسائٹی جو کزن سے شادی کو ناپسندیدہ قرار دیتی ہے اور دعویٰ کرتی ہے کہ ایسا کرنا مضرِ صحت ہے، وہ شراب نوشی کی اجازت دیتی ہے، جس سے ہر سال دنیا میں 3 ملین لوگ مر جاتے ہیں۔ مرنے والوں کی یہ تعداد کینسر اور ایڈز سے مرنے والوں کی مجموعی تعداد سے زیادہ ہے۔ وہی سیاستدان جو گھریلو جھگڑوں کو قطعاً ناپسندیدہ قرار دیتے ہیں دوسرے ہی سانس میں اپنی پسندیدہ شراب کے بارہ میں بتاتے ہیں، اُسی شراب کے بارہ میں جو گھریلو جھگڑوں کی بنیاد ہوتی ہے۔

اِس میں شک نہیں کہ ہمارے نوجوان بھی ماحول سے متأثر ہوتے ہیں۔ پُل میں بلا کی کشش نظر آتی ہے۔ وہ سوچتے ہیں کہ زندگی میں تجربہ کے لئے ہمیں بھی ایک بار آزمانا چاہئے۔ اِس پُل کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اکثر لوگ یہ نہیں جانتے کہ یہ ہمیں مایوسیوں کے شہر کی طرف لے جاتا ہے۔ یہ بات اُنہیں وہاں پہنچنے کے بعد پتہ چلتی ہے۔ بہت سے یہ سوچتے ہیں کہ میں وہاں جاؤں گا غروب آفتاب کا منظر دیکھ کر واپس آجاؤں گا۔ وہ کئی بار ایسا کرتے بھی ہیں۔ لیکن انجام کار ایسا نہیں ہوتا۔ آپ بار بار اُس پُل پر جاتے ہیں یہاں تک کہ آپ مایوسی کے اُس شہر میں پہنچ جاتے ہیں اور یہ بہت مشکل کام ہے کہ آپ وہاں سے واپس لوٹ آئیں۔ مَیں ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ مایوسیوں کے اُس شہر سے بہت کم لوگ واپس لوٹ کر آتے ہیں۔

لہٰذا ہمارے نوجوان بھی بدحواسیوں کا شکار ہیں۔ ہمیں اُن سے بلا تکلف گفتگو کرنی چاہئے۔ نوجوان ماروانا کے بارہ میں کہتے ہیں کہ وہ حرام نہیں ہے۔ میں نے یہ سب باتیں سُن رکھی ہیں۔ شراب کے بارہ میں وہ پوچھتے ہیں کہ کیا میں تھوڑی سی پی سکتا ہوں، مجھے اِس سے نشہ نہیں ہوتا؟ پھر وہ پوچھتے ہیں کہ کیا میں لائٹ بیئر پی سکتا ہوں؟ آنحضرت رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر کسی چیز کی زیادہ مقدار نشہ آور ہے تو کم مقدار بھی ناجائز ہے۔

ہمارے نوجوان پوچھتے ہیں کہ کیا میں ہر شام وائن کا ایک گلاس پی سکتا ہوں؟ میں نے سُنا ہے کہ اِس سے دماغ کی گتھیاں سُلجھ جاتی ہیں اور یہ صحت کے لئے بھی مفید ہوتی ہے۔ میں اُن سے کہتا ہوں کہ روزانہ ایک میل دوڑ لگانے سے صحت زیادہ بہتر ہوسکتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے شراب پینے سے منع فرمایا اور اِسے اُمُّ الخبائث قرار دیا۔ یہ میرا خیال نہیں بلکہ آپ کے ایمان کا جزو ہے۔

پھر یہ نوجوان پوچھتے ہیں کہ کیا شراب نوشی کے کچھ فائدے نہیں ہیں؟ ہاں پُل سے منظر بہت بھلا دکھائی دیتا ہے لیکن کیا آپ اُس کی قیمت چُکانے کے لئے تیار ہیں؟ اللہ تعالیٰ قران کریم میں فرماتا ہے۔

''وہ تجھ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آجکل ان دنوں میں جہاں جہاں بھی جماعتیں قائم ہیں پیشگوئی مصلح موعود کی مناسبت سے یوم مصلح موعود کے جلسے منعقد کئے جا رہے ہیں۔ 20؍فروری کی تاریخ وہ تاریخ ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ایک بیٹے کی پیدائش کی خبر دی تھی جس کی مختلف خصوصیات بیان کی گئی تھیں۔ اس بارے میں اشتہار شائع فرمایا تھا۔ یہ اشتہار 20؍فروری 1886ء کو شائع ہوا۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس مناسبت سے جہاں ممکن ہے وہاں 20؍فروری کو یوم مصلح موعود منایا جاتا ہے اور جہاں اس تاریخ کو سہولت میسر نہ ہو وہاں تاریخیں آگے پیچھے کر لی جاتی ہیں۔ یوم مصلح موعود کا منایا جانا اور اس کے حوالے سے جلسے منعقد کرنا اصل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم پیشگوئی کے پورا ہونے کی وجہ سے ہے نہ کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کی پیدائش کی وجہ سے۔

پیشگوئی مصلح موعود کا تذکرہ اور اس پیشگوئی کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اور بعض دیگر بزرگان کی روایات کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی اس کے مصداق ہیں۔

خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا اعلان فرمایا۔

اس پیشگوئی میں مصلح موعود کی جن علامات کا ذکر ہے وہ آپ کے وجود میں بڑی شان سے پوری ہوئیں۔ اس پہلو سے اپنوں اور غیروں کے بعض اعترافات کا بیان

ان جلسوں میں جو آجکل ہو رہے ہیں پیشگوئی کا ذکر اور آپ کے کارہائے نمایاں کی باتیں سن کر جہاں ہمیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درجات کے بڑھتے چلے جانے کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں وہاں اپنی حالتوں کے جائزے بھی لینے چاہئیں کہ احمدیت کی ترقی کے لئے ایک عزم کے ساتھ ہر فرد جماعت کو اپنی تمام تر صلاحیتوں کو نکھارنا اور استعمال کرنا ضروری ہے۔ اگر ہم یہ کریں گے تو ہم احمدیت کی ترقی کو اپنی زندگیوں میں پہلے سے بڑھ کر پورا ہوتے دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 23؍فروری 2018ء بمطابق 23؍تبلیغ 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آجکل ان دنوں میں جہاں جہاں بھی جماعتیں قائم ہیں پیشگوئی مصلح موعود کی مناسبت سے یوم مصلح موعود کے جلسے منعقد کئے جا رہے ہیں۔ 20؍فروری کی تاریخ وہ تاریخ ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ایک بیٹے کی پیدائش کی خبر دی تھی جس کی مختلف خصوصیات بیان کی گئی تھیں۔ اس بارے میں اشتہار شائع فرمایا تھا۔ یہ اشتہار 20؍فروری 1886ء کو شائع ہوا۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس مناسبت سے جہاں ممکن ہے وہاں 20؍فروری کو یوم مصلح موعود منایا جاتا ہے اور جہاں اس تاریخ کو سہولت میسر نہ ہو وہاں تاریخیں آگے پیچھے کر لی جاتی ہیں۔

یوم مصلح موعود کا منایا جانا اور اس کے حوالے سے جلسے منعقد کرنا اصل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم پیشگوئی کے پورا ہونے کی وجہ سے ہے نہ کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کی پیدائش کی وجہ سے۔ یہ وضاحت مَیں نے اس لئے کی ہے کہ بعض لوگ اور یہاں کی نئی نسل، نوجوان یا کم علم یہ سوال کرتے ہیں کہ یوم مصلح موعود جب مناتے ہیں تو پھر باقی خلفاء کے یومِ پیدائش کیوں نہیں مناتے۔ ایک تو یہ بات واضح ہو کہ یہ دن حضرت مصلح موعود کی پیدائش کا دن نہیں ہے۔ آپ کی پیدائش تو 1889ء میں 12؍جنوری کو ہوئی تھی۔

پس اس وضاحت کے بعد آج مَیں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے بات کروں گا۔ سب سے پہلے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں اس پیشگوئی کے الفاظ پیش کروں گا اور پھر یہ بھی کہ آپ کی تحریروں سے یہ بات بھی ثابت ہے اور آپ کا یہ خیال تھا کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی تھے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا بھی یہی خیال تھا۔ بعض دوسرے بزرگان کا بھی یہ خیال تھا کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہی ہیں۔ اسی طرح جیسا کہ مَیں نے کہا اس کی مختلف خصوصیات تھیں، علامتیں تھیں اور یہ علامتیں جس طرح پوری ہوئیں اور اپنوں اور غیروں نے جس طرح ذکر کیا اور انہوں نے محسوس کیا اس کی بعض مثالیں مَیں پیش کروں گا۔

سب سے پہلے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں اس پیشگوئی کے الفاظ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”پیشگوئی جو خود اس احقر سے متعلق ہے آج 20؍فروری 1886ء میں جو مطابق پندرہ جمادی الاول ہے برعایت ایجاز و اختصار کلمات الہامیہ نمونہ کے طور پر لکھی جاتی ہے اور مفصّل رسالہ میں درج ہوگی۔“ (یعنی بعد میں۔) ”انشاء اللہ تعالیٰ“۔ فرمایا کہ ”پہلی پیشگوئی بالہام اللہ تعالیٰ و اِعلامہٖ عزّوجلّ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جلّ شانہٗ وعزّ اِسمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔“ (یعنی اللہ تعالیٰ قادر ہے) ”اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک (لڑکا) تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تُخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا“۔ (یعنی آپ کی جسمانی اولاد ہو

گی۔اور آپ کی نہ صرف جسمانی اولاد ہوگی بلکہ آپ ہی کی اولاد ہوگی) فرمایا کہ ’’خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔اور وہ رِجس سے پاک ہے۔وہ نور اللہ ہے۔مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔وہ کلمۃ اللہ ہے۔کیونکہ خدا کی رحمت و غیّوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔...... دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند۔ گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَا۔ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا اور اَسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد5 صفحہ 647)

تو یہ مصلح موعود کی پیشگوئی کے وہ الفاظ تھے۔

پھر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کے بارے میں اس پیشگوئی کے حوالے سے آپ فرماتے ہیں کہ ’’ایسا ہی جب میرا پہلا لڑکا فوت ہو گیا تو نادان مولویوں اور ان کے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اس کے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی اور بار بار ان کو کہا گیا کہ 20؍فروری 1886ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے۔پس ضرور تھا کہ کوئی لڑکا خوردسالی میں فوت ہو جاتا۔تب بھی وہ لوگ اعتراض سے باز نہ آئے۔تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی۔چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے۔دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے۔‘‘ آپ فرماتے ہیں ’’وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر 1888ء ہے۔‘‘ (اب یہ اعلان آپ ستمبر 1888ء میں فرما رہے ہیں کہ اگرچہ وہ اب تک جو یکم ستمبر 1888ء ہے) ’’پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں‘‘۔فرمایا کہ ’’یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری 1889ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہٖ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے‘‘۔(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ 374-373)

پہلے جو مَیں نے بتایا تھا وہ پہلے کی ایک تحریر ہے۔پھر بعد میں آگے ’’حقیقۃ الوحی‘‘ میں آپ نے جو لکھا ہے وہ مَیں نے بیان کیا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس بارے میں اَور بھی حوالے ہیں۔ لیکن مزید حوالوں کی بجائے اب مَیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا آپ کے مقام کے بارے میں کیا خیال تھا، اس بارے میں ایک روایت پیش کرتا ہوں۔

پیر منظور محمد صاحب بیان کرتے ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی وفات سے چھ ماہ قبل حضرت پیر منظور محمد صاحب مصنف قاعدہ یسرنا القرآن نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے آج حضرت اقدس علیہ السلام کے اشتہارات پڑھ کر پتا مل گیا کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں۔(یعنی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد۔) اس پر حضرت خلیفہ اوّل نے فرمایا۔ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں‘‘۔ پیر صاحب موصوف نے یہی الفاظ لکھ کر تصدیق کے لئے پیش کئے تو حضرت خلیفہ اوّل نے اس پر تحریر فرمایا۔ ’’یہ لفظ مَیں نے برادرم پیر منظور محمد سے کہے ہیں‘‘۔(اور پھر دستخط فرمائے۔) ’’نورالدین 10؍ستمبر 1913ء۔‘‘

آپ فرماتے ہیں کہ 11؍ستمبر 1913ء کی شام کے بعد (اوپر والے واقعہ کے اگلے روز جو بیان کیا گیا ہے) حضرت خلیفۃ المسیح گھر میں چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے مَیں پاؤں سہلانے لگ گیا۔تھوڑی دیر کے بعد بغیر کسی گفتگو اور تذکرے کے خودبخود فرمایا۔‘‘ (یعنی حضرت خلیفہ اول نے کہ) ’’ابھی یہ مضمون شائع نہ کرنا۔‘‘ (یعنی یہ بات کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔) ’’جب مخالفت ہو اس وقت شائع کرنا۔‘‘ (پسر موعود صفحہ 27۔ماہنامہ خالد سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نمبر۔جون، جولائی 2008ء صفحہ 76-75)

ایک بزرگ مکرم غلام حسین صاحب نمبردار محلہ اراضی یعقوب شہر سیالکوٹ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو آپ کے مصلح موعود ہونے کے اعلان کے بعد لکھا کہ : ’’میرے پیارے پیشوا، ہادی و رہنما حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز......اخبار الفضل 30؍جنوری پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔الحمدللہ کہ میری رؤیا کو بھی خدا تعالیٰ نے سچا کر دکھایا ہے۔‘‘ لکھتے ہیں کہ ’’حضور کو معلوم ہوگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی زندگی میں خاکسار نے دفتر الفضل میں بموجودگی شادی خان صاحب مرحوم سیالکوٹی حضور کو مبارکباد دی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو رؤیا میں دکھلایا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے بعد آپ خلیفہ ہوں گے اور کامیاب ہوں گے اور آپ پر وحی بھی نازل ہوگی۔یہ رؤیا میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کو بھی سنایا تھا اور حضور نے بہت ہی خوش ہو کر تصدیق کی تھی اور فرمایا تھا کہ اسی لئے اس کی سخت مخالفت شروع ہوگئی ہے۔سید حامد شاہ صاحب مرحوم کو بھی یہ رؤیا سنایا تھا۔الحمد للہ کہ حضور نے خود بھی مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے‘‘۔(کیونکہ حضرت مصلح موعود نے یہ اعلان 1944ء میں کیا تھا۔) کہتے ہیں کہ ’’ورنہ مجھ کو تو حضرت خلیفۃ المسیح اول کی زندگی میں ہی آپ کے خلیفۃ اللہ اور مصلح موعود ہونے کا حق الیقین ہو گیا تھا۔‘‘ (الفضل قادیان جلد32 نمبر44 مورخہ 20 فروری 1944ء صفحہ 19)

اسی طرح ایک اور بزرگ مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی، حضرت مصلح موعود کے نام اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں۔(مصلح موعود کا جو اعلان ہوا تھا اس کے بعد یہ انہوں نے لکھا تھا) کہ ’’مَیں اپنا ایک خواب بیان کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔یہ رؤیا میں نے تیس یا چوبیس سال پہلے دیکھا تھا۔ایک دفعہ پہلے بھی حضور پُرنور کی خدمت میں لکھ چکا ہوں۔اب حضور اقدس کے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کرنے پر مجھے اس بات پر یقین ہو گیا کہ یہ رؤیا اس پیشگوئی کے متعلق ہے۔مَیں نے خواب میں دیکھا کہ عید کا جلسہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک نہایت ہی بلند مقام پر کھڑے ہو کر سبز چوغہ زیب تن کئے خطبہ فرما رہے ہیں۔خطبہ ختم ہونے پر جب میں مصافحہ کے لئے بڑھا تو دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہیں بلکہ حضور انور ہیں۔‘‘ (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہیں۔) ’’یہ خواب مَیں نے اپنے مکرم کپتان ڈاکٹر بدرالدین صاحب اور اپنے بھائی جناب مولوی ظلّ الرحمن صاحب مبلغ بنگال کی خدمت میں بیان کیا۔مولوی ظلّ الرحمن صاحب نے بتایا کہ تم کو حضرت امیر المؤمنین کے متعلق پیشگوئی کہ ’’حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا‘‘ دکھائی گئی۔‘‘ (الفضل قادیان جلد32 نمبر199 مورخہ 25 اگست 1944ء صفحہ 2)۔(پیشگوئی کے الفاظ یہ بھی ہیں کہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔)

اسی طرح حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی کا بیان ہے کہ ’’ہم نے بارہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے۔ایک دفعہ نہیں بلکہ بار بار سنا ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ وہ لڑکا جس کا پیشگوئی میں ذکر ہے وہ میاں محمود ہی ہیں۔اور ہم نے آپ سے یہ بھی سنا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ’’میاں محمود میں اس قدر دینی جوش پایا جاتا ہے کہ مَیں بعض اوقات ان کے لئے خاص طور پر دعا کرتا ہوں۔‘‘ (الحکم 28 دسمبر 1939ء۔ماہنامہ خالد سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نمبر۔جون، جولائی 2008ء صفحہ 38)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب تک اللہ تعالیٰ نے نہیں کہا آپ نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔اور جب آپ کو واضح طور پر اعلان کرنے کا اِذن دیا گیا تب آپ نے اعلان کیا۔اُس وقت آپ نے یہ فرمایا کہ: ’’اس میں شبہ نہیں کہ اس موعود فرزند کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو علامات بیان فرمائی ہیں ان میں سے کئی ایک کے پورا ہونے کی وجہ سے ہماری جماعت کے بہت سے لوگ یہ کہتے تھے کہ یہ پیشگوئی میرے ہی متعلق ہے مگر مَیں ہمیشہ یہی کہتا تھا کہ جب تک اللہ تعالیٰ مجھے یہ حکم نہ دے کہ مَیں کوئی ایسا اعلان کروں، مَیں نہیں کروں گا۔آخر وہ دن آ گیا جب خدا تعالیٰ نے میری زبان سے اس کا اعلان کرانا تھا۔‘‘ (الفضل قادیان جلد14/49 نمبر40 مورخہ 19 فروری 1960ء صفحہ 7)

پھر آپ نے اعلان کے وقت جلسہ ہوشیار پور میں فرمایا کہ ’’مَیں خدا کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچانا ہے۔‘‘

(الفضل قادیان جلد47/12 نمبر13 مورخہ 15 جنوری 1958ء صفحہ 4)

پھر لاہور کے جلسہ میں آپ نے فرمایا: ’’میں اس واحد اور قہار کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے بھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اس شہر لاہور میں نمبر 13 ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ مَیں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔اور مَیں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہوگی۔‘‘ (الفضل قادیان جلد47/12 نمبر13 مورخہ 15 جنوری 1958ء صفحہ 4)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی مصلح موعود میں موعود بیٹے کی جو باون یا اٹھاون نشانیاں بتائی تھیں وہ مختلف ملتی ہیں۔بہرحال پچاس سے زائد نشانیاں ہیں اور آپ کی یہ خصوصیات اپنوں اور غیروں نے کس طرح حضرت مصلح موعود میں دیکھیں ان کا ذکر کرتا ہوں۔

حضرت مصلح موعود کی وفات کے وقت دمشق کے حضرت سید ابوالفرج الحصنی بیان کرتے ہیں:

کہ ’’حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات سے ہمارے دلوں کو انتہائی تکلیف اور غم ہوا اور یہ وہ تکلیف ہے جس نے ہر احمدی پر المناک اثر کیا ہے۔جماعت دمشق کو بالخصوص انتہائی حُزن وغم ہوا ہے کیونکہ جماعت دمشق حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا براہ راست لگایا ہوا پودا ہے جس کو آپ کے مبارک ہاتھوں نے ہی لگایا تھا اور اس کو آپ کی خاص توجہ اور روحانیت نے سیراب کیا تھا۔چنانچہ یہ پودا پھلا اور پھولا ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کے متعلق سچ فرمایا تھا کہ ’’قومیں اس سے برکت پائیں گی‘‘۔ہم نے آپ کی دعا کی برکت اور توجہ سے فیض الٰہی حاصل کیا‘‘۔لکھتے ہیں کہ ’’مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ مَیں نے جب کبھی بھی حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعا کی درخواست کی تو مَیں نے اس

کی قبولیت کے آثار روحانی اور مادی لحاظ سے واضح طور پر محسوس کئے اور خدائی وحی آپ کے حق میں بالکل سچی ہے۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔‘‘

(الفضل قادیان جلد 55/20 نمبر 10 مورخہ 12 جنوری 1966ء صفحہ 5)

27؍جولائی 1944ء کے الفضل میں مکرم محمد موہیل صاحب کی ایک خواب کا یوں ذکر ملتا ہے کہ محمد موہیل صاحب احمدی نے کمال ڈیرہ سے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں اپنے ایک غیر احمدی رشتہ دار محمد اکرم صاحب کا حسب ذیل خواب تحریر کیا۔ یہ صاحب جو ابھی تک احمدی نہیں ہوئے تھے لکھتے ہیں کہ جب حضور 1936ء میں نوابشاہ تشریف فرما ہوئے۔ اس سے ایک رات قبل میں نے دیکھا کہ نوابشاہ کے چکرا (گول دائرے کا بازار ہے) اسٹیشن کی طرف سے مغرب کی طرف ایک شخص شیر پر سوار ہو کر آ رہا ہے۔ جب میرے قریب آیا تو دیکھا کہ اس کے جسم مبارک پر قرآن مجید کی آیتیں لکھی ہوئی ہیں۔ میں نے آدمیوں سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ حضرت مرزا محمود احمد قادیانی ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ وہ کیسا ہے؟ جواب دیا کہ دنیا میں سب سے بڑے ولی اللہ ہیں۔‘‘

(الفضل قادیان جلد 32 نمبر 174 مورخہ 27 جولائی 1944ء صفحہ 4)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی صداقت کا اظہار اللہ تعالیٰ نے غیروں سے بھی کروایا۔ چنانچہ ایک معزز غیر احمدی عالم مولوی سمیع اللہ خان صاحب فاروقی نے قیام پاکستان سے قبل ’اظہارِ حق‘ کے عنوان سے ایک ٹریکٹ میں لکھا۔ آپ کو (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو) اطلاع ملتی ہے کہ ’’مَیں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریّت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی قبول کریں گے‘‘۔ لکھتے ہیں کہ ’’اس پیشگوئی کو پڑھو اور بار بار پڑھو اور پھر ایمان سے کہو کہ کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی ہے اس وقت موجودہ خلیفہ ابھی بچے ہی تھے اور مرزا صاحب کی جانب سے انہیں خلیفہ مقرر کرنے کے لئے کسی قسم کی وصیت بھی نہ کی گئی تھی بلکہ خلافت کا انتخاب رائے عامہ پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ چنانچہ اس وقت اکثریت نے حکیم نورالدین صاحب کو خلیفہ تسلیم کر لیا جس پر مخالفین نے محوّلہ صدر پیشگوئی کا مذاق بھی اڑایا‘‘۔ (حضرت خلیفہ اول بنے تو پیشگوئی کا مذاق اڑایا کہ دیکھو کہتے تھے بیٹا ہوگا۔ بیٹا تو بنا نہیں) ’’لیکن حکیم صاحب کی وفات کے بعد مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ مقرر ہوئے‘‘۔ (یہ غیر احمدی لکھ رہے ہیں۔ احمدی نہیں ہیں۔) ’’اور یہ حقیقت ہے کہ آپ کے زمانے میں احمدیت نے جس قدر ترقی کی وہ حیرت انگیز ہے۔ خود مرزا صاحب کے وقت میں احمدیوں کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ خلیفہ نورالدین صاحب کے وقت میں بھی خاص ترقی نہ ہوئی تھی۔ لیکن موجودہ خلیفہ کے وقت میں مرزائیت قریباً دنیا کے ہر خطے تک پہنچ گئی اور حالات یہ بتلاتے ہیں کہ آئندہ مردم شماری میں مرزائیوں کی تعداد 1931ء کی نسبت دوگنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ بحالیکہ اس عہد میں مخالفین کی جانب سے مرزائیت کے استیصال کے لئے جس قدر منظّم کوششیں ہوئی ہیں پہلے کبھی نہیں ہوئی تھیں‘‘۔ لکھتے ہیں کہ ’’الغرض آپ کی ذریّت میں سے ایک شخص پیشگوئی کے مطابق جماعت کے لئے قائم کیا گیا‘‘ (پیشگوئی کے مطابق وہ جماعت کے لئے قائم کیا گیا) ’’اور اس کے ذریعہ جماعت کو حیرت انگیز ترقی ہوئی جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی من وعن پوری ہوئی‘‘۔ (تاریخ احمدیت جلد اوّل۔ صفحہ 286-287۔ مطبوعہ قادیان 2007ء)

پھر ہندوستان کے ایک غیر مسلم سکھ صحافی ارجن سنگھ ایڈیٹر ’’رنگین‘‘ (امرتسر) نے تسلیم کیا۔ کہتے ہیں ’’مرزا صاحب نے 1901ء میں جبکہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب موجودہ خلیفہ ابھی بچہ ہی تھے یہ پیشگوئی کی تھی کہ

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا　　جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مَہ سے اندھیرا　　دکھاؤں گا کہ اِک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی　فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ‘‘

لکھتے ہیں کہ ’’یہ پیشگوئی بیشک حیرت پیدا کرنے والی ہے۔ 1901ء میں نہ مرزا بشیر الدین محمود کوئی بڑے عالم وفاضل تھے اور نہ آپ کی سیاسی قابلیت کے جوہر کھلے تھے۔ اس وقت یہ کہنا کہ تیرا ایک بیٹا ایسا اور ایسا ہوگا، ضرور کسی روحانی قوت کی دلیل ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ چونکہ مرزا صاحب نے ایک دعویٰ کر کے گدّی کی بنیاد رکھ دی تھی اس لئے آپ کو یہ گمان ہو سکتا تھا کہ میرے بعد میری جانشینی کا سہرا میرے لڑکے کے سر پر رہے گا۔ لیکن یہ خیال باطل ہے۔ اس لئے کہ میرزا صاحب نے خلافت کی یہ شرط نہیں رکھی کہ وہ ضرور مرزا صاحب کے خاندان سے اور آپ کی اولاد سے ہی ہو۔ چنانچہ خلیفہ اوّل ایک ایسے صاحب ہوئے جن کا میرزا صاحب کے خاندان سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ پھر بہت ممکن تھا کہ مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفہ اوّل کے بعد بھی کوئی اور صاحب خلیفہ ہو جاتے۔ چنانچہ اس موقع پر بھی مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور خلافت کے لئے امیدوار تھے۔ لیکن اکثریت نے مرزا بشیر الدین صاحب کا ساتھ دیا اور اس طرح آپ خلیفہ مقرر ہو گئے‘‘۔ لکھتے ہیں کہ ’’اب سوال یہ ہے کہ اگر بڑے میرزا صاحب کے اندر کوئی روحانی قوت کام نہ کر رہی تھی تو پھر آخر آپ یہ کس طرح جان گئے کہ میرا ایک بیٹا ایسا ہوگا۔ جس وقت مرزا صاحب نے مندرجہ بالا اعلان کیا ہے اس وقت آپ کے تین بیٹے تھے۔ آپ تینوں کے لئے دعائیں بھی کرتے تھے لیکن پیشگوئی صرف ایک کے متعلق ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ایک فی الواقعہ ایسا ثابت ہوا ہے کہ اس نے ایک عالم میں تغیّر پیدا کر دیا ہے۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 286 تا 288 مطبوعہ قادیان 2007ء)

اس وقت کے جو جماعتی حالات تھے اور اس وقت جو دنیا کے موجود ذرائع جماعت کے پاس تھے وہ آج کی طرح نہیں تھے۔ گو آج بھی ہمارے پاس ہر طرح کے وسائل نہیں لیکن پھر بھی ان حالات سے بہت بہتر ہیں۔ لیکن ان حالات میں بھی اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت سے دنیا میں تقریباً 50 سے زائد ممالک میں احمدیت کا پودا لگا۔ جماعتیں قائم ہوئیں۔ اور تقریباً ہر براعظم میں جماعت قائم ہوئی۔ یہ حضرت مصلح موعود کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کا پھیلنا اور آپ کی اولوالعزمی کا نتیجہ تھا۔

پھر پسر موعود کی آمد کا مقصود یہ تھا کہ ’’تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو‘‘۔ برصغیر پاک و ہند کے مشہور مسلم لیڈر اور ایک شعلہ نوا شاعر زمیندار رسالہ کے مولوی ظفر علی خان صاحب نے کھلے لفظوں میں اعتراف کرتے ہوئے اپنے لوگوں کو کہا کہ ’’کان کھول کر سن لو۔ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے اور قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا دھرا ہے؟ ...... تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا...... مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے اشارے پر اس کے پاؤں پر نچھاور کرنے کو تیار ہے..... مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں۔ مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔‘‘

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 288 مطبوعہ قادیان 2007ء)

پسرِ موعود سے متعلق وعدہ الٰہی تھا کہ وہ ’’اولوالعزم‘‘ ہوگا۔ نیز یہ کہ ’’وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا‘‘۔ چنانچہ ہندوستان کے نامور صوفی خواجہ حسن نظامی دہلوی نے آپ کی قلمی تصویر کھینچتے ہوئے حضرت مصلح موعود کے بارے میں لکھا ہے کہ ’’اکثر بیمار رہتے ہیں مگر بیماریاں ان کی عملی مستعدی میں رخنہ نہیں ڈال سکتیں۔ انہوں نے مخالفت کی آندھیوں میں اطمینان کے ساتھ کام کر کے اپنی مغلئی جوانمردی کو ثابت کر دیا اور یہ بھی کہ مغل ذات کارفرمائی کا خاص سلیقہ رکھتی ہے۔ سیاسی سمجھ بھی رکھتے ہیں اور مذہبی عقل وفہم میں بھی قوی ہیں اور جنگی ہنر بھی جانتے ہیں۔ یعنی دماغی اور قلمی جنگ کے ماہر ہیں۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 288 مطبوعہ قادیان 2007ء)

پسر موعود کے متعلق ایک اہم خبر یہ دی گئی تھی کہ ’’وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا‘‘۔ یہ پیشگوئی بھی مختلف رنگ میں پوری ہوتی رہی اور اس طرح بھی پوری ہوتی ہے کہ انسانی عقل کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ تحریک آزادئ کشمیر اس پر شاہد ہے کیونکہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کا سہرا آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے سر ہے اور یہ مشہور کمیٹی حضرت مصلح موعود کی تحریک اور ہندو پاکستان کے بڑے بڑے مسلم زعماء مثلاً سر ذوالفقار علی خان، ڈاکٹر سر محمد اقبال، خواجہ حسن نظامی دہلوی، سید حبیب مدیر اخبار سیاست وغیرہ کے مشورے سے 25؍جولائی 1931ء کو شملہ میں قائم ہوئی۔ اور اس کی صدارت خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو سونپی گئی۔ آپ کی کامیاب قیادت کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانانِ کشمیر جو مدتوں سے انسانیت کے ادنیٰ حقوق سے بھی محروم ہو کر غلامی کی زندگی بسر کر رہے تھے ایک نہایت قلیل عرصہ میں آزادی کی فضا میں سانس لینے لگے۔ ان کے سیاسی اور معاشی حقوق تسلیم کئے گئے۔ ریاست میں پہلی دفعہ اسمبلی قائم ہوئی اور تقریر وتحریر کی آزادی کے ساتھ انہیں اس میں مناسب نمائندگی ملی۔ جس پر مسلم پریس نے حضرت مصلح موعود کے شاندار کارناموں کا اقرار کرتے ہوئے آپ کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے یہاں تک لکھا کہ ’’جس زمانے میں کشمیر کی حالت نازک تھی اور اس زمانے میں جن لوگوں نے اختلاف عقائد کے باوجود مرزا صاحب کو صدر منتخب کیا تھا انہوں نے کام کی کامیابی کو زیر نگاہ رکھ کر بہترین انتخاب کیا تھا۔ اس وقت اگر اختلاف عقائد کی وجہ سے مرزا صاحب کو منتخب نہ کیا جاتا تو تحریک بالکل ناکام رہتی اور اُمّت مرحومہ کو سخت نقصان پہنچتا۔‘‘ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 289 مطبوعہ قادیان 2007ء)

مولانا محمد علی جوہر صاحب نے (یہ بہت بڑے سیاستدان بھی تھے۔ عالم بھی تھے۔) اپنے اخبار ہمدرد 26؍ستمبر 1927ء میں لکھا کہ ’’ناشکری ہوگی کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد اور ان کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے وقف کر دی ہیں۔ یہ حضرات اس وقت اگر ایک جانب مسلمانوں کی سیاست میں دلچسپی لے رہے ہیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی تنظیم، تبلیغ وتجارت میں بھی انتہائی جدوجہد سے منہمک ہیں۔ اور وہ وقت دُور نہیں جبکہ اس منظم فرقے کا طرزِ عمل سوادِ اعظم اسلام کے لئے بالعموم اور ان اشخاص کے لئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدمتِ اسلام کے بلند بانگ دور باطن ہیچ دعاوی کے خُوگر ہیں مشعل راہ ثابت ہوگا‘‘۔ (ماہنامہ خالد سیدنا مصلح موعودؓ نمبر۔ جون، جولائی 2008ء صفحہ 321-320)

انہوں نے کہا تم مولوی صرف بیٹھے منبروں پر بیٹھے دعوے کرتے ہیں لیکن یہ لوگ کام کرتے ہیں۔

پھر ایک مشہور مفسّر قرآن علامہ عبدالماجد دریا آبادی مدیر ’صدق جدید‘ نے حضرت مصلح موعود کی وفات پر ایک شذرہ تحریر کیا جس میں حضرت مصلح موعود کی خدمت قرآن کو خراج تحسین پیش کرتے

ہوئے لکھتے ہیں کہ ''قرآن وعلومِ قرآن کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں ان کا اللہ تعالیٰ انہیں صلہ دے۔ علمی حیثیت سے قرآنی حقائق ومعارف کی جو تشریح وتبیین وترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند وممتاز مرتبہ ہے''۔

(صدق جدید لکھنؤ 18 نومبر 1965ء- سوانح فضل عمر جلد 3 صفحہ 168)

ایک امریکن پادری ایک دفعہ قادیان آیا۔ یہ بھی علوم ظاہری و باطنی سے پُر کئے جانے کی ایک مثال ہے۔ 1914ء کی بات ہے۔ اس نے بعض احمدیوں کے سامنے چند مذہبی سوالات پیش کئے جو نہایت اہم تھے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ مَیں امریکہ سے چل کر یہاں تک آیا ہوں اور مَیں نے کئی علماء کے سامنے یہ سوال کئے ہیں مگر ان سوالوں کے تسلی بخش جواب نہیں مل سکے۔ مَیں یہاں ان سوالوں کو آپ کے خلیفہ کے سامنے پیش کرنے کے لئے آیا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں؟ مولوی عمر دین شملوی صاحب بیان کرتے ہیں کہ سوالات اتنے پیچیدہ اور عجیب قسم کے تھے کہ انہیں سن کر مجھے یقین ہو گیا کہ حضرت صاحب ابھی بالکل نوجوان ہیں اور الٰہیات کی کوئی باقاعدہ تعلیم بھی انہوں نے نہیں پائی۔ عمر بھی چھوٹی ہے اور واقفیت بھی بہت تھوڑی ہے۔ وہ ان سوالوں کا جواب ہرگز نہیں دے سکیں گے اور اس طرح سلسلہ احمدیہ کی بڑی بدنامی اور سُبکی ہو گی۔'' (ساری دنیا میں سُبکی ہو جائے گی) ''کیونکہ جب حضرت صاحب اس کے سوالوں کے جواب نہ دے سکے تو یہ امریکن پادری واپس جا کر ساری دنیا میں اس امر کا پراپیگنڈہ کرے گا کہ احمدیوں کا خلیفہ کچھ بھی نہیں جانتا اور عیسائیت کے مقابلے میں ہرگز نہیں ٹھہر سکتا۔ وہ صرف نام کا خلیفہ ہے۔ ورنہ علمیت خاک بھی نہیں رکھتا۔'' (یہ مولوی صاحب کا خیال تھا تو کہتے ہیں) ''اس صورت حال سے مَیں کافی پریشان ہوا اور مَیں نے اس بات کی کوشش کی کہ وہ امریکن پادری حضرت صاحب سے نہ ملے اور ویسے ہی واپس چلا جائے مگر مجھے اس کوشش میں ناکامی ہوئی۔ وہ اس بات پر مصر تھا کہ مَیں نے ضرور مل کر جانا ہے۔ کہتے ہیں ناچار مَیں حضرت صاحب کے پاس گیا۔ بتایا کہ امریکن پادری آیا ہے اور کچھ سوالات پوچھنا چاہتا ہے۔ اب کیا کریں۔ اس پر حضرت صاحب نے بغیر توقّف کے فرمایا۔ تو بلوا لو اسے۔ کہتے ہیں بہرحال مَیں اس کو لے کر حاضر ہو گیا۔ ان دونوں کے درمیان ترجمان میں ہی تھا۔ کہتے ہیں امریکن پادری نے کچھ رسمی گفتگو کے بعد اپنے سوالات حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کئے جن کا ترجمہ میں نے آپ کو سنا دیا اور حضرت مصلح موعود نے نہایت سکون کے ساتھ ان سب سوالوں کو سنا اور پھر فوراً ان کے ایسے تسلی بخش جوابات دیئے کہ مَیں سن کر حیران ہو گیا۔ مجھے ہرگز بھی یقین نہ تھا کہ ان سوالوں کے حضرت صاحب پُرمعارف اور بے نظیر جواب دے سکیں گے۔ جب مَیں نے یہ جوابات انگریزی میں امریکن پادری کو سنائے تو وہ بھی حیران ہو گیا اور کہنے لگا کہ مَیں نے آج تک ایسی معقول گفتگو اور ایسی مدلّل تقریر کسی کے منہ سے نہیں سنی۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا خلیفہ بہت بڑا سکالر ہے اور مذاہب عالم پر اس کی نظر بہت گہری ہے۔ یہ کہہ کر اس نے بڑے ادب سے حضرت صاحب کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور واپس چلا گیا۔ (ماخوذ از ماہنامہ خالد سیدنا مصلح موعودؓ نمبر۔ جون، جولائی 2008ء صفحہ 320-319)

فروری 1945ء میں حضرت مصلح موعود نے احمدیہ ہاسٹل لاہور میں 'اسلام کا اقتصادی نظام' کے نام پر ایک پُرشوکت لیکچر دیا۔ دنیاوی علوم کا بھی ان کو ایک خاص ملکہ تھا۔ لیکچر کے بعد صدر جلسہ جناب لالہ رام چند مچندہ صاحب نے ایک مختصر تقریر کی جس میں انہوں نے کہا کہ ''مَیں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ مجھے ایسی قیمتی تقریر سننے کا موقع ملا اور مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ تحریک احمدیت ترقی کر رہی ہے اور نمایاں ترقی کر رہی ہے۔ جو تقریر اس وقت آپ لوگوں نے سنی ہے اس کے اندر نہایت قیمتی اور نئی باتیں حضور نے بیان فرمائی ہیں۔ مجھے اس تقریر سے بہت فائدہ ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں نے بھی ان قیمتی معلومات سے بہت فائدہ اٹھایا ہو گا۔ مجھے اس بات سے بھی بہت خوشی ہوئی ہے کہ اس جلسہ میں نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم بھی شامل ہوئے ہیں۔ اور مجھے خوشی ہوئی ہے کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے تعلقات بہتر ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے بہت سے معزز دوستوں سے مجھے تبادلہ خیالات کا موقع ملتا رہتا ہے۔ یہ جماعت اسلام کی وہ تفسیر کرتی ہے جو اس ملک کے لئے نہایت مفید ہے۔ پہلے تو مَیں سمجھتا تھا اور یہ میری غلطی تھی کہ اسلام صرف اپنے قوانین میں مسلمانوں کا ہی خیال رکھتا ہے۔ غیر مسلموں کا کوئی لحاظ نہیں رکھتا۔ مگر آج حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے معلوم ہوا کہ اسلام تمام انسانوں میں مساوات کی تعلیم دیتا ہے اور مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہے مَیں غیر مسلم دوستوں سے کہوں گا کہ اس قسم کے اسلام کی عزت اور احترام کرنے میں آپ لوگوں کو کیا عذر ہے؟ آپ لوگوں نے جس سنجیدگی اور سکون سے اڑھائی گھنٹے تک حضور کی تقریر سنی ہے اگر کوئی یورپین اس بات کو دیکھتا تو حیران ہوتا کہ ہندوستان نے اتنی ترقی کر لی ہے۔ جہاں مَیں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں (اس بات پر) کہ آپ لوگوں نے سکون کے ساتھ تقریر کو سنا وہاں میں اپنی طرف سے اور آپ سب لوگوں کی طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ کا بار بار اور لاکھ لاکھ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی نہایت ہی قیمتی معلومات سے پُر تقریر سے ہمیں مستفید فرمایا۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 10 صفحہ 496-495 مطبوعہ قادیان 2007ء)

جناب اختر اورینوی صاحب (ایم۔اے صدر شعبہ اردو۔ پٹنہ یونیورسٹی)، پروفیسر عبدالمنان بیدل صاحب (سابق صدر شعبہ فارسی) کے تفسیر کبیر کے بارے میں اپنا ایک چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ''میں نے یکے بعد دیگرے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تفسیر کبیر کی چند جلدیں پروفیسر عبدالمنان بیدل سابق صدر شعبہ فارسی پٹنہ کالج پٹنہ و حال پرنسپل شبینہ کالج پٹنہ کی خدمت میں پیش کیں اور وہ ان تفسیروں کو پڑھ کر اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے مدرسہ عربیہ شمس الھدیٰ پٹنہ کے شیوخ کو بھی تفسیر کی بعض جلدیں پڑھنے کے لئے دیں اور ایک دن کئی شیوخ کو بلوا کر انہوں نے ان کے خیالات دریافت کئے۔ (ایک پیشگوئی تھی علوم قرآن سے بھی پُر کیا جانا) ایک شیخ نے کہا کہ فارسی تفسیروں میں ایسی تفسیر نہیں ملتی۔ پروفیسر عبدالمنان صاحب نے پوچھا کہ عربی تفسیروں کے متعلق کیا خیال ہے؟ شیوخ خاموش رہے۔ کچھ دیر کے بعد ان میں سے ایک نے کہا کہ پٹنہ میں ساری عربی تفسیریں ملتی نہیں ہیں۔ مصر اور شام کی ساری تفاسیر کے مطالعہ کے بعد ہی صحیح رائے قائم کی جا سکتی ہے۔ پروفیسر صاحب نے قدیم عربی تفسیروں کا تذکرہ شروع کیا اور فرمایا کہ مرزا محمود کی تفسیر کے پائے کی ایک تفسیر بھی کسی زبان میں نہیں ملتی۔ آپ جدید تفسیریں بھی مصر اور شام سے منگوا لیجئے اور چند ماہ بعد مجھ سے باتیں کیجئے۔ عربی اور فارسی کے علماء مبہوت رہ گئے۔'' (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 9 صفحہ 159-158 مطبوعہ قادیان 2007ء)

قریشی عبدالرحمن صاحب سکھر حضور کی سحر انگیز علمی شخصیت کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ حضور کے سکھر کے قیام کے دوران سب دوست اپنے غیر از جماعت دوستوں کو ملانے لاتے تھے۔ میں ایک دوست کو جو اکثر اپنے علم کی ڈینگیں مارتے تھے، ملانے لایا۔ حضور مجلس میں تشریف فرما تھے۔ دوست بعض سوالات کرتے تھے حضور جواب دیتے تھے۔ مگر وہ شخص شروع سے آخر تک خاموش ہی رہا۔ جب مجلس برخاست ہوئی تو میں نے اس سے پوچھا کہ آپ نے کوئی سوال نہیں پوچھا؟ اس نے بھی بے ساختہ کہا کہ یہاں بولنا گویا اپنی پردہ دری کرنے والی بات تھی۔ وہ ایک شدید مخالف تھا مگر حضور کی گفتگو اتنی مؤثر تھی کہ اس نے کہا کہ مَیں تو یہی سمجھتا رہا کہ مَیں یہاں سے اپنا ایمان سلامت لے جاؤں تو بڑی بات ہے۔'' سوال کرنا تو دُور کی بات ہے۔ (ماخوذ از سوانح فضل عمر جلد 5 صفحہ 553)

ایک ہفتہ وار اخبار ''پارس'' کے ایڈیٹر لالہ کرم چند کچھ اخبار نویسوں کے ساتھ قادیان گئے اور حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت متاثر ہو کر واپس آئے اور اپنی اخبار میں اس کے متعلق مضمون بھی لکھے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم تو ظفر اللہ خان کو بڑا آدمی سمجھتے تھے۔ (یعنی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ان دنوں وائسرائے کے ایگزیکٹو کونسل کے ممبر بھی تھے) مگر بشیر الدین محمود احمد صاحب کے سامنے اس کی حیثیت ایک طفل مکتب کی ہے۔ وہ ہر معاملے میں ان سے بہتر رائے رکھتے ہیں (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تو حیثیت بہت بلند ہے اور بہت بہتر رائے رکھتے ہیں) اور بہترین دلائل پیش کرتے ہیں۔ اس میں بے پناہ تنظیمی قابلیت ہے۔ ایسا آدمی بآسانی کسی ریاست کو بامِ عروج تک لے جا سکتا ہے۔''

(ماخوذ از سوانح فضل عمر جلد 5 صفحہ 558)

ایک علم دوست بزرگ جلسہ قادیان میں شامل ہوئے۔ انہوں نے حضرت مصلح موعود اور آپ کے پیروکاروں کے متعلق اپنے تاثرات بیان کئے۔ کہتے ہیں ''مَیں نے ایک اور بات جسے غور کے ساتھ دیکھا وہ یہ تھی کہ سارا گروہ، سارا سلسلہ، سارا ہجوم، سارا انبوہ اس پاک نفس خلیفہ کی ایک چھوٹی انگلی کے اشارے پر چل رہا تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کے متعلق اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ شخص قلم کا دھنی بھی ہے۔ تقریر کا اعلیٰ درجہ کا مالک بھی ہے۔ اور تنظیم کا اعلیٰ درجہ کا گورنر بھی ہے''۔ (ماخوذ از سوانح فضل عمر جلد 5 صفحہ 538)

علامہ نیاز فتح پوری صاحب تفسیر کبیر جلد سوم کے مطالعہ کے بعد لکھتے ہیں کہ تفسیر کبیر جلد سوئم آجکل میرے سامنے ہے اور میں اسے بڑی نگاہِ غائر سے دیکھ رہا ہوں اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویہ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل اور نقل کو بڑے حُسن سے ہم آہنگ کر دیا گیا ہے۔ آپ کی تبحّر علمی، آپ کی وُسعتِ نظر، آپ کی غیر معمولی فکر وفراست، آپ کا حُسنِ استدلال آپ کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے۔ اور مجھے افسوس ہے کہ مَیں کیوں اس وقت تک اس سے بے خبر رہا۔ کاش کہ مَیں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا۔ کل سورۃ ھود کی تفسیر حضرت لوط علیہ السلام پر آپ کے خیالات معلوم کر کے جی پھڑک گیا اور بے اختیار یہ لکھنے پر مجبور ہو گیا۔ آپ نے هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ کی تفسیر کرتے ہوئے عام مفسّرین سے جدا بحث کا جو پہلو اختیار کیا ہے اس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں۔ خدا آپ کو تا دیر سلامت رکھے۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 7۔ تعارف)

پس اپنوں اور غیروں کے حضرت مصلح موعود کے بارے میں جو تأثرات ہیں وہ آپ سے مل کر آپ کی شخصیت کا جو گہرا اثر اُن پر ہوتا تھا اور آپ کی خصوصیات کا جب علم ہوتا تھا وہ ہر ایک کو حیرت میں ڈال دیتا تھا۔ پیشگوئی کی صداقت کا یہ سب کھلا اظہار ہے۔ ان جلسوں میں جو آجکل ہو رہے ہیں پیشگوئی کا ذکر اور آپ کے کارہائے نمایاں کی باتیں سن کر جہاں ہمیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درجات کے بڑھتے چلے جانے کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں وہاں اپنی حالتوں کے جائزے بھی لینے چاہئیں کہ احمدیت کی ترقی کے لئے ایک عزم کے ساتھ ہر فرد جماعت کو اپنی تمام تر صلاحیتوں کو نکھارنا اور استعمال کرنا ضروری ہے۔ اگر ہم یہ کریں گے تو ہم احمدیت کی ترقی کو اپنی زندگیوں میں پہلے سے بڑھ کر پورا ہوتے دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

تین عظیم الشان موعود

تحریر :مکرم ملک سیف الرحمان صاحب (مرحوم)

قسط نمبر3

اب آئندہ صفحات میں اُس عظیم مہدی کے ظہور کا ذکر آرہا ہے جس کے متعلق احادیث ہر قسم کے شک وشبہ سے بالا ہیں۔ سنداً بھی وہ ہر لحاظ سے صحیح ہیں اور بزرگان دین کے اتفاق کے لحاظ سے بھی وہ قوی ہیں۔ یہ وہ عظیم مہدی ہے جس کا ایک کام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے مقصد کی تکمیل ہے اور اس کا دوسرا کام عیسیٰ بن مریم اور مسیحؑ کے نزول کی پیشگوئی کے معانی کو کھولنا ہے۔

....

سب سے پہلے ہم اُن احادیث کو پیش کرتے ہیں جن کی صحت پر تمام علماء حدیث کا اتفاق ہے۔

جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں کہ پیشگوئیاں بالعموم تعبیر طلب ہوتی ہیں اور ان کی زبان تمثیلی ہوتی ہے خصوصاً کسی سابقہ نبی کی دوبارہ آمد کا مطلب سنتِ الٰہی میں یہ ہوا کرتا ہے کہ اُس نبی کی برکات، اُس کے اُسوۂ حسنہ کا احیاء اور اُس کے کسی ایسے بروز [بُروز کا لفظ بَرَزَ سے نکلا ہے جس کا مفہوم ظہور اور کھل کر سامنے آنا ہے۔ کسی مذہب یا کسی فرقہ کے صوفیاء بروز کی اصطلاح کو کن معنوں میں استعمال کرتے اس سے ہمیں غرض نہیں۔ یہاں بروز کی اصطلاح جن معنوں میں استعمال ہوئی ہے اس کی وضاحت خود حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے:

''جیسا تشابه فی الصُوَر ہوتا ہے ایسا ہی تشابه فی الاخلاق بھی ہوا کرتا ہے''۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 407 مطبوعہ الشرکۃ الاسلامیہ)

''کامل متبع ہوتا ہی نہیں جب تک بروزی رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات کو اپنے اندر نہ رکھتا ہو۔..... جب ایک شخص کامل اطاعت کرتا ہے اور گویا اطاعتِ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں محو اور فنا ہو کر گم ہو جاتا ہے اُس وقت اس کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسے ایک شیشہ سامنے رکھا ہوا ہو اور تمام وکمال عکس اس میں پڑے''۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 64 مطبوعہ الشرکۃ الاسلامیہ)] اور مثیل اور متّبع کامل کا ظہور ہے جو فنا فی الرسول کے مقام پر فائز ہو اور متبوع کے مقاصد کی تکمیل کرنے والا ہو۔

ایک دوسری جگہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اس کی وضاحت یوں فرماتے ہیں:

''سو جیسا کہ وہ نبی شہزادہ دنیا میں غربت اور مسکینی سے آیا اور غربت اور مسکینی اور حلم کا دنیا کو نمونہ دکھلایا۔ اس زمانے میں خدا نے چاہا کہ اس کے نمونہ پر مجھے بھی جو امیری اور حکومت کے خاندان سے ہوں اور ظاہری طور پر بھی اس شہزادہ نبی اللہ کے حالات سے مشابہت رکھتا ہوں۔ ان لوگوں میں کھڑا کرے جو ملکوتی اخلاق سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ سو اس نمونہ پر میرے لئے خدا نے یہی چاہا ہے کہ میں غربت اور مسکینی سے دنیا میں رہوں۔ خدا کے کلام میں قدیم سے وعدہ تھا کہ ایسا انسان دنیا میں پیدا ہو۔ اسی لحاظ سے خدا نے میرا نام مسیح موعود رکھا... اس کے معنی اس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں کہ مجھے تمام اخلاقی حالتوں میں خدائے قیوم نے حضرت مسیح علیہ السلام کا نمونہ ٹھہرایا ہے تا امن اور نرمی کے ساتھ لوگوں کو روحانی زندگی بخشوں۔''

(کشف الغطاء۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 192، 193)

اس اصول کی وضاحت کے بعد اب ہم وہ احادیث لکھتے ہیں جو مستند اور صحیح ہیں۔ ان کی صحت میں کسی محدث اور فقیہ نے شک کا اظہار نہیں کیا اور اُس میں ''ظہور عظیم'' کی پیشگوئی ہے۔

1۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

هُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ۔ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۔ (الجمعة 3-4)

یعنی وہی خدا ہے جس نے اُمیوں میں (جو کسی مدرسہ کے پڑھے ہوئے نہیں) انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اُن کو خدا کے احکام سناتا ہے اور ان کا تزکیہ اور ان کی تربیت کرتا ہے اور ان کو علم وحکمت سکھاتا ہے جبکہ وہ اس سے پہلے بڑی بھول اور جہالت میں پڑے ہوئے تھے اور وہ خدا ان کے سوا ایسے دوسرے لوگوں میں بھی اُسے بھیجے گا جو ابھی تک ان میں شامل نہیں ہوئے اور وہ ایسا کرنے پر غالب اور قادر ہے اور بڑی حکمت والا ہے۔

جب یہ آیات نازل ہوئیں تو موجود صحابہؓ نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ ''آخرین'' سے کون لوگ مراد ہیں جن میں آپ مبعوث ہوں گے تو آپ نے پاس بیٹھے ہوئے اپنے صحابی سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

''لَوْ كَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِّنْ هٰٓؤُلَآءِ'' (بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعۃ زیر آیت 4)

صحیح بخاری کی اس روایت سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں پر ایک ایسا دَور آئے گا کہ حقیقی ایمان اُٹھ جائے گا اور ان کی دوبارہ ترقی آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کی مرہون منت ہوگی جو آپ کے ایک فارسی النسل غلام کے ذریعہ ہوگی اور اُس کے حواری بھی انہی علاقوں سے تعلق رکھتے ہوں گے۔ [قَالَ الزُّهْرِیّ (فی تشریح مجیٔ وفد باذانِ الفارسی صاحب الیمن) فلمّا بَلَغَ ذَالك (ای خبر قتل کسریٰ پرویز) باذانَ بَعَثَ باسلامه و اسلام مَنْ مَّعَهٗ مِنَ الفرسِ الٰی رسولِ الله صلّی الله علیه وسلم فقالت الرسل من الفرس لِرسول الله صلّی الله علیه وسلم الٰی من نحنُ یَا رسول الله ؟ قَالَ اَنْتُم مِنَّا وَ اِلَیْنَا اَهْلَ البیت (السیرة النبویة لابن هشام ذکر ما انتهی الیه امر الفرس بالیمن۔ اسلام باذان)]

بخاری کی اس روایت سے اُن روایات کی بھی تائید ہوتی ہے جن میں آیا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی کے بارہ میں فرمایا۔ سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَیْتِ نیز یمن کے والی باذان اور اُس کے فارسی النسل حامیوں کے مسلمان ہونے پر آپ نے انہیں بھی فرمایا کہ وہ میرے اہل بیت اور میرے خاندان کا حصہ ہیں۔ یہ اسی لئے ہے کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ اسی نسل کے لوگوں سے وابستہ تھی۔ (رواہُ البخاری فی تاریخهٖ)

صحیح بخاری کی دوسری حدیث ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''كَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْكُمْ وَ اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ''۔ (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب نزول عیسیٰ ابن مریم۔)

یعنی تم کیسے نازک حالات سے گزر رہے ہوگے جب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے جو تمہارے امام تمہیں میں سے ہوں گے۔

صحیح مسلم کی ایک روایت سے بخاری کی اس حدیث کی مزید وضاحت ہوتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

''كَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْكُمْ فَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ'' (مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

یعنی تمہاری کتنی نازک حالت ہوگی جب تم میں ابن مریم آئیں گے جو تمہاری امامت اور قیادت کا فریضہ سر انجام دیں گے اور تم میں شامل ہوں گے۔

مسند احمد کی حدیث ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''یُوْشَكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ اَنْ یَّلْقٰی عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ اِمَامًا مَهْدِیًّا وَحَكَمًا عَدَلًا فَیَكْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ''۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 411)

یعنی تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ عیسیٰ بن مریم سے ضرور ملے گا وہی امام مہدی ہے حکم عدل ہے صلیب کو (بہ دلائل) توڑے گا اور خنزیروں کو قتل کرے گا۔

کنز العمال کی روایت بھی اس حدیث کی تصدیق کرتی ہے جو یہ ہے ''لَا یَزْدَادُ الْاَمْرُ اِلَّا شِدَّةً وَ لَا الدُّنْیَا اِلَّا اِدْبَارًا وَ لَا النَّاسُ اِلَّا شُحًّا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ وَلَا مَهْدِیَّ اِلَّا عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ''۔ (کنزل العمال جلد 7 صفحہ 186 مطبوعہ مطبع النظامیہ حیدر آباد دکن 1314ھ)

یعنی ایک وقت آتا ہے کہ حالات زیادہ بگڑ جائیں گے۔ دنیا میں (مسلمانوں کے) اِدبار کا دور دورہ ہوگا۔ لوگ بخل اور خود غرضی سے بھر جائیں گے اور وہ شرارتوں میں اس قدر بڑھ جائیں گے کہ گویا قیامت ہی آ گئی ہے (سب کی زبان پر یہ ہوگا کہ کوئی مصلح کوئی مُنَجّی لیکن) اُس وقت عیسیٰ بن مریم کے سوا کوئی مہدی اور نجات دہندہ نہیں ہوگا انہی کے ذریعہ حالات سُدھریں گے۔

حضرت حسن بصریؒ جو صاحب عرفان محدث تھے وہ فرماتے ہیں:

''اِنْ كَانَ الْمَهْدِیُّ فَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَ اِلَّا فَلَا مَهْدِیَّ اِلَّا عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ'' [تاریخ الخلفاء للسّیوطی صفحه 158 (عہد بنو امیّہ)] یعنی اگر کوئی مہدی ہے تو عمر بن عبد العزیز ہیں ورنہ پھر عیسیٰ کے سوا کوئی اور مہدی نہ ہوگا۔

ان روایات سے ایک اور ایک دو کی طرح یہ بات ثابت ہے اور جو شخص اسلام کی حقانیت پر ایمان رکھتا ہے وہ یہ بات ماننے پر مجبور ہے کہ مسلمانوں کے انتہائی تنزل اور نہایت نازک زمانہ میں ایک خاص شان کے موعود نے آنا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ مادی ہتھیاروں سے لیس ہوگا، یا آسمانی اور روحانی حربوں سے کام لے گا، اس کی ایک نظر کفر کی طاقتوں کو تباہ کر دے گی یا سنت انبیاء اور بالخصوص اپنے سردار اور اپنے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح محنت اور مشقت، سعی پیہم اور جُہدِ اَتَم کے دریا میں سے ہو کر اور طرح طرح کی قربانیاں پیش کر کے کامیابی کی راہیں ہموار کرے گا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنے آقاؐ کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

''ہمارے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کون ہوگا۔ وہ افضل البشر، افضل الرسل والانبیاء تھے جب انہوں نے ہی پھونک سے وہ کام نہیں کئے تو اور کون ہے جو ایسا کر سکے؟ دیکھو آپ نے غار حرا میں کیسے کیسے ریاضات کئے۔ خدا جانے کتنی مدت تک تضرعات اور گریہ و زاری کیا کئے۔ تزکیہ کے لئے کیسی کیسی جانفشانیاں اور سخت سے سخت محنتیں کیا کئے۔ جب جا کر کہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیضان نازل ہوا''۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 205 مطبوعہ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ)

اس سے پہلے آپؑ صحابہؓ کی جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''صحابہ رضی اللہ عنہم کا طرزِ عمل ہمارے واسطے ایک اسوۂ حسنہ اور عمدہ نمونہ ہے۔........ انہوں نے تو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے واسطے اپنی جانوں تک کی پروانہ کی اور بھیڑ بکریوں کی طرح خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو گئے''۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 205 مطبوعہ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ)

بہر حال جو صاحبِ فہم حضرات پیشگوئی کی تعبیری زبان کو سمجھتے ہیں اور اُن میں جو تمثیل اور استعارے ہوتے ہیں ان کی حقیقت سے واقف ہیں اور پیشگوئیوں کے بارہ میں ان کا مطالعہ وسیع ہے۔ ان پر یہ حقیقت پوشیدہ نہیں کہ مذکورہ بالا روایات میں جو زبان استعمال ہوئی ہے وہ اپنے ظاہری معنوں اور سطحی مطالب پر مشتمل نہیں بلکہ اُس کے اندر عرفان کے دریا موجزن ہیں اور عبرت کے سامان پوشیدہ ہیں۔

پس ان پیشگوئیوں میں جس عظیم موعود کے آنے کا ذکر ہے اُسے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مظہر ہونے کی وجہ سے ''اَلْمَهْدِی'' کا نام دیا گیا ہے اور اس وجہ سے کہ اُس کے ذریعہ صلیب کے غلبہ کا استیصال ہوگا۔ اُسے مثیل مسیح اور مظہر عیسیٰ بن مریم کا لقب دیا گیا ہے کیونکہ وہ عیسیٰ بن مریم جو آج سے دو ہزار سال پہلے گزر چکے ہیں اور اُسی طرح آسمان پر جا چکے ہیں جس طرح دوسرے انبیاء آسمان پر گئے اور جنہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معراج کے موقع پر مختلف آسمانوں کا مکین دیکھا وہ دوبارہ آسمان سے نازل نہیں ہوں گے کیونکہ یہ سنت الٰہی کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ جو طبعی عمر پا کر فوت ہوا وہ واپس اس دنیا میں نہ آیا اور حسب آیات قرآن کریم عیسیٰ بن مریم وفات پا چکے ہیں۔ [سورۂ آل عمران کی آیت نمبر 56 میں یہ تصریح ہے کہ عیسیٰ بن مریم کی وفات پہلے ہوگی اور پھر حسب آیت النساء 159 اُن کا رفع ہوگا اور سورۃ المائدہ 117 میں یہ وضاحت ہے کہ عیسیٰ بن مریم وفات پا چکے ہیں۔ اُن کے علاوہ بھی متعدد آیات اور احادیث ہیں جو عیسیٰ بن مریم کی وفات کو ثابت کرتی ہیں.] اس لئے وہ واپس اس دنیا میں نہیں آسکتے اور جیسا کہ سطور بالا میں اس حقیقت کو کھول کر بیان کیا گیا ہے کہ کسی فوت شدہ بزرگ یا نبی کے دوبارہ آنے کے معنے یہ ہوا کرتے ہیں کہ اس کا مثیل آئے گا جو اُس نبی کی برکات کا حامل ہوگا، اس کی سنت کا احیاء کرے گا۔ اخلاق میں اُس کے مشابہ ہوگا اور اُن مقاصد کو پورا کرے گا جو اس کی بعثت کا باعث تھے۔

اسی موعود مأمور کو صحیح مسلم کی حدیث میں چار بار

نَبِیُّ اللّٰہ کہا گیا ہے۔ یہ ایک لمبی حدیث ہے جس کے متعلقہ الفاظ یہ ہیں۔

”یُحْصَرُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَ اَصْحَابُہٗ
فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَ اَصْحَابُہٗ
ثُمَّ یَھْبِطُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَ اَصْحَابُہٗ
فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَ اَصْحَابُہٗ“

(مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال۔ ریاض الصالحین للنووی شارح صحیح مسلم کتاب المنثورات والملح)

جیسا کہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ مرتبہ اور کردار کے لحاظ سے اُمّت محمدیہ کے بزرگ افراد کو اسی طرح مقام نبوت حاصل ہے جیسا کہ سابقہ انبیاء کو حاصل تھا۔ ایک ذرہ بھی فرق نہیں۔ بلکہ خیر الرسلؐ کی اُمّت ہونے کی وجہ سے بعض افراد اُمّت کا درجہ ان سابقہ انبیاء سے کہیں بڑھ جاتا ہے۔ تاہم اُمّت کے ان افراد کو ”نبی“ کے نام کی بجائے دوسرے روحانی نام ملے ہیں۔ جیسے خلفاء، اولیاء، مجددین اور مہدیّین لیکن ایک عظیم فرد اُمّت کو حسب حدیث مسلم نبی کے نام سے بھی پکارا گیا ہے تا کہ یہ واضح ہوجائے کہ یہ اُمّت اس مقام بلند سے محروم نہیں لیکن خاتم النبیین کے مقام کی عظمت شان اور حکمت کا تقاضہ تھا کہ اب نبی کے نام کا استعمال عام نہ ہوگا۔

[حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ”جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء تھے... اس لئے اگر تمام خلفاء کو نبی کے نام سے پکارا جاتا تو امر ختم نبوت مشتبہ ہوجاتا اور اگر کسی فرد کو بھی نبی کے نام سے نہ پکارا جاتا تو عدم مشابہت کا اعتراض باقی رہ جاتا کیونکہ موسیٰ کے خلفاء نبی ہیں“۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 45)]

بہر حال مذکورہ بالا عظیم پیشگوئیوں کے مطابق عین وقت پر یہ **مسیح آخر الزمان اور مہدیٔ دوراں آ گیا** جس نے اپنی بعثت کی ایک غرض یہ بتائی کہ لفظی اور زبانی مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنایا جائے اور انہیں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے رنگ میں رنگین کیا جائے۔

آپ کا نام نامی اور اسم گرامی ”**مرزا غلام احمد**“ ہے اور آپ کے والد ماجد کا نام مرزا غلام مرتضیٰ ہے۔ آپ مغل برلاس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے بزرگ سمر قند کے علاقہ سے آئے تھے اور اُس جگہ آ کر آباد ہوئے جس کا نام اب ”قادیان“ ہے جو ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب ملک بھارت کا ایک قصبہ ہے۔ آپ 1835ء میں پیدا ہوئے۔ جب آپ کی عمر چونتیس یا پینتیس سال کے قریب تھی تو آپ کو اپنے والد ماجد کی وفات کے قریب ہونے کی بذریعہ الہام اطلاع ملی۔ الہام کے عربی الفاظ یہ تھے۔

”وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ“

آپ نے اس الہام کا جو مفہوم سمجھا اُسے آپ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

”قسم ہے آسمان کی جو قضاء و قدر کا مبدء ہے اور قسم ہے اُس حادثہ کی جو آج آفتاب کے غروب کے بعد نازل ہوجائے گا۔“

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 193)

اس الہام سے آپ یہ سمجھے کہ آپ کے والد ماجد کا آج رات انتقال ہوجائے گا اور یہ الہام اس صدمہ کے موقع پر بطور تسلی ہے۔ آپ کو اس موقع پر دوسرا الہام یہ ہوا کہ

”اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ“

اس دوسرے الہام کے سلسلہ میں آپ لکھتے ہیں:

”مجھے اُس خدائے عزّ و جلّ کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُس نے اپنے اس مبشرانہ الہام کو ایسے طور سے مجھے سچا کر کے دکھلایا کہ میرے خیال اور گمان میں بھی نہ تھا۔ میرا وہ ایسا متکفل ہوا کہ کبھی کسی کا باپ ہرگز ایسا متکفل نہیں ہوگا۔ میرے پر اُس کے وہ متواتر احسان ہوئے کہ بالکل محال ہے کہ میں ان کا شمار کرسکوں“۔

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 195 حاشیہ)

آپ نے 1880ء کے قریب اپنی مشہور زمانہ کتاب ”**براہین احمدیہ**“ کی طباعت کا سلسلہ شروع کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ انگریزی حکومت کا غلبہ پورے عروج پر تھا اور پوری قوت کے ساتھ عیسائیت کی تبلیغ ہو رہی تھی اور بانیٔ اسلامؐ کے خلاف صدہا کتابیں شائع ہو رہی تھیں۔ اسی زمانہ میں آریہ سماج اور برہم سماج کی تحریکیں بھی اپنے شباب پر تھیں اور اسلام پر اعتراضات کی بوچھاڑ کر رہی تھیں۔ مسلمانوں کی حالت اپنی جگہ ایسی ناگفتہ بہ اور قابل تشویش تھی کہ مولانا حالی نے 1879ء میں اس بے بسی اور بیکسی کا نقشہ یوں کھینچا۔

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

ایسے نازک حالات میں حضرت **مرزا غلام احمد** صاحب نے اپنی یہ کتاب تصنیف کی جس میں کلام الٰہی قرآن مجید کی حقّانیت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے زبردست دلائل بیان کئے۔ اس کتاب کی مقبولیت اور اس کی شاندار تاثیرات کا اندازہ اس تبصرہ سے لگایا جاسکتا ہے جو اُس زمانہ کے مشہور اہل حدیث عالم مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنے رسالہ **اشاعۃ السنہ** میں اس کتاب کے بارہ میں شائع کیا۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

”ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تألیف نہیں ہوئی ... اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔ ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتا وے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہم سماج سے اس زور سے مقابلہ پایا جاتا ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشان دہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی و جانی و قلمی و لسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بیڑا بھی اٹھالیا ہو اور مخالفین اسلام و منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدّی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجود الہام میں شک ہو وہ ہمارے پاس آ کر اس کا تجربہ اور مشاہدہ کرے اور اس تجربہ اور مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزہ بھی چکھا دیا ہو“۔

(**اشاعۃ السنہ** نمبر 6 جلد 7 صفحہ 169، 170)

یہ آثار اور نشانات اس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہے تھے کہ وہ ”**رجل موعود**“ جس کی آمد کا انتظار مدت سے کیا جا رہا تھا وہ آپ کی ذات میں ہویدا ہونے والا ہے ضرورت زمانہ اور مسلمانوں کی حالت بھی اس کی متقاضی تھی اور ایسا ہی ہوا بھی۔ چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب اپنی ماموریت کے بارہ میں ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں:

”اس صدی کے سر پر جو خدا کی طرف سے تجدید دین کے لئے آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں تا وہ ایمان جو زمین پر سے اٹھ گیا ہے اس کو دوبارہ قائم کروں اور خدا سے قوت پا کر اُسی کے ہاتھ کی کشش سے دنیا کو صلاح اور تقویٰ اور راستبازی کی طرف کھینچوں... وہ مسیح جو اُمّت کے لئے ابتدا سے موعود تھا اور وہ آخری مہدی جو تنزّل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے سے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ مَیں ہی ہوں“۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 3، 4)

آپ مزید فرماتے ہیں۔

”تمام اکابر اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں کہ اس اُمّت مرحومہ کے درمیان سلسلہ مکالمات الٰہیہ کا ہمیشہ سے جاری ہے اس معنے سے ہم ”نبی“ ہیں ورنہ ہم اپنے آپ کو اُمّتی کیوں کہتے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جو فیضان کسی کو پہنچ سکتا ہے وہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پہنچ سکتا ہے اُس کے سوائے اور کوئی ذریعہ نہیں... حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ آنے والا مسیح نبی بھی ہوگا اور اُمّتی بھی ہوگا اور اُمّتی تو وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے فیض حاصل کر کے تمام کمالات حاصل کرے“۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 438 مطبوعہ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ)

آپ نے ایک دفعہ فرمایا:

”باقی رہی یہ بات کہ ہم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ نزاع لفظی ہے۔ مکالمہ مخاطبہ کے تو یہ لوگ خود بھی قائل ہیں۔ اسی مکالمہ مخاطبہ کا نام اللہ تعالیٰ نے دوسرے الفاظ میں نبوت رکھا ہے ورنہ اس تشریعی نبوت کا تو ہم نے بارہا بیان کیا ہے کہ ہم نے ہرگز ہرگز دعویٰ نہیں کیا... اس طرح کی نبوت کا کہ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو منسوخ کردے دعویٰ کرنے والے کو ہم ملعون اور واجب القتل جانتے ہیں۔ ہم پر جو اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں یہ سب رسول اکرم کے فیض سے ہی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر ہم سچ کہتے ہیں کہ کچھ بھی نہیں اور خاک بھی نہیں... کوئی ہزار تپسیا کرے، جَپ کرے، ریاضتِ شاقہ اور محنتوں سے مشت اِستخواں ہی کیوں نہ رہ جاوے مگر ہرگز کوئی سچا روحانی فیض بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع کے کبھی میسر آسکتا ہی نہیں اور ممکن ہی نہیں“۔

”یہ سب عطیات اور عنایات اور یہ سب تفضّلات اور احسانات اور یہ سب تلطّفات اور توجہات اور یہ انعامات اور تائیدات اور یہ سب مکالمات اور مخاطبات بیُمن متابعت و محبت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں“۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 646)

جمال ہمنشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

....

اب ہم اس مدعیٔ مہدویّت اور مسیحیّت کی صداقت کے دلائل اور اس کی بعثت کی علامات کسی قدر تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

1۔ مسیح موعود کی بعثت کے وقت کی ایک علامت یہ ہے کہ... مسلمانوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ اپنی سابقہ عظمت اور شان و شوکت سے محروم ہوجائیں گے۔ اُن میں نہ اتفاق باقی رہے گا اور نہ اتحاد۔ بہتّر فرقوں میں وہ بٹ جائیں گے۔ ہر فرقہ صرف اپنے آپ کو ناجی قرار دے گا۔ روحانی، تمدنی اور سیاسی ہر لحاظ سے ان کی ساکھ ختم ہوجائے گی۔ وہ تمام بدیاں جو کبھی یہود میں پائی جاتی تھیں وہ سب مسلمانوں میں راہ پاجائیں گی۔ قرآن کریم کی سمجھ اور اُس کے احکام پر عمل کا فقدان ہوگا۔ اُس کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے اور اسلام کا صرف نام رہ جائے گا۔ ان کی مسجدیں بظاہر آباد اور بھری نظر آئیں گی لیکن ہدایت اور نجات کے لحاظ سے ویران دکھائی دیں گی۔ اُن کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ وہ خود فتنے اُٹھائیں گے اور پھر خود ہی ان فتنوں کی آگ میں جل بھن مریں گے“۔

ان سب حالات کا ذکر قرآن کریم میں اجمالاً اور کتب حدیث میں تفصیلاً موجود ہے۔

قرآن کریم مسلمانوں کی بگڑی حالت کا ذکر ان الفاظ میں کرتا ہے

قَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا **(الفرقان:31)**

یعنی رسولؐ (عالم روحانی میں مسلمانوں کی حالت دیکھ کر) کہیں گے، اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو (بیکار سمجھ کر) چھوڑ دیا ہے اور دوسرے فلسفوں اور برباد کن نظریوں اور ہلاکت خیز راہوں کو اختیار کرلیا ہے۔

حدیث رسولؐ ہے کہ آپ نے فرمایا۔

یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ۔

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب العلم، الفصل الثالث)

یعنی لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اسلام کا فقط نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کی صرف تحریر اور حروف کی شکل رہ جائے گی اس پر عمل کوئی نہیں کرے گا۔

مسلمانوں کے مسلّمہ لیڈر اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ حالات مسلمانوں پر گزرے ہیں۔ چنانچہ مولانا حالی نے مسلمانوں کی اس دردناک حالت کا مرثیہ پڑھا اور علّامہ اقبال نے اس حالت کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

غرض وہ تمام بدیاں اور کمزوریاں اقتصادی نکبتیں اور بدحالیاں جو گزشتہ زمانہ میں بعثتِ انبیاء کی متقاضی ہوئیں وہ تمام اپنی ساری شناعتوں کے ساتھ موجودہ مسلمانوں میں موجود ہیں۔

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
مَیں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

2۔ اس عظیم ”مہدیٔ دوراں“ کی صداقت کی ایک علامت یہ ہے کہ اس کی صداقت کی گواہی آسمان دے گا اور وہ اس طرح کہ اُس کے دعویٰ کے بعد رمضان کے مہینہ کی تیرہ تاریخ میں چاند گرہن ہوگا اور اسی مہینہ کی اٹھائیس تاریخ میں سورج کو گرہن لگے گا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

”اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْہُ“۔

(سنن الدّار قطنی، کتاب العیدین باب صفۃ صلاۃ الخسوف۔ بحار الانوار جلد 52 صفحہ 213، 214 مطبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان طبع ثالث 1983ء) یعنی ہمارے اس مہدی کی صداقت کی دو نشانیاں ایسی ہیں کہ آسمان و زمین کی پیدائش کے آغاز سے بطور نشان کبھی ظاہر نہیں ہوئیں۔

اوّل یہ کہ رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن (کی تاریخوں 13۔14۔15 میں سے) پہلی تاریخ (یعنی 13) کو گرہن ہوگا اور اسی مہینہ میں (سورج گرہن کی تاریخوں 27۔28۔29 میں سے) درمیانی (یعنی 28) تاریخ کو سورج گرہن ہوگا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ کے دعویٰ مہدویّت کے بعد 1311ھ کے رمضان کی 13 تاریخ کو چاند گرہن ہوا اور اسی مہینہ کی اٹھائیس تاریخ میں سورج گرہن ہوا۔عیسوی لحاظ سے یہ 1894ء تھا۔(دراصل یہ نشان دو دفعہ ظاہر ہوا پہلے سال یعنی 1894ء میں مشرقی ممالک میں یہ ظاہر ہوا اور اگلے سال یعنی 1895ء میں مغربی ممالک امریکہ وغیرہ میں اس کا ظہور ہوا جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1889ء کو مہدویت کا دعویٰ کیا اور اس کے دو سال بعد 1891ء میں آپ نے کھلے طور پر مسیحیت کا دعوی کیا۔اسی سال آپ نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔)

دراصل یہ حدیث قرآن کریم کی آیات: فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَ خَسِفَ الْقَمَرُ وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ (القیامۃ:8تا11) کی تفسیر ہے اور اس کی تائید انجیل اور دوسرے بزرگوں کی تشریحات سے بھی ہوتی ہے۔(متی باب 24 آیت 30۔ **حجج الکرامہ** صفحہ 344)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس نشان کے ظہور کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:

’’جب سے نسلِ انسانی دنیا میں آئی ’’نشان‘‘ کے طور پر یہ خسوف و کسوف صرف میرے زمانہ میں میرے لئے واقع ہوا ہے اور مجھ سے پہلے کسی کو یہ اتفاق نصیب نہیں ہوا کہ ایک طرف تو اُس نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور دوسری طرف اُس کے دعویٰ کے بعد رمضان کے مہینہ میں مقرر کردہ تاریخوں میں خسوف کسوف بھی واقع ہوگیا ہو اور اُس نے اس خسوف وکسوف کو اپنے لئے نشان ٹھہرایا ہو۔...کسوف خسوف خواہ ہزاروں مرتبہ ہوا ہو اس سے بحث نہیں۔نشان کے طور پر ایک مدعی کے وقت (خاص معین تاریخوں میں) صرف ایک دفعہ ہوا ہے۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 329،330 حاشیہ)

محترم پروفیسر حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب سابق صدر شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد (آپ حافظِ قرآن تھے۔آپ کو قرآن کریم سے خاص تعلق تھا۔دنیاوی تعلیم بھی پی ایچ ڈی تھی اور اسٹرانومی میں انہوں نے بڑا نام پیدا کیا ہے لیکن سائنس کو ہمیشہ قرآن کے تابع رکھا ہے۔عثمانیہ یونیورسٹی سے انہوں نے فزکس میں ایم ایس سی کی پھر بعد میں انہوں نے امریکہ سے اسٹرانومی، ایسٹروفزکس میں پی ایچ ڈی کی۔ 1963ء میں Observatory University of Chicago USA سے انہوں نے پی ایچ ڈی کی۔آپ بڑی خصوصیات کے حامل تھے، علمی لحاظ سے ان کے قریباً پچاس مضامین اور ریسرچ پیپر بین الاقوامی رسالوں میں شائع ہوئے ہیں اور جن پر کئی ایوارڈز بھی ان کو ملے ہیں۔ چنانچہ ہندوستان کا مشہور ایوارڈ مگناد سہا (Megnanad Saha) ایوارڈ فارتھیوریٹیکل سائنس 1981ء میں آپ کو دیا گیا ہے۔اس کے علاوہ بے تحاشا ایوارڈ ان کو ملے ہیں۔ Lunar اور Solar Eclipses and Dynamic of galaxies آپ کے پسندیدہ مضمون تھے جن میں قرآن اور احادیث میں سورج چاند گرہن بطور صداقت حضرت مسیح موعود اور امام مہدی بیان ہوا ہے۔1994-95ء میں اس نشان پر صد سالہ پروگرام کے تحت کئی جماعتی رسائل میں آپ کے مضامین بھی شائع ہوئے۔مختلف یونیورسٹیز کے ریسرچ سکالر اور ریسرچ فیلو بھی تھے۔ یہ لمبی ایک فہرست ہے۔پھر Great minds of the 21st century, American biographical institute Raleigh U.S.A 2003 نے ان کو 2003ء میں ایوارڈ بھی دیا۔) نے مہدی دوران کی صداقت کی دو علامات یعنی کسوف وخسوف جن کا قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مذکورہ بالا میں ذکر ہے، کے موضوع پر اپنے ایک تحقیقی مقالہ میں اس کی تصریح کی ہے۔آپ لکھتے ہیں۔

مذہب اسلام میں مصلح آخر الزمان کے وقت میں سورج، چاند گرہن کے نشان کا ذکر بہت نمایاں طور پر پایا جاتا ہے۔قرآن مجید میں سورۃ القیامۃ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَ خَسَفَ الْقَمَرُ وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ (القیامۃ:8تا11) یعنی ’’پس جس وقت آنکھیں پتھرا جائیں گی اور چاند گرہن ہوگا اور سوج اور چاند اکٹھے کئے جائیں گے یعنی سورج کو بھی گرہن لگے گا تب اس روز انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟

اس آخری زمانہ میں ہونے والے گرہنوں کی تفصیل ہمیں ایک مشہور حدیث سے ملتی ہے۔چوتھی صدی ہجری میں حضرت علی بن عمر البغدادی الدارقطنی (306ھ/918ء تا 385ھ/995ء) بلند پایہ محدث گزرے ہیں۔وہ اپنی سنن دارقطنی میں حضرت امام باقر محمد بن علی رضی اللہ عنہ (جو حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے) کی روایت سے یہ حدیث درج فرماتے ہیں۔

اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا آیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ یَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَ تَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْہُ۔(سنن دارقطنی کتاب العیدین باب صفة صلٰوۃ الخسوف جلد اوّل صفحہ 188 مطبع انصاری دہلوی)

یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں وہ کبھی نہیں ہوئے (یعنی کبھی کسی دوسرے کے لئے نہیں ہوئے) جب سے کہ آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں کہ رمضان کے مہینہ میں اوّل رات کو گرہن لگے گا (یعنی گرہن کی راتوں میں سے اوّل رات کو) اور سورج کو درمیان میں گرہن لگے گا (یعنی گرہن کے دنوں میں سے درمیانے دن کو) اور یہ ایسے نشان ہیں کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کیا کبھی (کسی دوسرے مامور و مدعی کے لئے) نہیں ہوئے۔

گرہن کی تاریخوں کا ذکر نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب **حجج الکرامہ** میں لکھتے ہیں۔

’’گویم خسوف قمر نزد اہل نجوم متقابل شمس بر ہیئت مخصوص میشود در غیر تاریخ سیزدہم وچہاردہم و پانزدہم اتفاق می افتد و ہمچنیں کسوفِ شمس بر ہیئت بر شکل خاص در غیر تاریخ بست و ہفت وبست وہشت وبست ونہم میشود‘‘

(حجج الکرامہ صفحہ 344۔مطبوعہ مطبع شاہجہانی بھوپال)

یعنی مَیں کہتا ہوں کہ اہل نجوم کے نزدیک چاند گرہن سورج کے مقابل آنے سے ایک خاص حالت میں سوائے تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں اور اسی طرح سورج گرہن بھی خاص شکل میں سوائے ستائیسویں، اٹھائیسویں اورانتیسویں تاریخوں کے کبھی نہیں لگتا۔

پیشگوئی میں یہ بتایا گیا ہے کہ رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن اوّل رات میں ہوگا اور سورج گرہن درمیان میں۔لہٰذا چاند گرہن کے لئے تیرھویں رمضان اور سورج گرہن کے لئے اٹھائیسویں رمضان مقرر ہوئے۔

....

اس پیشگوئی کے سلسلہ میں متعدد اعتراضات کئے گئے

جو اعتراضات آپ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) پر کئے گئے ان میں یہ اعتراض بھی تھا کہ سورج گرہن چاند گرہن کے بارے میں جو پیشگوئی ہے وہ پوری نہیں ہوئی؟ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ نشان آسمانی دکھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق 1311ھ بمطابق 1894ء میں رمضان المبارک کی مقرر کردہ تاریخوں میں چاند اور سورج کو گرہن لگے۔ چاند گرہن رمضان المبارک کی ابتدائی تیرھویں رات 21/مارچ کو ہوا اور سورج گرہن 28 رمضان المبارک بروز جمعہ 6/اپریل کو۔1894ء کی جنتری کے علاوہ گرہن کا ذکر اخبار آزاد اور سیول اینڈ ملٹری گزٹ میں بھی ہوا۔پروفیسر T.R Von Oppolzir کی کتاب Canon of Eclipses میں B.C 1208 سے لے کر A.C.1261 کے گرہنوں کی انگریزی تاریخیں دی گئی ہیں۔اس کتاب سے بھی مذکورہ بالا تاریخوں کی تصدیق ملتی ہے۔یہ کتاب عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کے شعبہ ہیئت کی لائبریری میں موجود ہے۔1894ء کے Nautical Almanal London سے بھی تصدیق حاصل کی جاسکتی ہے۔

....

1311ھ/1894ء کے رمضان کے گرہنوں کی خصوصیات

اس نشان کے ظاہر ہونے کے بعد حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی کتاب نورالحق حصہ دوم تحریر فرمائی جس میں آپ نے تحریر فرمایا کہ ’’اس نشان سے ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی پوری ہوئی‘‘۔آپ نے اپنے الہام کی روشنی میں یہ بھی وضاحت فرمائی کہ حدیث شریف میں اَوَّلَ لَیْلَۃ کے جو الفاظ آئے ہیں اس سے مراد چاند گرہن کی پہلی رات یعنی 13/رمضان کی رات ہے اور فِی النِّصْف کے جو الفاظ آئے ہیں اس سے مراد سورج گرہن کا درمیانی دن یعنی 28/رمضان ہے۔چنانچہ گرہن انہیں تاریخوں میں ہوئے نیز آپ نے اپنی کتاب میں یہ ایمان افروز بات بھی بتائی کہ پیشگوئی کے اوّل اور نصف کے الفاظ دو طرح سے پورے ہوئے۔ایک تاریخوں کے لحاظ سے۔ دوسرے وقت کے لحاظ سے۔وقت کے لحاظ سے اس طرح پورے ہوئے کہ چاند گرہن قادیان میں اوّل رات یعنی رات کے شروع ہوتے ہی ہوگیا اور سورج گرہن قادیان میں دوپہر سے پہلے ہوا۔

Calcutta standard time کے مطابق ہندوستان میں چاند گرہن شام کو سات بجے اور ساڑھے نو بجے کے درمیان ہوا اور سورج گرہن دن کو 9 بجے اور 11 بجے کے درمیان۔

(الفضل 17/اگست 1973ء)

سورج گرہن کے نصف ہونے کے بارے میں آپ فرماتے ہیں۔

’’یہ قول کہ سورج گرہن اس کے نصف میں ہوگا اس سے یہ مراد ہے کہ سورج گرہن ایسے طور سے ظاہر ہوگا کہ ایّام کسوف کو نصفا نصف کردے گا اور کسوف کے دنوں میں سے دوسرے دن کے نصف سے تجاوز نہیں کرے گا کیونکہ وہی نصف کی حد ہے۔پس جیسا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کیا کہ گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات کو چاند گرہن ہو ایسا ہی یہ بھی مقدر کیا کہ سورج گرہن کے دنوں میں سے جو وقت نصف میں واقع ہے اُس میں گرہن ہو۔سو مطابق خبر واقع ہوا اور خدا تعالیٰ بجز ایسے پسندیدہ لوگوں کے جن کو وہ اصلاح خلق کے لئے بھیجتا ہے کسی کو اپنے غیب پر اطلاع نہیں دیتا۔پس شک نہیں کہ یہ حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جو خیر المرسلین ہے۔‘‘(نورالحق حصہ دوم۔روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 204،205 اردو ترجمہ)

ایک اور لطیف بات جس کا ذکر حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی کتاب نورالحق حصہ دوم میں فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ قرآن مجید نے چاند گرہن کے لئے تو **خسف** کا لفظ استعمال فرمایا ہے جو عام طور پر چاند گرہن کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن سورج گرہن کے لئے **کسف** کا لفظ استعمال نہیں فرمایا جو عام طور پر سورج گرہن کے لئے استعمال کیا جاتا ہے بلکہ سورج گرہن کے لئے جُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔اس پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

’’قرآن نے کسوف کو کسوف کے لفظ سے بیان نہیں کیا تا ایک امر زائد کی طرف اشارہ کرے کیونکہ سورج گرہن جو بعد چاند گرہن کے ہوا یہ ایک غیر معمولی اور نادرۃ الصور تھا اور اگر تو اس پر کوئی گواہی طلب کرتا ہے یا مشاہدہ کرنے والوں کو چاہتا ہے۔پس اس سورج گرہن کی صور غیبیہ اور اشکال عجیبیہ مشاہدہ کرچکا ہے پھر تجھے اس بارے میں وہ خبر کفایت کرتی ہے جو دو مشہور اور مقبول اخبار یعنی پانیر (Poiner) اور سیول ملٹری گزٹ میں لکھی گئی ہے اور وہ دونوں پرچے مارچ 1894ء میں شائع ہوئے ہیں۔‘‘

(نورالحق حصہ دوم۔جلد 8 صفحہ 214 اردو ترجمہ)

گرہنوں کے اقسام ہوتے ہیں۔بعض گرہن خفیف ہوتے ہیں اور بعض نمایاں ہوتے ہیں۔پروفیسر J.A. Mitchell نے اپنی کتاب Eclipses of The Sun Columbia university press, New York 5th edition 1951 Pages 53 میں سورج گرہن کے چار اقسام کا ذکر کیا ہے اور یہ چار اقسام یہ ہیں۔

1- Partial 2- Annular 3- Annular Total 4- Total

Partial گرہن میں سورج کا کچھ حصہ تاریک ہوتا ہے۔

Annular گرہن میں سورج کا درمیانی حصہ تاریک ہوتا ہے لیکن اطراف کا حصہ تاریک نہیں ہوتا۔

Total گرہن میں سورج تمام کا تمام تاریک ہوجاتا ہے۔

Annular Total جیسا کہ نام سے ظاہر ہے Annular اور Total کے درمیان کی قسم ہے۔ یہ تیسری قسم کا گرہن سب سے زیادہ نایاب ہے۔

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لنڈن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

پروفیسر Mitchell نے ماضی کے گرہنوں کا جائزہ لینے سے یہ استنباط کیا ہے کہ اوسطاً صدی میں 237 سورج گرہن ہوئے جن میں سے صرف دس اس قسم کے تھے۔ 28/رمضان المبارک 1311ھ میں گرہن اس تیسری قسم کا تھا اس لئے وہ عام سورج گرہن سے مختلف تھا۔ جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ذکر فرمایا ہے۔

یہ بات قابل توجہ ہے کہ چاند کو جب گرہن لگتا ہے تو زمین کے نصف کرّہ سے زیادہ حصہ سے دیکھا جاسکتا ہے لیکن سورج گرہن کم علاقہ سے دیکھا جاتا ہے۔ کئی دفعہ ایسے مقامات پر سورج گرہن ہوتا ہے جہاں سمندر ہوتا ہے یا آبادی کم ہوتی ہے۔ 1894ء کا سورج گرہن ایشیا کے کئی مقامات سے دیکھا جا سکتا تھا جس میں ہندوستان بھی شامل ہے۔ جہاں پیشگوئی کے مقصود سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے صحابہ نے اپنی آنکھوں سے اسے دیکھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس میں بھی حق کے طالبوں کے لئے نشان ہے کہ گرہن ہندوستان سے دیکھا جاسکتا تھا۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:

”اے بندگان خدا! فکر کرو اور سوچو کہ کیا تمہارے نزدیک جائز ہے کہ مہدی تو بلاد عرب اور شام میں پیدا ہو اور اس کا نشان ہمارے ملک میں ظاہر ہو اور تم جانتے ہو کہ حکمت الٰہیہ نشان کو اس کے اہل سے جدا نہیں کرتی۔ پس کیونکر ممکن ہے کہ مہدی تو مغرب میں ہو اور اس کا نشان مشرق میں ظاہر ہو اور تمہارے لئے اس قدر کافی ہے اگر تم طالب حق ہو۔“ (نور الحق حصہ دوم۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 215، 216 اردو ترجمہ)

پروفیسر Oppolzer کی کتاب Canon Eclipses میں صرف نمایاں سورج گرہنوں کے مقامات کو نقشہ کے ذریعہ دکھایا گیا ہے۔ 1894ء کے رمضان کا سورج گرہن چونکہ نمایاں قسم کا تھا اس لئے اس کے Track کو پروفیسر Oppolzer نے map سے بتایا ہے۔ اس کتاب کے Chart 148 میں اس سورج گرہن کے راستہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ 1894ء Nautical Almanal میں بھی اس سورج گرہن کے راستہ کو map سے بتایا گیا ہے۔ دونوں کتابوں میں دیکھا جاسکتا ہے کہ سورج گرہن کا راستہ ہندوستان میں سے گزرتا ہے۔

....

1312ھ/1895ء میں دوسری دفعہ رمضان میں گرہن

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ دو دفعہ رمضان میں گرہن ہوگا۔

”اِنَّ الشَّمْسَ تَنْکَسِفُ مَرَّتَیْنِ فِیْ رَمَضَانَ“

(مختصر تذکرہ قرطبی صفحہ 148)

چنانچہ اگلے سال 1895ء میں رمضان کے مہینہ میں گرہن ہوئے۔ یہ گرہن قادیان سے نظر نہیں آئے۔ انگلستان اور امریکہ کے بعض علاقوں سے نظر آسکتے تھے۔ چاند گرہن 11/مارچ 1895ء میں ہوا اور سورج گرہن 26/مارچ 1895ء کو ہوا۔ ان گرہنوں کے وقت بھی قادیان میں رمضان کی تاریخیں 13 اور 28 تھیں۔ مقام کے بدلنے سے تاریخیں بدل سکتی ہیں۔ اس دفعہ کا سورج گرہن نمایاں قسم کا نہیں تھا۔ لہٰذا پروفیسر Van Oppolzer نے اپنی کتاب میں اس کے لئے map نہیں دیا ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں جو 1907ء میں شائع ہوئی ان گرہنوں کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

”جیسا کہ ایک اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے یہ گرہن دو مرتبہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے۔ اوّل اِس ملک میں دوسرے امریکہ میں اور دونوں مرتبہ انہیں تاریخوں میں ہوا ہے جن کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے اور چونکہ اس گرہن کے وقت مہدی معہود ہونے کا مدعی کوئی زمین پر بجز میرے نہیں تھا اور نہ کسی نے میری طرح اس گرہن کو اپنی مہدویّت کا نشان قرار دے کر صدہا اشتہار اور رسالے اردو اور فارسی اور عربی میں دنیا میں شائع کئے۔ اس لئے یہ نشانِ آسمانی میرے لئے متعیّن ہوا۔ دوسری اس پر دلیل یہ ہے کہ بارہ برس پہلے اس نشان کے ظہور سے خدا تعالیٰ نے اِس نشان کے بارہ میں خبر دی تھی کہ ایسا نشان ظہور میں آئے گا اور وہ خبر براہین احمدیہ میں درج ہو کر قبل اس کے کہ جو یہ نشان ظاہر ہو لاکھوں آدمیوں میں مشہور ہو چکی تھی۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی جلد 22 صفحہ 202)

مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ کی تشریح

حدیث شریف میں مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ کے جو الفاظ آتے ہیں اس کی تشریح مناسب معلوم ہوتی ہے۔ بعض لوگ غلط فہمی سے یہ سمجھتے ہیں کہ 1894ء سے پہلے رمضان کے مہینے میں 13 اور 28 تاریخوں میں گرہن کبھی نہیں ہوئے تھے۔ یہ تصور واقعات کے خلاف ہے۔ خاکسار نے جو تحقیق اپنے دوست Dr. Goswemi Mohar Ballebl کے ساتھ کی ہے اس سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ کم و بیش ہر 22 سال میں ایک سال یا مسلسل دو سال ایسے آتے ہیں جبکہ چاند اور سورج دونوں کو رمضان کے مہینے میں گرہن لگتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ایک ہی مقام سے دونوں گرہن نظر آئیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیں ریویو آف ریلیجنز جون 1992ء۔ کسی معین جگہ سے معین تاریخوں میں دونوں گرہنوں کا نظر آنا اس واقعہ کو کافی نایاب بنا دیتا ہے۔ ایسا صدیوں میں ایک دفعہ ہوتا ہے۔ ہماری تحقیق کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے لے کر اب تک 109 دفعہ سورج گرہن اور چاند گرہن دونوں رمضان کے مہینہ میں ہوئے ہیں لیکن ان میں سے صرف 2 یا 3 دفعہ ہی ایسا ہوا کہ 13/رمضان اور 28/رمضان کو یہ گرہن قادیان سے نظر آسکتے تھے۔ مزید ایمان افروز بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سے لے کر اب تک صرف 1894ء (1311ھ) ہی ایک ایسا سال تھا جب کہ نہ صرف 13 اور 28/رمضان کو قادیان پر گرہن ہوئے بلکہ اَوَّلَ لَیْلَۃٍ کی پیشگوئی کے الفاظ اس طرح بھی پورے ہوئے کہ چاند گرہن قادیان میں رات کے شروع ہوتے ہی ہوگیا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ کے الفاظ سے یہ مراد نہیں ہے کہ ان تاریخوں میں گرہن پہلے کبھی نہیں ہوئے تھے بلکہ یہ مراد ہے کہ ایسے نشان کبھی کسی مدعی کے لئے ظاہر نہیں ہوئے تھے۔ لہٰذا مدعی کا موجود ہونا ضروری ہے۔ دارقطنی کے الفاظ اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ میں لام افادیت کا ہے جس سے ظاہر ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام ان دونوں نشانوں سے فائدہ اٹھائیں گے۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

”ہمیں اس بات سے بحث نہیں کہ ان تاریخوں میں کسوف خسوف رمضان کے مہینہ میں ابتدائے دنیا سے آج تک کتنی مرتبہ واقع ہوا ہے؟ ہمارا مدعا صرف اس قدر ہے کہ جب سے نسل انسان دنیا میں آئی ہے نشان کے طور پر یہ خسوف و کسوف صرف میرے زمانہ میں میرے لئے واقع ہوا ہے اور مجھ سے پہلے کسی کو یہ اتفاق نصیب نہیں ہوا کہ ایک طرف تو اس نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور دوسری طرف اس کے دعویٰ کے بعد رمضان کے مہینہ میں مقرر کردہ تاریخوں میں خسوف کسوف بھی واقع ہو گیا ہو اور اس نے اس کسوف خسوف کو اپنے لئے ایک نشان ٹھہرایا ہو اور دارقطنی کی حدیث میں یہ تو کہیں نہیں ہے کہ پہلے کبھی کسوف خسوف نہیں ہوا۔ ہاں یہ تصریح سے الفاظ موجود ہیں کہ نشان کے طور پر یہ پہلے کسوف و خسوف نہیں ہوا کیونکہ لَمْ تَکُوْنَا کا لفظ مؤنث کے صیغہ کے ساتھ دارقطنی میں ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ ایسا نشان کبھی ظہور میں نہیں آیا اور اگر یہ مطلب ہوا کہ کسوف خسوف پہلے کبھی ظہور میں نہیں آیا تو لَمْ یَکُوْنَا مذکر کے صیغہ سے چاہیے تھا نہ کہ لَمْ تَکُوْنَا کہ جو مؤنث کا صیغہ ہے جس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد اٰیَتَیْن ہے یعنی دو نشان کیونکہ یہ مؤنث کا صیغہ ہے۔ پس جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ پہلے بھی کئی دفعہ خسوف کسوف ہو چکا ہے اُس کے ذمہ یہ بارِ ثبوت ہے کہ وہ ایسے مدعی مہدویت کا پتہ دے جس نے اس کسوف خسوف کو اپنے لئے نشان ٹھہرایا ہو اور یہ ثبوت یقینی اور قطعی چاہیے اور یہ صرف اسی صورت میں ہوگا کہ ایسے مدعی کی کوئی کتاب پیش کی جائے جس نے مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور نیز یہ لکھا ہو کہ خسوف کسوف جو رمضان میں دارقطنی کی مقرر کردہ تاریخوں کے موافق ہوا ہے وہ میری سچائی کا نشان ہے۔

غرض صرف خسوف کسوف خواہ ہزاروں مرتبہ ہوا ہو اس سے بحث نہیں۔ نشان کے طور پر ایک مدعی کے وقت صرف ایک دفعہ ہوا ہے اور حدیث نے ایک مدعی مہدویت کے وقت میں اپنے مضمون کا وقوع ظاہر کر کے اپنی صحت اور سچائی کو ثابت کر دیا۔“

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 329، 330 حاشیہ)

نیز حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

”درحقیقت آدم سے لے کر اس وقت تک کبھی اس قسم کی پیشگوئی کسی نے نہیں کی اور یہ پیشگوئی چار پہلو رکھتی ہے۔

1۔ یعنی چاند کا گرہن اس کی متعلقہ راتوں میں سے پہلی رات میں ہونا۔

2۔ سورج کا گرہن اس کے مقررہ دنوں میں سے بیچ کے دن میں ہونا۔

3۔ تیسرے یہ کہ رمضان کا مہینہ ہونا۔

4۔ چوتھے مدعی کا موجود ہونا جس کی تکذیب کی گئی ہو۔

پس اگر اس پیشگوئی کی عظمت کا انکار ہے تو دنیا کی تاریخ میں سے اس کی نظیر پیش کرو اور جب تک نظیر نہ مل سکے تب تک یہ پیشگوئی ان تمام پیشگوئیوں سے اوّل درجہ پر ہے جن کی نسبت آیت فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا کا مضمون صادق آسکتا ہے کیونکہ اِس میں بیان کیا گیا ہے کہ آدم سے آخیر تک اس کی نظیر نہیں“۔

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 136)

چاند گرہن، سورج گرہن کے نشان ایسے نشان ہیں جو کسی انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جس نے سورج اور چاند اور زمین کو پیدا کیا ہے بکلّی اس کے اختیار میں ہے جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو الہام ہوئے کہ قُلْ عِنْدِیْ شَھَادَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِیْ شَھَادَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ یعنی ان کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اُس کو مانو گے یا نہیں؟ پھر ان کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اس کو قبول کرو گے یا نہیں؟

اس نشان کے کئی ایمان افروز پہلو ہیں۔ مختلف مذاہب کی کتابوں میں ان نشانوں کا ذکر پایا جانا، قرآن مجید میں ان کا نمایاں طور پر ذکر ہونا۔ حدیث شریف میں پیشگوئی کی تفصیل پائی جانا اور یہ بتایا جانا کہ ایسا نشان کسی اور مامور کے لئے کبھی ظاہر نہیں ہوا۔

حضرت محمد بن علی امام باقر جو آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں کا حدیث کے راوی ہونا۔ بزرگانِ دین کا ان نشانوں کا ذکر کرنا۔ شیعہ اور سنی دونوں فرقوں کی کتابوں میں اس پیشگوئی کا پایا جانا۔ ان گرہنوں کا ٹھیک دعویٰ مہدویت کے بعد انتہائی مخالفت کے وقت میں وقوع ہونا۔ ان گرہنوں کا بڑی باریکیوں کے ساتھ پیشگوئی کے شرائط کو حرف بحرف پورا کرنا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بڑی تحدی کے ساتھ ان گرہنوں کا اپنے دعویٰ کی تائید میں پیش کرنا۔ آپ کا یہ فرمانا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ یہ نشانات میرے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ اعلان کرنا کہ یہ نشانات میری تصدیق کے لئے ہیں۔ یہ ایسے امور ہیں جو ہر متلاشی حق کو سچائی کو قبول کرنے کی پُرزور دعوت دیتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَآءَ الْمَسِیْحُ جَآءَ الْمَسِیْحُ
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

یعنی سنو! آسمان سے آواز آرہی ہے کہ مسیح آگیا مسیح آگیا

نیز فرماتے ہیں:

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

نیز فرماتے ہیں:

آسمان میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

نیز فرماتے ہیں:

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

....

(ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب کے مضمون سے اقتباسات۔ مصباح مئی 1994ء صفحہ 32 تا 52 سے دیئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا اس عنوان پر مضمون خالد اگست 1994ء اور ریویو آف ریلیجنز انگلش ستمبر 1994ء میں بھی شائع ہوا تھا۔ (ناشر)

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

عہد خلافت ثانیہ کی عظیم الشان ترقیات پر ایک نظر

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 23)

قسط نمبر 5۔ آخر

1947ء

حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے سکھوں کو بھی پاکستان کی حمایت کی اپیل۔

باؤنڈری کمیشن کے سامنے پاکستان کے کیس کو مضبوط کرنے کے لئے مسلم لیگ کی درخواست پر جماعت احمدیہ کی اپیل اور گورداسپور کو پاکستان میں شامل کرنے کی بھرپور جدوجہد۔

ہالینڈ اور ملائشیا مشنوں کا قیام۔

قادیان میں پراونشل ایجوکیشنل ایسوسی ایشن کانفرنس کا انعقاد۔

مشہور ریاضی دان ڈاکٹر ہارڈل ایف آر ایس اور جرمن فلاسفر ڈاکٹر آر برونا زکی قادیان آمد۔

ہجرت کا ابتلا، قادیان پر سکھوں کا حملہ اور متعدد احمدیوں کی شہادت۔ سکھوں کے مظالم سے تنگ آ کر مسلمانوں کا قادیان میں اجتماع۔ بھارتی پولیس کے ایما پر بعض احمدی احباب کی گرفتاری۔ احمدیوں کی بخیریت پاکستان میں آمد۔ 313 درویش مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لئے مولانا عبدالرحمن صاحب جٹ کی زیر امارت وہیں مقیم رہے۔

عارضی مرکز کا لاہور میں قیام۔ مختلف مقامات پر ذیلی اداروں (سکول، جامعہ، کالج وغیرہ) کا اجراء۔

لاہور سے الفضل کا اجراء۔

آزاد کشمیر حکومت کی بنیاد رکھی گئی۔ پہلے صدر غلام نبی گلکار صاحب انور بنے۔ جو احمدی تھے۔

مشرقی پنجاب کے وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ سے اس علاقہ میں مسلمانوں کی حفاظت کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے وفد کی ملاقات۔

شاہ انگلستان، شہزادی الزبتھ، ولی عہد مراکش اور دیگر اہم شخصیات کو تبلیغِ اسلام۔

اس سال متعدد بزرگانِ سلسلہ مثلاً حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب، حضرت صوفی غلام محمد صاحب آف ماریشس اور حضرت مولانا شیر علی صاحب نے وفات پائی۔

لاء کالج لاہور میں حضرت خلیفۃ المسیح نے پاکستان کے استحکام کے متعلق تقاریر کا سلسلہ شروع فرمایا۔

پاکستان میں جماعت کا پہلا جلسہ سالانہ لاہور میں منعقد ہوا۔

1948ء

اُردن میں احمدیہ مشن کا قیام۔

کشمیر میں افواج پاکستان کی امداد کیلئے فرقان بٹالین کا قیام اور خدمات کا آغاز۔

حضور نے 20 ستمبر کو نئے مرکز ربوہ کا افتتاح فرمایا۔ ربوہ میں ممتاز صحافیوں کی آمد۔

اہل سیالکوٹ پر حجت، حضور کا مقالہ ”احمدیت کا پیغام“ جلسہ عام میں پڑھا گیا۔

مرکزی تعلیم القرآن کلاس کا احمد نگر میں انعقاد۔

شاہ عبداللہ والئ شرق اردن کو تبلیغ۔ حضور نے شاہ کے نام خصوصی پیغام ارسال فرمایا۔

دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی کی اشاعت۔

حضور کا سفر کوئٹہ، مخالفین کی شورش، ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب کی شہادت۔

فرانس میں جماعت احمدیہ کو پہلا پبلک جلسہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

ربوہ میں پہلی عارضی عمارت کی بنیاد رکھی گئی۔

1949ء

جرمن مشن کا قیام۔

ربوہ کا نقشہ تیار کیا گیا۔

مسقط میں تبلیغی مشن کا آغاز۔

حضور فرقان فورس کے مجاہدوں کا جائزہ لینے کیلئے محاذِ کشمیر پر تشریف لے گئے۔

گلاسگو مشن کا قیام۔

ربوہ میں پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

فرانس میں پہلی سعید روح احمدیت میں شامل ہوئی۔

جماعت احمدیہ نائیجیریا کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

لبنان میں احمدیہ مشن کا قیام۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مستقل رہائش کے لئے ربوہ تشریف لائے۔

حضور نے مسجد مبارک کا سنگ بنیاد نصب فرمایا۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ربوہ میں پہلا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ حضور نے صدر مجلس کی حیثیت سے مجلس خدام الاحمدیہ کی براہ راست نگرانی شروع فرمائی۔

فری ٹاؤن مشن مغربی افریقہ کا قیام۔

ربوہ میں ڈاکخانہ کا اجرا۔

تعلیم الاسلام سکول گھٹیالیاں کی ہائی سکول کے درجہ تک ترقی۔

کمپنی باغ سرگودھا میں حضور کا اہل سرگودھا سے خطاب۔

ربوہ میں جامعۃ المبشرین کا قیام۔

سلسلہ احمدیہ کے ممتاز خادم حضرت نواب محمد الدین صاحب کا انتقال۔

1950ء

بیرون پاکستان جماعت کا پہلا کالج گولڈ کوسٹ میں جاری ہوا۔

حضور رضی اللہ عنہ کی تصنیف ”اسلام اور ملکیتِ زمین“ شائع ہوئی۔

حضور نے تحریک جدید کے مختلف شعبوں کے لئے مفصل دستور العمل تجویز فرمایا۔

ربوہ باقاعدہ ریلوے اسٹیشن بن گیا۔

بورنیو مشن کی طرف سے احمدیت اور اسلام پر مشتمل لٹریچر کی اشاعت۔

امریکن مشن کا ہیڈ کوارٹر واشنگٹن منتقل ہوا۔ مسجد واشنگٹن کا قیام۔

اہم مرکزی عمارات، دفاتر صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، تعلیم الاسلام ہائی سکول، دفتر لجنہ اماء اللہ اور قصر خلافت کا حضور نے سنگ بنیاد نصب فرمایا۔

گلاسگو مشن سے ماہوار رسالہ ”The Muslim Herald“ جاری ہوا۔

سٹیٹ بنک کے گورنر ڈاکٹر زاہد حسین کی ربوہ میں آمد ہوئی۔

تعلیم الاسلام کالج لاہور کی پہلی کانووکیشن اور حضور کا پُراثر خطاب۔

سیلاب زدگان کی جماعت احمدیہ کی طرف سے امداد۔

فرقان بٹالین کی کشمیر سے کامیاب مراجعت۔

احرار کی اشتعال انگیزی کی وجہ سے متعدد احمدی پاکستان کے مختلف مقامات پر شہید ہوئے۔

حضور نے حیدرآباد کے تھیوسافیکل ہال میں ”اسلام اور کمیونزم“ کے موضوع پر لیکچر دیا۔

حضور کا سفر بھیرہ اور اہل بھیرہ سے خطاب۔

1951ء

عراق کی طرف سے مؤتمر عالمِ اسلامی کے نمائندہ عبدالوہاب عسکری ربوہ آئے۔

چرچ آف انگلینڈ کے سربراہ اعلیٰ (آرچ بشپ آف کنٹربری) ڈاکٹر فِشر کو سیرالیون مشن کی طرف سے مقابلہ کی دعوت دی گئی۔

حضور نے مسجد مبارک ربوہ میں پہلا خطبہ ارشاد فرما کر افتتاح کیا۔

جامعہ نصرت گرلز کالج کا ربوہ میں حضور نے افتتاح فرمایا۔

سیلون میں باقاعدہ مشن کا اجرا۔ حلب میں نئے مشن کا قیام۔

ٹرینیڈاڈ میں احمدیہ مشن قائم ہوا۔

ڈچ ترجمہ قرآن پر نظر ثانی۔

ربوہ میں تارگھر کا قیام۔

سمندری لائل پور (حال فیصل آباد) میں جماعت احمدیہ کی مسجد کو احراریوں نے نذر آتش کر دیا۔

1952ء

حضور نے افتاء کمیٹی کا احیاء کیا۔ یہ پہلے 1943ء میں قائم ہوئی تھی۔

دفاتر مجلس خدام الاحمدیہ کا سنگ بنیاد حضور نے نصب فرمایا۔

حضرت امّاں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کا انتقال پُرملال۔

خلافت لائبریری کا قیام عمل میں آیا جو قصرِ خلافت کے ساتھ ایک پختہ عمارت میں قائم کی گئی۔

برما مشن کا تحریک جدید کی طرف سے احیاء اور استحکام۔

خدام الاحمدیہ کے ترجمان ”خالد“ کا ربوہ سے اجرا۔

صدر انڈونیشیا اور صدر لائبیریا کو انگریزی ترجمہ قرآن کریم کا تحفہ اور تبلیغِ اسلام۔

جماعت ہائے احمدیہ نے یوم مراکش اور تیونس منایا جس میں ان اسلامی ممالک کی آزادی کا مطالبہ کیا گیا۔

علامہ محمد بشیر الجزائری نمائندہ احتفال العلماء کی ربوہ آمد۔

یونیورسٹیوں کے متعدد امتحانات میں احمدی طلباء اوّل رہے۔ حضور کا اظہار خوشنودی۔

1953ء

اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے لئے ربوہ میں الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کا قیام عمل میں آیا۔

احرار کی اینٹی احمدیہ تحریک کے دوران حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو گرفتار کر لیا گیا۔

جماعت احمدیہ کے خلاف ملک دشمن عناصر کی شدید فتنہ انگیزی، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بابرکت راہنمائی اور دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعت کی معجزانہ حفاظت کا سامان۔

حضور رضی اللہ عنہ نے صدر انجمن احمدیہ کراچی کے قیام کا اعلان فرمایا۔

دی اورینٹیل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کمپنی کا قیام عمل میں آیا۔

حضور نے ”فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ“ ربوہ کا افتتاح فرمایا۔

حضور نے مولوی دوست محمد شاہد صاحب کو ”تاریخ احمدیت“ لکھنے کا ارشاد فرمایا۔

فسادات پنجاب کے تحقیقاتی کمیشن کا قیام (ستمبر 1953ء)۔

قرآن کریم کے جرمن اور سواحیلی زبانوں میں تراجم کی اشاعت ہوئی۔

الفضل کی ایک سال کے لئے جبری بندش اور کراچی سے روزنامہ المصلح کا اجرا۔

جامعہ نصرت ربوہ میں ڈگری کلاسز کا اجرا۔

حضور نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور اس کے ہوسٹل کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اور کالج کی بنیاد میں دار المسیح قادیان کی اینٹ نصب فرمائی۔

حضور نے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید انجمن احمدیہ کے نئے دفاتر کا افتتاح فرمایا۔

اسی سال برما میں احمدیہ مشن قائم ہوا۔

1954ء

حضرت مصلح موعود کی طرف سے جماعت کے ایک وفد نے گورنر جنرل پاکستان غلام محمد صاحب کو ولندیزی ترجمہ قرآن کا تحفہ پیش کیا۔

حضور نے دار الذکر لاہور کا سنگِ بنیاد رکھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا مسجد مبارک میں قاتلانہ حملہ سے شدید زخمی ہونا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت اور معجزانہ شفایابی۔

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں جماعت احمدیہ کی بطور فریق شرکت اور ملک کے اخبارات کے ذریعہ سے وسیع تبلیغ۔

سیرالیون سے اسلامی اخبار ’افریقن کریسنٹ‘ کا اجرا۔

ہالینڈ مشن کی طرف سے جریدہ ”الاسلام“ کا اجرا۔

جڈونگ انڈونیشیا میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں شریک ہونے والے 29 وزرائے اعظم کو اسلامی لٹریچر کی پیشکش۔

مسجد احمدیہ سالٹ پانڈ کا افتتاح گولڈ کوسٹ کے وزیر اعظم نکرومہ نے کیا۔

اخبار الفضل ربوہ سے شائع ہونا شروع ہوا۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب عالمی عدالت کے صدر منتخب ہوئے۔

قرآن کریم کے ڈچ ترجمہ کی اشاعت۔

ضیاء الاسلام پریس کا ربوہ میں قیام۔

حضور نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا صدر مقرر فرمایا۔

تعلیم الاسلام کالج لاہور سے ربوہ منتقل ہوا۔ حضور نے نئی عمارت کا افتتاح فرمایا۔

سیلاب زدگان کی آمد۔ حضور نے بنفس نفیس لاہور کے متاثرہ علاقوں کا دورہ فرما کر خدام اور جماعت کے کارکنوں کو ہدایات دیں۔

جاپان میں منعقد ہونے والی مذاہب عالم کانفرنس میں جماعت احمدیہ کے مبلغ نے اسلام کی نمائندگی کی۔

ہالینڈ کے وزیر اعظم، وزیر تعلیم، جرمنی کے صدر، انڈونیشیا کے صدر، پاکستان کے گورنر جنرل اور دیگر شخصیات کو جرمن ترجمہ قرآن مجید کی پیشکش۔

1955ء

حضور نے حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ کی تصنیف

"حقیقۃ الوحی" کے اصل قلمی مسودہ کے آٹھ صفحات بطور تبرک جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا کو بھجوائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے دوسری مرتبہ یورپ کا سفر اختیار فرمایا۔ حضور کی صدارت میں لندن میں مبلغین یورپ کی کانفرنس، تبلیغ کے متعلق اہم فیصلے۔ متعدد یورپین احباب نے حضور کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا۔ جرمنی کے ایک بہت بڑے مستشرق Kamaour نے حضور کے ہاتھ پر احمدیت قبول کی۔ حضور نے ان کا نام زبیر رکھا۔

لندن میں مربیان کی عالمی کانفرنس حضور کی زیر صدارت شروع ہوئی۔

مالٹا کے ایک انجینئر نے حضور کی بیعت کر کے مالٹا میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

حضور رضی اللہ عنہ نے لندن میں ڈسمنڈ شا سے ملاقات فرمائی۔

کالی متن مشن (انڈونیشیا) کا قیام۔

حضرت اماں جی سیدہ صغریٰ بیگم صاحبہ (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول) کا انتقال پُرملال۔

سیلاب زدگان کی امداد (صدر انجمن احمدیہ نے بھی پندرہ ہزار روپیہ ریلیف فنڈ میں دیا)۔

ربوہ میں تعلیم الاسلام کالج کی پہلی کانووکیشن۔ وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کی آمد۔

مسجد ہیگ (ہالینڈ) کی بنیاد، تعمیر اور افتتاح۔

اسی سال سوئٹزرلینڈ میں تحریک جدید کے تحت مشن قائم ہوا۔

1956ء

برما میں ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی لاگت سے مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر۔

لائبیریا اور فلپائن میں تبلیغی مراکز کا قیام۔

سپین میں تبلیغ اسلام پر حکومت سپین کی پابندی کے خلاف اکناف عالم میں پھیلی ہوئی احمدی جماعتوں کی طرف سے شدید احتجاج اور اس ظالمانہ حکم کی واپسی۔

حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ کا موجودہ عہد نامہ تجویز فرمایا۔

دفتر انصار اللہ مرکزیہ اور فضل عمر ہسپتال کا سنگ بنیاد حضور نے نصب فرمایا۔

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد اور صاحبزادہ میاں عبدالسلام صاحب عمر (فرزند حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل) کا انتقال۔

فتنہ منافقین کا سدباب۔ افراد جماعت کی طرف سے خلافت سے وابستگی کے عہد کی تجدید۔

1957ء

سیلون کے طلباء کے وفد کی ربوہ میں آمد۔

سفیر انڈونیشیا متعینہ پاکستان کا دورہ ربوہ۔

مسجد احمدیہ دارالسلام (تنزانیہ) کا افتتاح۔

مسجد ہمبرگ (جرمنی) کا افتتاح۔

تفسیر صغیر کی اشاعت۔

ادارۃ المصنفین کا ربوہ میں قیام۔

مشرقی افریقہ مشن کی طرف سے ایسٹ افریقن ٹائمز کا اجراء۔

جرمنی کے چانسلر، ڈچز آف کینٹ، لائبیریا کے وزیر دفاع اور شام کے صدر کو ترجمہ قرآن کریم اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش۔

سکنڈے نیویا میں مشن کا قیام۔

فلپائن میں احمدیت کی اشاعت ہوئی۔

ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا ربوہ سے اجراء۔

جامعۃ المبشرین کو جامعہ احمدیہ میں مدغم کر دیا گیا۔

یوگنڈا میں مسجد احمدیہ جنجہ اور مسجد احمدیہ کمپالا کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

انتخاب خلافت کے متعلق ایک ضروری ریزولیشن کی منظوری۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب، حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کا انتقال پُرملال۔

27 دسمبر کو حضور رضی اللہ عنہ نے وقف جدید کی تحریک کا اعلان کیا۔

1958ء

فضل عمر ہسپتال ربوہ کا افتتاح۔

حضرت مریم صدیقہ صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی صدارت سنبھالی۔

مسجد نور فرینکفرٹ (جرمنی) کا افتتاح ہوا۔

سیرالیون میں مختلف مقامات پر تین مساجد کی تعمیر۔

حضور کی طرف سے تحریک "وقف جدید" کا آغاز۔

سیرالیون میں 'نذیر احمدیہ پرنٹنگ پریس' کا اجراء۔

رومن کیتھولک فرقے کے نئے پوپ جان پال کو تبلیغ اسلام۔

سعودی عرب کے شہزادہ فواد الفیصل اور ہالینڈ کی ولی عہد شہزادی Beatrix کو ترجمہ قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کا تحفہ۔

ربوہ میں مشہور روسی سائنسدان Dr. Leonid Sedov، برطانوی سائنسدان Dr. Benneth اور اطالوی پروفیسر بارطولینی کی آمد۔

حضرت سیدہ اُمّ ناصر محمودہ بیگم صاحبہ زوجہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور جماعت کے مشہور مناظر مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کا انتقال۔

1959ء

تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین کی فہرست شائع ہوئی۔

سورابایا چری بون (انڈونیشیا)، فرینکفورٹ (جرمنی) اور سیرالیون میں عظیم الشان مساجد کی تعمیر۔

جنجہ (یوگنڈا) میں مسجد احمدیہ اور مشن ہاؤس کی تعمیر۔

قرآن مجید کے جرمن ترجمہ کے دوسرے ایڈیشن کی اشاعت۔

جامعہ احمدیہ سے عربی جریدہ "البشریٰ" کا اجراء۔

سکنڈے نیویا مشن سے ایک تبلیغی جریدہ کا اجراء۔

انڈونیشین زبان میں ترجمہ قرآن کی تکمیل۔

فضل عمر ہسپتال کی یادگاری مسجد کی تعمیر۔

نائیجیریا کے گورنر جنرل سر جیمز رابرٹس، بھارتی لیڈر اچاریہ ونوبھاوے اور تبت کے مذہبی جلاوطن راہنما دلائی لامہ کو تبلیغ اسلام۔ ترجمہ قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش۔

ربوہ میں مشہور مصری صحافی السید محمد عودہ کی آمد۔

افریقہ کے نو آزاد ممالک کے ستر راہنماؤں کو اسلامی لٹریچر کا تحفہ۔

1960ء

فیجی زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کا آغاز۔

برٹش گی آنا میں اصلاحی مشن کا آغاز۔

پندرہ روزہ "مسلم ٹارچ لائٹ" کا برٹش گی آنا سے اجراء۔

اکرا (Accra) گھانا میں مشن ہاؤس کی نئی عمارت کی تعمیر۔

مسجد احمدیہ Atum اور مسجد احمدیہ Wa (افریقہ) کا افتتاح۔

رنگون میں مشن ہاؤس اور مسجد کی تعمیر۔

جامعہ نصرت ربوہ میں ڈگری کلاسز کا اجراء۔

امریکہ کے صدر آئزن ہاور، ہمرشولڈ (سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ)، شاہ حسین (والیٔ اردن)، آسٹریا کے صدر راڈلف شیرف، کانگو کے وزیر اعظم پڑک لومبا اور دیگر اہم شخصیات کو قرآن مجید کا تحفہ۔

چیف جسٹس ایم۔ آر کیانی، سردار دیوان سنگھ مفتون (ایڈیٹر ریاست) کی ربوہ میں آمد۔

1961ء

نگران بورڈ کا قیام۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے اس کے پہلے صدر مقرر ہوئے۔

(اس کی تفصیل تاریخ احمدیت جلد 21 کے صفحات 151 اور 152، اور 157 تا 160 میں بیان ہو چکی ہے۔)

آئیوری کوسٹ میں احمدیہ مشن کا اجراء۔

ماریشس مشن کی طرف سے پندرہ روزہ فرانسیسی جریدہ Le Message کا اجراء۔

سیرالیون کے قبیلہ کرانکو کے 1300 افراد نے ایک ہی دن میں احمدیت قبول کی۔

گھانا میں احمدیہ مشن نے حکومت سے تعلیمی اداروں میں مسلمان بچوں کو عیسائیت کی تعلیم نہ دینے کے احکام جاری کروائے۔

ڈینش ترجمہ قرآن کریم کے حصہ اول کی اشاعت

کیکامبا (Kikamba) اور لوہیا (Luhya) زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی تکمیل۔

شہنشاہ حبشہ، صدر لائبیریا، صدر صومالیہ اور صدر برطانیہ کی خدمت میں ترجمہ قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا گیا۔

نیروبی (کینیا) میں شیخ مبارک احمد صاحب کی طرف سے ڈاکٹر بلی گراہم کو روحانی مقابلہ کا چیلنج۔

جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کا افتتاح۔

گھٹیالیاں سیالکوٹ میں تعلیم الاسلام کالج کا اجراء۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کا انتقال پُرملال۔

1962ء

رشتہ ناطہ کمیشن کا قیام۔

یتامیٰ مساکین کے لئے اقامۃ النصرت کا قیام۔

نائیجیریا میں مسلمان طلباء کی دینی تربیت کے لئے ریلیجس ٹریننگ سنٹر کا اجراء۔

ماریشس میں فضل عمر سیکنڈری کالج کا اجراء۔

جرمن مستشرق Kurt Frischler کی دلآزار کتاب 'عائشہ' کے خلاف سیرالیون مشن کی طرف سے بھرپور احتجاج (حکومت کی طرف سے کتاب کی اشاعت پر پابندی)۔

ربوہ میں بی کلاس ریلوے اسٹیشن کی تکمیل۔

ربوہ ریلوے اسٹیشن پر صدر ایوب کا استقبال۔

جماعتی تاریخی میوزیم کمیٹی کا قیام۔

مسجد محمود زیورک کا سنگ بنیاد از دست مبارک حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔

مسجد نور راولپنڈی کی تکمیل، مسجد احمدیہ کلکتہ کی تعمیر کا آغاز۔

مشرقی پاکستان میں مجالس خدام الاحمدیہ کا پہلا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔

تعلیم الاسلام کالج میں ایم۔ اے عربی کلاسز کا اجراء۔

نصرت گرلز سکول کی نئی عمارت کی تعمیر۔

خدام الاحمدیہ کے مرکزی ہال کا سنگ بنیاد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے رکھا۔

ربوہ میں آل پاکستان فضل عمر بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کا آغاز۔

تھائی لینڈ کے بادشاہ اور ملکہ الزبتھ کو تبلیغ اسلام اور ترجمہ قرآن کریم اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش۔

دفتر وقف جدید کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد اور تعمیر۔

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اور حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب نے انتقال فرمایا۔

1963ء

"سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے خلاف شدید احتجاج۔

کتاب کی بحالی اور وسیع اشاعت۔

صدر مملکت کے ریلیف فنڈ میں صدر انجمن احمدیہ کا چھ ہزار کا عطیہ۔

مینڈے زبان میں ترجمہ قرآن کریم کی اشاعت۔

بہشتی مقبرہ قادیان کی چار دیواری، تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے بشیر ہال اور تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کے ہوسٹل کی تکمیل۔

سیرالیون میں اسلامک بک ڈپو کا اجراء۔

دی ڈیوک آف ایڈنبرا، شاہ کمبوڈیا کو تبلیغ اسلام، اسلامی لٹریچر اور قرآن مجید کی پیشکش۔

محترم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب جنرل اسمبلی کے صدر منتخب ہوئے۔

وزیر تعلیم مغربی پاکستان کی ربوہ میں آمد۔

کراچی میں تعلیم الاسلام سیکنڈری سکول کا اجراء۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرزند ارجمند حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت سیدہ عزیزہ بیگم اُمّ وسیم صاحبہ زوجہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا انتقال پُرملال۔

1964ء

دفتر وقف جدید کی نئی عمارت کا افتتاح۔

جزائر فجی میں مشن ہاؤس کی تعمیر۔

قمر الانبیاء فنڈ کا اجراء۔

شمالی بورنیو میں سربرآوردہ اصحاب کو تبلیغ اسلام۔ قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش۔

خلافت ثانیہ کے پہلے پچاس سال پورے ہونے پر اظہار مسرت، اکناف عالم میں پھیلے ہوئے احمدیوں کی طرف سے تجدید عہد۔

1965ء

مسجد احمدیہ ٹانگانیکا کا سنگ بنیاد۔

خلافت ثانیہ کی آخری عید الفطر مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔

خلافت ثانیہ کی آخری مجلس مشاورت تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں منعقد ہوئی۔

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ملکی حالات کی وجہ سے نہ ہو سکا۔ اس کی تمام رقم قومی دفاعی فنڈ میں دے دی گئی۔

ربوہ سے ماہنامہ "تحریک جدید" کا اجراء ہوا۔

فری ٹاؤن (سیرالیون) میں مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

8،7 نومبر 1965ء کی درمیانی شب حضرت مصلح موعود کا انتقال پُرملال ہوا اور 9 نومبر کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

بقیہ: منشیات اور شراب نوشی: روحانی، طبعی اور سماجی تنزل

از صفحہ 16

کرتے ہیں۔ تُو کہہ دے اُن دونوں میں بڑا گناہ (بھی) ہے اور لوگوں کے لئے فوائد بھی۔ اور دونوں کا گناہ (کا پہلو) اُن کے فائدے سے بڑھ کر ہے۔'' (سورۃ البقرۃ:220)

اِس پُل پر جانے کا ٹول (Toll) آپ برداشت نہیں کرسکتے۔ لہٰذا آپ وہاں جانا پسند نہیں کریں گے۔

ماروانا کے بارہ میں بعض نوجوان کہتے ہیں کہ یہ تو حرام بھی نہیں حالانکہ یہ حدیث بار بار بیان کی جاتی ہے اور مختلف کتابوں میں درج ہے کہ ''تمام نشہ آور اشیاء حرام ہیں''۔ لیکن یہ کیوں حرام ہے، یہ تو نقصان دِہ بھی نہیں؟ جواباً مَیں اُنہیں کیلوریڈو (Colorado) کے اعداد و شمار پیش کرتا ہوں۔ ماروانا کے استعمال کو قانونی حیثیت دینے کے بعد سے ہسپتالوں میں اُس سے متاثرہ مریضوں کی تعداد چار گنا بڑھ گئی ہے اور نفسیاتی معائنہ کی تعداد پانچ گنا بڑھ گئی ہے۔ آپ اِسے کیسے محفوظ کہہ سکتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ''کشتی نوح'' میں فرماتے ہیں:

''ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو۔ انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون، گانجہ، چرس، بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کرلیا جاتا ہے۔ وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے۔''
(کشتی نوح۔ روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 70-71)

پھر حقہ اور شیشہ کا سوال اُٹھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک خلیفہ عطا کیا ہے جس کی نظر ہمیشہ ہمارے تربیتی پہلوؤں پر وقت سے پہلے ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 17 جنوری 2014ء میں اِس طرف توجہ دلائی اور حقہ اور شیشہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''مجھے پتہ لگا ہے کہ یہاں ہمارے بعض نوجوان لڑکے اور لڑکیاں یہ شیشہ استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں اِس میں نشہ نہیں ہے یا کبھی کبھی استعمال کرنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ یاد رکھیں کہ یہ کبھی کبھی کا جو استعمال ہے ایک وقت آئے گا جب آپ بڑے نشوں میں ملوث ہوجائیں گے اور پھر اُس سے پیچھے ہٹنا بہت مشکل ہوجاتا ہے۔'' (ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ مؤرخہ 7 تا 13 فروری 2017ء، صفحہ 7)

یہ ہمارے لئے فخر کی بات ہے کہ ہم اپنی صحت، جان اور خاندان کا نذرانہ دے کر اُن میں شامل ہونا نہیں چاہتے۔

ہمارے مذہب نے ہمیں انتہائی مستحکم مقام پر کھڑا کیا ہے۔ آپ سب نے اِس تنبیہ کو بخوبی سمجھ لیا ہے۔

تمام مذاہب شراب نوشی سے منع کرتے ہیں کوئی مذہب یہ نہیں کہتا کہ نشے میں دھت ہو جائیں۔ کچھ استثناء ضرور ہیں لیکن اسلام اِس کی سختی سے ممانعت کرتا ہے اور واضح طور پر حکم دیتا ہے کہ اُس پُل پر نہ جائیں جس پر کوئی یوٹرن (U-turn) نہیں۔

کیا یہ فخر کی بات نہیں کہ ہمارے دین نے ہمیں پندرہ سو سال پہلے اِن منشیات کے نقصانات کے بارہ میں باخبر کردیا تھا۔ یقین جانیے کہ میں ماروانا کو قانوناً جائز قرار دینے کے تنازعہ کو بخوبی جانتا ہوں۔ ذرائع ابلاغ میں کیا کہا جارہا ہے، سیاستدان اِس کے بارہ میں کیا کہتے ہیں۔ اُن کا خیال ہے کہ اگر شراب قانوناً جائز ہے تو ماروانا کو کیوں جائز قرار نہیں دیا جاتا۔ اُن کے لئے یہ ٹھیک ہوسکتا ہے۔ مگر ہمیں اِس سے کوئی سروکار نہیں۔ اِسلام کی رُو سے یہ دونوں ممنوع ہیں، دونوں نقصان دہ ہیں۔ ہمیں اپنا موقف بدلنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ سیلاب کہیں رُکنے والا نہیں۔ وہ ایک دوسری بحث میں اُلجھے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے گھر بیٹھ کر جو چاہیں کریں اِس سے کسی کو کوئی نقصان نہیں اور یہ ایک آزاد دنیا ہے۔ یہ سب دنیاوی باتیں ہیں۔ ہمیں دنیا سے کوئی غرض نہیں۔ ہمارا ایک دین ہے۔ ہم ایک خلیفہ کی اطاعت کرتے ہیں۔ ہم ایک خاندان ہیں۔ ہم اُمید کے شہر میں رہتے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے بچے اُس پُل پر جائیں، مایوسی کے اُس شہر میں جائیں۔ میں نے اُس شہر میں رہنے والوں کو دیکھا ہے۔ یقین کیجئے آپ وہاں جانا پسند نہیں کریں گے!

مایوسی کے اِس شہر کا سب سے بڑا مسئلہ خودغرضی ہے۔ تمام دوست جو آج اِس راستہ پر آپ کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، ساتھ دیتے ہیں اور اپنی جیب سے آپ کے لئے خرچ کرتے ہیں، وہ زبوں حالی میں آپ کو تنہا چھوڑ دیتے ہیں۔ اُس وقت کوئی آپ کے ساتھ نہیں ہوتا۔

میں نے ہسپتال کے کمرہ میں شراب میں دُھت کسی شخص کے ساتھ کبھی اُس کے دوستوں کو نہیں دیکھا۔ اس جلسہ میں بیٹھے ہوئے دوسرے ڈاکٹر میری اِس بات کی تصدیق کریں گے۔ ہم نے منشیات میں مبتلا مریضوں کو دیکھا ہے جب وہ ہسپتال میں مرنے والے ہوتے ہیں تو اُن کے آس پاس اُن کے یار دوست نہیں ہوتے۔ سوسائٹی بھی اُن کی پرواہ نہیں کرتی۔ حتیٰ کہ ڈاکٹر اور نرسیں بھی اُنہیں نظرانداز کرتی ہیں۔ مریض تکلیف سے کراہ رہا ہوتا ہے اور عملہ اُس کی طرف اِس لئے توجہ نہیں دیتا کہ اُسے نشہ کی علّت ہے۔ آپ ایسے نظارہ کی تاب نہیں لاسکتے۔ ذرا سوچئے ایسے میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

ہم اُمید کے اِس خوبصورت شہر میں رہنا چاہتے ہیں۔ ہم کوئی ایسی شے استعمال نہیں کرنا چاہتے جو ہمارے دماغ میں خلل ڈالے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اچھے اور بُرے میں تمیز کی صلاحیّت عطا فرمائی ہے۔ انسان اور جانور میں یہی فرق ہے۔ اور یاد رکھیں کہ مایوسیوں کے شہر میں انسانوں کے لئے کچھ بھی اچھا نہیں ہے۔ ذرا سوچئے آپ محض اُن لوگوں میں شامل ہونے کے لئے ایسی چیز کیوں استعمال کریں گے۔

ہماری تعلیم انتہائی خوبصورت ہے۔ یہ لوگوں کو ہراساں نہیں کرتی۔ صرف سزا کی بات نہیں کرتی، یہ تقویت بخشتی ہے۔ اِس مسئلہ کا حل بھی ہماری تعلیم میں موجود ہے۔ ایک شخص ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ مجھ میں تین برائیاں ہیں لیکن اتنی قوت ارادی نہیں کہ تینوں کو ایک ساتھ چھوڑ دوں۔ میں جھوٹ بھی بولتا ہوں، زنا بھی کرتا ہوں اور شراب بھی پیتا ہوں۔ اگر آپؐ مجھے فرمائیں کہ میں اِن میں سے ایک چھوڑ دوں تو میں کون سی برائی چھوڑوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ کچھ دنوں کے بعد وہ شخص واپس آیا اور بولا یا رسولؐ اللہ میں نے تینوں برائیوں سے نجات حاصل کرلی ہے کیونکہ جب بھی میں زنا کے قریب جاتا یا جب میں جھوٹ بولنے لگتا تو مجھے خیال آتا کہ اگر رسولؐ خدا مجھ سے پوچھیں گے تو میں جھوٹ نہیں بول سکوں گا۔ لہٰذا میں اُن کے قریب نہیں گیا۔ اس طرح صرف ایک نصیحت پر عمل کرنے سے وہ تمام برائیوں سے نجات پا گیا۔

میرے پیارے بھائیو اور بہنو! ہمیں اپنے بارہ میں خود سچائی سے کام لینا چاہئے اور اپنے بارہ میں غلط بیانی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ اِس تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے اگر آپ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ یہ نوجوانوں کے لئے بڑی اچھی تقریر تھی، تو یقین کیجئے آپ نے اِس کے مرکزی نقطہ کو کھو دیا۔ یہ صرف نوجوانوں کے لئے نہیں، بلکہ ہم سب کے لئے ہے۔ ہم سب اکٹھے مل کر امید کے شہر میں رہتے ہیں، یہاں کوئی مقابلہ کی صورت نہیں ہے۔ امام وقت ہمیں بار بار نصائح فرماتے ہیں اور ہم ہر بار اُنہیں بھلا دیتے ہیں۔ اب وقت ہے کہ ہم اِن ارشادات پر دوبارہ توجہ کریں۔

ہمیں مِن حیثُ القوم اپنے بارہ میں غلط بیانی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ جب ہم Prince Edward Island سے پُل عبور کرکے کینیڈا کی طرف آتے ہیں تو 46 ڈالر ٹول ٹیکس دیتے ہیں اور سب لوگ جن میں سیاستدان، کینیڈین اور عوام شامل ہیں اِس پر احتجاج بلند کرتے نظر آتے ہیں۔ میں اُن سے کہتا ہوں کہ ذرا سوچیں آپ کے بچے پُل سے گر رہے ہیں۔ اپنے بارہ میں سچائی سے کام لیں، ٹھنڈے دل سے سوچیں، ایک لمحہ کے لئے سیاست اور اگلے انتخابات کا خیال دل سے نکال کر سوچیں، میں بصد احترام آپ کی بھلائی کے لئے اپنی وہ اقدار آپ کے سامنے پیش کررہا ہوں جو میں اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔ اسلام زبردستی نہیں کرتا بلکہ اختیار دیتا ہے۔

ہمیں اپنے بارہ میں سچائی سے کام لینا چاہئے اور اپنے بارہ میں غلط بیانی نہیں کرنی چاہئے۔ ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ میرا بچہ کبھی شراب نوشی نہیں کرسکتا، میری بیٹی کبھی ماروانا کے قریب نہیں جائے گی۔ میرا بیٹا ایسا نہیں کرسکتا۔ اِس بات کی ضمانت ہمیں کہاں سے ملی؟ ہمیں سچائی سے کام لینا چاہئے، ہم ایسے ماحول میں رہتے ہیں جہاں غلطیاں ہوجاتی ہیں، ہمارے بچے منشیات استعمال کرتے ہیں، اِس وجہ سے نہیں کہ وہ بُرے ہیں بلکہ اِس لئے کہ وہ انسان ہیں۔ یہ پُل لالچ دلاتا ہے۔ یہ بچے سکولوں اور کالجوں میں جاتے ہیں، جب وہ مدد کے لئے ہمارے پاس آتے ہیں تو ہمیں سچائی کو قبول کرلینا چاہئے۔ جب وہ ہمارے پاس آکر اپنی غلطی کا اعتراف کرتے اور ہم سے معافی مانگتے ہیں تو یہ موقعہ نہیں کہ آپ اُن پر برہم ہوں اور یہ کہیں کہ ''ہمیں شرمندہ کردیا، خاندان میں ہماری ناک کٹوادی'' کیا اسلام یہ نہیں سکھاتا کہ:

''ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے ہیں اور رحم پر قائم رہتے ہوئے ایک دوسرے کو رحم کی نصیحت کرتے ہیں۔'' (سورۃ البلد 18:90)

لہٰذا آپ بھی ایسے موقع پر اُن کے ساتھ حُسن سلوک اور نرم دلی سے پیش آئیں، وہ آپ کی مدد چاہتے ہیں۔

کسی دوسرے کے بیٹے کے بارہ میں افواہ اُڑانا بہت آسان ہے۔ کسی دوسرے کی بیٹی پر تبصرہ کرنا بہت آسان ہے لیکن اِس بات کی کیا ضمانت ہے کہ کل آپ کے بیٹے یا بیٹی کی باری آجائے؟ کیا قرآن کریم یہ نہیں کہتا: ''ہلاکت ہو ہر غیبت کرنے والے سخت عیب جُو کے لئے۔'' (سورۃ الھمزہ 2:104)

دوسروں کے ساتھ مہربانی سے پیش آئیں۔ اُن کی غلطیوں کی پردہ پوشی کریں۔ دوسروں کی کمزوریاں سامنے لانا ہمارا کام نہیں ہے۔

اور مجھ جیسے لوگ جنہیں جماعت میں عہدیدار کی حیثیت سے خدمت کا موقع رہا ہے، میں انتہائی احترام سے یہ کہتا ہوں کہ ہمیں بھی اپنے بارہ میں سچائی سے کام لینے کی ضرورت ہے، بعض اوقات ہمارا رویّہ سخت ہو جاتا ہے، ہم خود فیصلے کرنے لگ جاتے ہیں۔ ہم مسئلہ کا حل نکالنا چاہتے ہیں، ہم لوگوں کو مسجد آنے پر پابندی لگادیتے ہیں، یہ ہمارا کام نہیں کہ کسی کو مسجد آنے سے روکیں۔ ہمیں اپنے بچوں کو خود سے الگ نہیں کرنا چاہئے، یہ ہمارے بچے ہیں، یہ ہمارے جسم کا حصہ ہیں، یہ ہماری روحانی جماعت کے افراد ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ اگر میرا کوئی مرید شراب کے نشے میں مخمور کسی گلی کی نالی میں پڑا ہو تو میں بڑی شفقت سے اس کا منہ صاف کروں اور اسے کندھے پر اٹھا کر اپنے گھر لے آؤں۔
(ماخوذ از خطبات محمودؓ۔ جلد 9، صفحہ 198)

میرے بھائیو! ہماری کامیابی اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے میں ہے۔ کبھی اپنی قوت کو ضائع نہ کریں بلکہ اِسے یہ سوچنے پر صرف کریں کہ ہم منشیات کے خلاف جنگ میں کیا کرسکتے ہیں۔ ہمارے خلیفہ نے ہم پر ذمہ داریاں عائد کی ہیں۔ اسلام نے بہت سی جنگیں جیتی ہیں۔ غیر مسلم مؤرخین نے ابتدائی اسلامی جنگوں کے بارہ میں لکھا ہے جب کفار کے لشکر مسلمانوں کی نسبت تین چار پانچ اور سات گنا زیادہ ہوتے تھے تو کچھ مؤرخین نے مسلمانوں کی فتوحات کی وجہ یہ بتائی ہے کہ کفار صبح کے وقت نشہ کی حالت میں ہوتے تھے۔ یہ کس حد تک سچ ہے اِس تفصیل میں جائے بغیر ہمیں آج منشیات کے خلاف یہ جنگ لازماً جیتنی ہے کیونکہ یہی جماعت احمدیہ کا طُرّہ امتیاز ہے۔ ہم اِس موضوع پر اِس لئے گفتگو نہیں کررہے کہ کوئی وبائی مرض پھیل رہی ہے۔ ہم اِس لئے گفتگو کررہے ہیں کہ اِس نشہ کو روکنا ہی ہماری عظمت ہے۔

یہ جنگ کیسے جیتی جائے گی؟ اگر یہاں ایک بھی ایسا شخص ہے جو اِس پُل پر گیا ہو تو وہ جانتا ہے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ میں ہر ایسے شخص کے ساتھ خلوص دل سے گفتگو کررہا ہوں، براہ مہربانی اپنے بارہ میں خود سچائی سے کام لیں۔ یہ چیزیں خطرے سے خالی نہیں ہیں، یہ حلال نہیں ہیں، اگر یہ قانوناً جائز ہے تو اِس کا یہ مطلب نہیں کہ اِن کے استعمال سے کوئی خطرہ نہیں اور چونکہ یہ قانون کے دائرہ میں ہے۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ اسلام اِس کی اجازت دیتا ہے۔ قانون سور کے گوشت کے استعمال کی اجازت دیتا ہے، کیا آپ اُسے کھائیں گے؟ آپ اِس بارہ میں بخوبی جانتے ہیں اور یہ نہ بھولیں کہ ایک اور پُل بھی ہے۔

''یقیناً ہماری ہی طرف اُن کا لوٹنا ہے۔''
(سورۃ الغاشیہ: 26 88)

ہمیں یوم حساب سے گزرنا ہے اور اُس پُل کو بھی عبور کرنا اور اپنے خالق سے ملنا ہے براہ مہربانی اپنے بارہ میں غلط بیانی سے کام مت لیں، اپنے والدین سے غلط بیانی نہ کریں۔ میں ایسے باپوں کو جانتا ہوں جو صبح 4 بجے 20 ڈگری فارن ہیٹ میں ٹیکسی چلاتے ہیں تاکہ آپ سکول جائیں۔ آپ جانتے ہیں، میں کیا کہہ رہا ہوں۔ ایسی مائیں ہیں جو اِس وقت سُن رہی ہیں جو آپ سے پہلے بیدار ہوکر آپ کا ناشتہ بناتی ہیں تاکہ آپ سکول جاسکیں۔ اِن والدین نے اپنی زندگی میں بہت سے مشکل پُل عبور کئے ہیں تاکہ آپ کسی مقام پر پہنچ سکیں۔ اُن کے خواب چکنا چور نہ کریں، اُن کی فرمانبرداری کریں، اُن سے معافی مانگیں۔ یقین رکھیں وہ آپ کو معاف کردیں گے۔ وہ مجھ سے زیادہ آپ سے محبت کرتے ہیں۔ اپنا سینہ و دل صاف کریں۔ آپ ایک خطرناک پُل پر ہیں۔ جس کے ایک طرف آپ کا خاندان ہے، آپ کی جماعت ہے، خلیفۃ المسیح ہیں۔ اِس طرف خوشیاں ہیں۔ اُمید کا شہر ہے۔ دوسری طرف تنہائی ہے، اداسیاں ہیں، مشینیں ہیں، جہاں آپ صرف ایک عدد سے پہچانے جاتے ہیں۔ آپ کی موت کے ساتھ ہی ایک نیا باب کھل جاتا ہے۔ انتخاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔ ہم آپ کو مجبور نہیں کرسکتے۔ ہم آپ کو چھڑی سے مار نہیں سکتے، ہم آپ کی خواہشات کا احترام کریں گے۔ اگر آپ کا دوست دوبارہ آپ کو اِس راستہ کی طرف بلائے تو آپ اُسے کہیں کہ میرے دوست میں نے اپنی راہیں بدل لی ہیں اور میں یہ نقصان دہ مواد استعمال نہیں کروں گا۔ اور اگر وہ اصرار کرے تو شاید آپ کو اُسے سیدھے راستے پر لانے کی ضرورت ہے۔ اور یہی آپ کو کرنا بھی چاہئے۔

آپ فخر سے اُمید کے شہر میں رہنے کے لئے
پیدا ہوئے تھے۔ آپ کا اُس پُل سے کوئی تعلق نہیں۔

بقیہ: جلسہ سالانہ بینن ازصفحہ 20

اسلام اور انسانیت کی خدمت کا قدردان ہوں اس لئے میں کوشش کروں گا کہ انتظام ہوجائے۔ خاکسار(رانا یاسر محمود) خود بھی کیونکہ اسی ریجن کا مبلغ ہے۔ چنانچہ میں اس بات کا گواہ ہوں۔

تقریباً 3 دن بعد پانی کے ریجنل ڈائریکٹر مکرم فتاوی صاحب کا فون آیا کہ میں اسپورٹس گراؤنڈ کے پاس کھڑا ہوں آپ بھی آجائیں آپ کو کچھ دکھانا ہے۔ وہاں پہنچ کر میری حیرانی کافی زیادہ ہوگئی کیونکہ ڈائریکٹر صاحب نے جلسہ گاہ میں پانی کا میٹر لگوا کر مجھے تسلی کے لئے بلوایا تھا۔ خاکسار نے ان کا بے حد شکریہ ادا کیا جس پر انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی خدمات کے مقابل یہ تحفہ تو بہت حقیر سا ہے۔ یہ صاحب جلسہ کے تینوں دن کارروائی میں شامل ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

الغرض خدام نے سارے انتظامات بخوبی انجام دئے جن میں رہائشگاہوں کا انتظام، مارکی کا بندوبست، باتھ رومز کی عارضی تعمیر اور لنگر خانے کا انتظام شامل ہے۔

پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے 2016ء سے بینن (BENIN) میں جماعتی پرنٹنگ پریس کا آغاز ہوچکا ہے جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کثیر تعداد میں جلسہ کے پروگرامز، فولڈرز اور پوسٹرز وغیرہ شائع کئے گئے اور مشن ہاؤسز، مساجد اور دیگر پبلک مقامات پر آویزاں کئے گئے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے مستفید ہوسکیں۔ ان فولڈرز پر جلسہ کے پروگرام کے علاوہ جلسہ کی بابت حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی ہدایات بھی درج تھیں۔

امسال جلسہ کے موقع پر جلسہ سے قبل بینن کے ریڈیو اسٹیشنز کے ذریعہ اعلانات بھی کروائے گئے اور پہلی مرتبہ اس شہر کے بڑے بڑے بِل بورڈز پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر اور پیغام آویزاں کرنے کا بھی موقع ملا۔ الحمدللہ علی ذلک۔ ان بل بورڈز پر حضرت مسیح موعودؑ کی بڑی تصویر کے ساتھ فرانسیسی زبان میں یہ تحریر تھی: ’’مسیح موعود آچکا ہے‘‘۔

علاوہ ازیں ان میں حضورؑ علیہ السلام کے اقتباسات بھی ساتھ شامل تھے۔ اس طرح کے چار بل بورڈز مختلف جگہوں پر لگائے گئے۔ اور تقریباً ایک ماہ تک لگا دیئے گئے جو تبلیغ کا بہت بڑا ذریعہ بن رہے ہیں کیونکہ یہ بینن (BENIN) کی سب سے مصروف اور اہم شاہراہ پر آویزاں کئے گئے ہیں۔

علاوہ ازیں جلسہ سالانہ کی کارروائی کے دوران ایک ریڈیو سسٹم کا انتظام کروایا گیا جس کا Radius ایک کلومیٹر تھا۔ تمام لوکل زبانوں میں ترجمہ کرنا کیونکہ ممکن نہ تھا اس لئے کوشش کی گئی کہ جن زبانوں میں معمول میں تراجم نہیں کئے جارہے ان زبانوں میں ترجمے کئے جائیں۔ چنانچہ 2 زبانوں میں تراجم کئے گئے جو کافی مؤثر رہے۔ احباب نے بڑی توجہ سے سب کارروائی سنی۔

امسال جلسہ سالانہ کا مرکزی موضوع **’’بینن (BENIN) میں احمدیت کے نفوذ کے 50 سال: گزشتہ خدمات اور مستقبل کا لائحہ عمل‘‘** رکھا گیا تھا۔

بینن کے سابقہ اور موجودہ مبلغین سلسلہ کا گروپ فوٹو

مہمانان کی آمد

حضور انور کی اجازت سے تمام سابقہ امراء جماعت احمدیہ بینن کو امسال جلسہ کے لئے مدعو کیا گیا۔ چنانچہ اسی ضمن میں سب سے پہلے مہمان مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب مع فیملی 18 دسمبر کو بینن تشریف لائے۔ اس کے بعد مکرم حافظ احسان سکندر صاحب بیلجیم سے 20 دسمبر کو، مکرم آصف عارف صاحب (ایڈووکیٹ) نیشنل سیکرٹری امور خارجہ فرانس بھی اسی دن تشریف لائے۔

امسال مکرم میر رفیق احمد صاحب وکیل المال الثانی تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ کو حضور انور نے نمائندہ مقرر کرکے بھجوایا تھا۔ جنہوں نے پہلے نائیجریا جانا تھا اور پھر بینن (BENIN) آنا تھا۔ البتہ بعض وجوہات کی بنا پر انہیں پہلے بینن (BENIN) آنا پڑا۔ جس کے لئے حضور انور نے اجازت مرحمت فرمائی۔ چنانچہ یہ بھی 20 دسمبر کو یہاں پہنچے۔ ان تمام مہمانان کرام کا بینن کی جماعت کے ایک وفد نے بینن کے انٹرنیشنل ائیر پورٹ کے VIP لاؤنج میں استقبال کیا۔ مکرم امیر صاحب کانگو کنشاسا (سابقہ امیر جماعت بینن) 22 دسمبر کو جلسہ والے روز بینن پہنچے۔

جلسہ کا پہلا دن

جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے جلسہ سے ایک دن قبل ہی شمع احمدیت کے پروانے امڈ کر آنا شروع ہوگئے تھے۔ مختلف علاقوں سے احباب قافلوں کی شکل میں بسوں، ویگنوں، ذاتی گاڑیوں اور موٹر سائیکل وغیرہ کے ذریعہ آنا شروع ہوگئے۔ یہ سلسلہ جمعرات 21 دسمبر سے شروع ہوا۔ رجسٹریشن کے شعبہ نے بھی اسی وقت کام کرنا شروع کر دیا اور تمام احباب پہلے اپنی رجسٹریشن کرواتے پھر جلسہ گاہ کی طرف تشریف لے جاتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی لنگر خانے نے بھی کام شروع کر دیا۔

رجسٹریشن مکمل ہونے کے بعد نماز جمعہ کی تیاری کی گئی۔ نماز جمعہ مکرم میر رفیق احمد صاحب وکیل المال الثانی تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں انہوں نے جلسہ سالانہ اور خلافت کی اہمیت پر توجہ دلائی۔ جمعہ کی ادائیگی کے بعد احباب نے کھانا تناول فرمایا جس کے معاً بعد جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

جلسہ سالانہ کے پہلے سیشن کی صدارت مکرم میر رفیق احمد صاحب وکیل المال الثانی نے کی۔ افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے نمائندہ گورنر صوبہ اٹلانٹک، کونسل جنرل گیبن میڈم ایتالی مارت، سابق وزیر خارجہ میڈم بونی مریم جیالو، وزیر پانی، وزیر تعلیم کے نمائندگان اس کے علاوہ سپریم کورٹ بینن کے چیف جسٹس کے چیف پروٹوکول، آلاڈا کے مئیر، صوبہ اٹلانٹک کے پولیس ڈپارٹمنٹ کا ہیڈ، مسلمان تنظیموں کے نمائندگان، پادری صاحبان اور زندگی کے دیگر طبقات سے متعلق احباب نے بھی شرکت کی۔

اسی طرح آلاڈا کے بادشاہ (گزشتہ 25 سال سے بادشاہ ہیں) نے بھی شرکت کی۔ ان کو 2002ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے لندن میں ملاقات کا بھی شرف حاصل ہے۔ سیشن کی ابتدا حسب روایت لوائے احمدیت اور بینن (BENIN) کا جھنڈا لہرا کر کی گئی۔

جلسہ سالانہ میں مکرم کنگ آف آلاڈا تقریر کر رہے ہیں

لوائے احمدیت مکرم میر رفیق صاحب نے جبکہ بینن (BENIN) کا جھنڈا امیر جماعت بینن مکرم رانا فاروق احمد صاحب نے لہرایا۔

اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کا فرنچ زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اس کے بعد ایک مقامی خادم نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ نظم کے بعد پھر مختلف مہمانان نے اپنے تأثرات پیش کئے۔ اور اظہار خیال کیا۔ جن میں سے چند ایک مختصراً پیش ہیں:

گورنر صوبہ اٹلانٹک کے نمائندہ نے کہا کہ: میں یہاں گورنر صاحب کا نمائندہ بن کر آیا ہوں مگر میں خود بھی ذاتی طور پر جماعت کو ایک لمبے عرصہ سے جانتا ہوں۔ کیونکہ میں شمال کا رہنے والا ہوں، وہاں جس طرح جماعت نے لوگوں کی خدمت کی ہے اور کر رہی ہے۔ خاص طور پر کنویں اور نلکے لگا کر اس کے لئے میرے پاس شکریہ کے الفاظ نہیں ہیں۔ آپ لوگ ایسے ہی انسانیت کی بے لوث خدمت کرتے رہیں۔

آلاڈا ریجن کے میئر نے کہا کہ: جماعت احمدیہ انسانیت کی جس طرح خدمت کر رہی ہے۔ میڈیکل کیمپس کا انعقاد، کنوؤں اور دیگر فلاحی کاموں کی تکمیل وغیرہ یہ سب کام انتہائی قابل تحسین ہیں۔ اس کی سب سے بڑی اور زندہ مثال جماعت کا اس ریجن میں ماڈل ویلج بنانا ہے۔ ہر گھر کو بجلی، پانی کی مفت فراہمی۔ سلائی اور کمپیوٹر کی مفت تعلیم اسی طرح آئندہ مختلف سکول اور ڈسپنسری بنانے کا ارادہ رکھنا، بہت کم لوگ ایسی محنت اور لگن سے کام کرتے ہیں۔

آلاڈا کے بادشاہ: یہ احمدی ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کر چکے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2004ء میں اپنے بینن کے دورہ کے دوران ان کے محل کو عزت بخشی تھی اور آپ ان کی دعوت پر ان کے محل میں تشریف لے گئے تھے۔

جب بادشاہ کو اسٹیج پر دعوت کلام دی گئی تو انہوں نے ’مرزا غلام احمد کی جے‘ اور جماعت احمدیہ کے دیگر نعرے لگوا کر اپنی گزارشات کا آغاز کیا۔ انہوں نے سامعین کو بتایا کہ جب آپ خلیفۃ المسیح کے پاس ہوتے ہیں تو صرف محبت ہی محبت اور رحمتوں کی بارش ہوتی ہے کہ خلیفہ کا وجود ہمارے لئے نمونہ ہے۔ انہوں نے جماعت کی بے لوث خدمات پر جماعت کا بے حد شکریہ بھی ادا کیا۔

گراں پو پو کے مسلمانوں کے ایک امام: آلاڈا سے 70 کلومیٹر کے فاصلہ پر ٹوگو کے بارڈر کے قریب ایک علاقہ سے آئے مسلمانوں کے ایک امام نے کہا کہ یہاں آکر میں نے مختلف زبانوں اور علاقوں کے لوگوں کو ایک ساتھ دیکھا ہے اور ان سب میں جو چیز مشترک دیکھی وہ ان کا بھائی چارہ تھا اور محبت تھی۔ وہ صرف 3 ماہ سے جماعت سے واقف ہیں اور جلسہ کے دوران وہ سب باتوں پر نگاہ رکھے ہوئے تھے۔ وہ اس روحانی ماحول سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔

کوتونو سے آئے ایک امام: یہ جماعت کو 1982ء سے جانتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت جو کام کر رہی ہے وہ انتہائی قابل ستائش ہے۔ ادھر آنے سے پہلے جب میں نے دوسرے اماموں کو بتایا کہ میں آلاڈا میں احمدیوں کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے جا رہا ہوں تو سب نے منع کیا اور برا منایا۔ مگر دیکھ لیں مَیں پھر بھی آپ لوگوں کی نیک نامی کی وجہ سے آپ میں

موجود ہوں۔

عیسائیوں کے فرقہ سیلسٹ (CELESTE) کے پادری صاحب نے جماعت کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ ایک خیال اور سوچ میرے ذہن میں ہے کہ ہمارے اور آپ کے فرقہ کو مل کر چرچ اور مساجد بنانے چاہئیں تا کہ محبت کا پیغام مزید وسیع ہو۔

ان معزز مہمانان کی تقریر کے بعد امیر جماعت بینن مکرم رانا فاروق احمد صاحب نے جلسہ کے موضوع: ’’بینن (BENIN) میں احمدیت کے نفوذ کے 50 سال : گزشتہ خدمات اور مستقبل کا لائحہ عمل‘‘ پر تقریر کی۔

مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر کو تین حصص میں تقسیم کیا تا کہ اس موضوع کی اہمیت اور افادیت کو سمجھایا جاسکے۔ پہلے حصہ میں جماعت کا تعارف، جماعتی تاریخ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا مشن بیان کیا گیا۔

دوسرے حصہ میں بینن (BENIN) میں جماعت کے قیام سے لے کر 2017ء تک کی خدمات کا طائرانہ جائزہ پیش کیا گیا جس میں افراد جماعت کی قربانیوں کا بھی تذکرہ شامل تھا۔ مثلاً سیکر ہو داؤدہ صاحب اور مکرم الحاج بصیرو راجی صاحب جنہوں نے نائجیریا سے آ کر بینن میں جماعت کو متعارف کروایا۔ اسی طرح آپ نے بینن میں جماعت کی پہلی مسجد کا بھی ذکر کیا جس کا افتتاح 8 اگست 1972ء میں ہوا تھا۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا بینن کی حکومت کی دعوت پر 23 جنوری 1987ء کو یہاں آنا اور مولانا شمشیر سوکیا صاحب کی اقتدا میں نماز ادا کرنے وغیرہ جیسے واقعات کا ذکر بھی کیا گیا۔ امیر صاحب نے جماعت کی بین المذاہب ہم آہنگی کے متعلق کاوشوں کا بھی ذکر کیا۔

تیسرا حصہ مستقبل کا لائحہ عمل بیان کرنا تھا کہ جماعت جس طرح پہلے بھی خلفائے احمدیت کی ہدایت و رہنمائی کے مطابق انسانیت اور دین کی خدمت کرتی رہی ہے۔ آئندہ بھی جماعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسی طرح خدمات کا سلسلہ جاری رکھے گی اور ساتھ ہی مستقبل کے کچھ پراجیکٹس کے بارے میں بتایا۔

اس کے بعد مکرم وکیل المال ثانی صاحب نے پہلے سیشن کا اختتام دعا کے ساتھ کرایا۔ نمازوں کے بعد کھانا ہوا اور کھانے کے بعد پیارے حضور کے خطبہ جمعہ کی ریکارڈنگ فرنچ زبان میں تمام حاضرین جلسہ کو سنوانے کا انتظام کروایا گیا۔

میڈیا کوریج

پرچم کشائی کی تقریب سے لے کر جلسہ کے تینوں دن تک مختلف نمائندگان ٹی وی چینلز و اخبارات نے جلسہ کی بھرپور کوریج کی۔ ان میں بینن کے نیشنل ٹی وی ORTB اور CANAL 3 شامل ہیں، اسی طرح LA NATION نامی اخبار بھی پیش پیش رہا۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز باقاعدہ نماز تہجد سے ہوا۔ اور فجر کی نماز کے بعد مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب نے ’’**امام مہدیؑ کی بعثت کا مقصد**‘‘ کے موضوع پر درس دیا۔

جلسہ کے دوسرے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے فرنچ ترجمہ سے کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم گولیکی صاحب نے ہی کی۔ اس دن بھی مختلف سماجی، سیاسی و مذہبی شخصیات نے جلسہ میں شرکت کی۔

صوبہ اٹلانٹک کے ڈائریکٹر پولیس کے نمائندہ نے جماعت کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ جماعت کے پروگراموں میں اپنائیت اور محبت کے عنصر کا احساس بہت زیادہ ہے۔ مکرم ڈائریکٹر پولیس خود بھی تشریف لائے اور دیر سے آنے پر معذرت کا بھی اظہار کیا کہ وہ اپنا نمائندہ تو بھجوا چکے تھے مگر خود بھی ساتھ شامل ہو کر دیکھنا چاہتے تھے۔ اسی لئے دوسرے دن تشریف لے آئے۔ انہوں نے فرنچ زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ بھی طلب کیا جو اُن کو دے دیا گیا۔

اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم علیو حسینی صاحب لوکل مشنری نے کی جن کا موضوع ’’**بینن میں جماعت کا قیام اور پہلے احمدی راجی بصیرو اور داؤدہ سکیرو کی قربانیاں**‘‘ تھا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ دونوں کس طرح تبلیغ کیا کرتے تھے اور کس طرح پہلے مشن اور مسجد کا قیام عمل میں آیا اور کن کن مصائب سے وہ گزرے۔ مگر پھر بھی وہ مردِ مجاہد اسلام احمدیت کا جھنڈا ہمیشہ بلند کرنے کی

بینن کی نیشنل اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مکرم Eric Houndete صاحب

کوشش میں مصروف عمل رہے۔

اس کے بعد دوسری تقریر لوکل مشنری مکرم آسانی یحییٰ نے "**نظام خلافت امن کا ضامن**" کے موضوع پر کی اور بتایا کہ آج خلافت ہی ہے جو دنیا کو بلا کسی خوف و خطر کے صحیح اور برے میں تمیز کر کے بتاتی ہے اور پھر وہ راستہ بھی بتاتی ہے جس کو اختیار کر کے اس دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔ مکرم آسانی یحییٰ صاحب نے بہت خوبصورتی سے اور عمدہ انداز میں اس تقریر کو پیش کیا۔

اس کے بعد دوسرے دن کے پہلے سیشن کا اختتام دعا سے ہوا اور ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کرنے کے بعد احباب نے کھانا تناول کیا۔

دوسرے سیشن کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ اس کی صدارت مکرم خالد محمود شاہد صاحب امیر و مشنری کانگو کنشاسا کی صدارت میں 4 بجے ہوا۔ اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم آصف عارف صاحب (ایڈووکیٹ) فرانس جن کو ایم ٹی اے پر پروگرام ہاریزن اسلام میں بطور میزبان خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ آپ نے ’’**حضرت مسیح موعودؑ کے عشق رسول ﷺ**‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ اور حضورؑ اور خلفاء کی تحریرات سے بتایا کہ جس قدر عشق حضرت محمد ﷺ سے حضرت اقدسؑ کو تھا اس کے عشر عشیر کا بھی کوئی سوچ نہیں سکتا۔ کیونکہ آپؑ نے اس عشق کا نظارہ اپنی عملی زندگی میں ان تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے نمونہ کے طور پر پیش کیا۔

اس سیشن کی دوسری تقریر مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ لقمان بصیرو صاحب نے "**جماعت احمدیہ کے مالی وسائل اسلام کا مالی نظام ہے**" کے موضوع پر کی۔ آپ نے قرآن و حدیث اور تحریرات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے راشدین کے خطبات کی روشنی میں اس کی برکات اور فیوض کے متعلق بتایا اور واقعات کی روشنی میں بھی چندہ جات کی اہمیت اور ازدیاد ایمان کے واقعات بھی بتائے اور بڑی خوبصورتی سے اپنے موضوع کی اہمیت کو احباب کے سامنے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب کانگو کنشاسا نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں جس کے بعد احباب نے کھانا تناول کیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد رات 9 بجے جلسہ کا ایک اور اہم پروگرام منعقد ہوا۔ یہ پروگرام ملک کی مختلف زبانوں پر مشتمل تھا۔ بینن میں ہر سال جلسہ میں ملک میں بولی جانے والی مختلف زبانوں میں بھی ایک پروگرام تشکیل دیا جاتا ہے۔ پنڈال میں مختلف زبانیں بولنے والے ٹولیوں کی صورت میں اکٹھے ہو جاتے ہیں اور کسی خاص عنوان پر ان زبانوں پر مہارت رکھنے والے لوکل مشنریز و معلمین تقاریر کرتے ہیں۔ امسال اس پروگرام کا عنوان ’**بچوں کی تعلیم و تربیت میں والدین کا کردار**‘ تھا۔ اس کے بعد **مجلس سوال جواب** بھی منعقد کی گئی جس میں احباب کے سوالوں کے جوابات دیئے گئے۔

جلسہ سالانہ کا تیسرا دن

جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کا آغاز بھی باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد ’’**آنحضورﷺ کی امام مہدی کی بعثت کے متعلق پیشگوئیوں کی تکمیل**‘‘ کے موضوع پر درس ہوا۔ ناشتہ اور تیاری کے بعد جلسہ سالانہ کے چوتھے اور آخری سیشن کا آغاز وکیل المال الثانی مکرم میر رفیق احمد صاحب کی زیر صدارت ہوا امیر جماعت بینن مکرم رانا فاروق احمد صاحب بھی آپ کے پاس معاونت کے لئے بیٹھے۔ اس سیشن کا آغاز بھی حسب سابق تلاوت قرآن پاک سے ہوا جس کا بعد ازاں فرنچ ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعد ازاں ایک مقامی خادم نے اردو میں خوش الحانی سے نظم پڑھی جو بڑی پسند کی گئی۔

اس سیشن میں بھی مختلف شخصیات نے اپنے تأثرات پیش کئے۔ جس میں بینن کی نیشنل اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مکرم Eric Houndete صاحب، مکرم نوبیے صاحب ممبر پارلیمنٹ بینن اور ان کے علاوہ پروٹسٹنٹ فرقہ کے پادری صاحب اور حکومتی عہدیداران اور مختلف علاقوں کے بادشاہوں نے شرکت کی۔

مانیگری اور آبومے کے بادشاہوں نے جماعتی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کا بینن میں نفوذ و قیام اللہ تعالیٰ کا فضل ہے تا کہ بینن میں مسلسل کچھ لوگ مل کر امن کے قیام کے لئے جدوجہد کرتے رہیں۔

بعد ازاں مکرم ETNO REBLE ERIC HOUNDETE جو بینن کی **نیشنل اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر** ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ وہ اپنی مصروفیات کی وجہ سے جلسہ کے باقی پروگرام میں شامل نہ ہو سکے۔ مگر میں جماعتی خدمات کا نہ صرف معترف ہوں بلکہ جماعت کے بے لوث کاموں کو دوسروں کے سامنے بطور مثال بھی پیش کرتا ہوں۔ مکرم ڈپٹی اسپیکر صاحب کو جلسہ سالانہ یُوکے 2015ء کے موقع پر حضور انور سے ملاقات کا بھی شرف حاصل ہو چکا ہے۔

جلسہ کی آخری تقریر مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مشنری بیلجیم نے ’’**حضرت محمد ﷺ کے مشن کی تکمیل میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا کردار**‘‘ کے موضوع پر کی۔

اس کے بعد مکرم وکیل المال الثانی صاحب نے جلسہ کے اختتام پر اجتماعی دعا کروائی اور احباب کا شکریہ ادا کیا تو ساتھ ہی پنڈال نعرہ ہائے تکبیر اور خلافت احمدیہ کے نعروں سے گونج اٹھا۔ تمام حاضرین جلسہ نے بآواز بلند حسب سابقہ روایات لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد کیا۔

لجنہ جلسہ گاہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ میں مستورات بڑی کثیر تعداد میں شامل ہوئیں۔ ان کی غیر معمولی حاضری کے پیش نظر جلسہ گاہ مستورات میں تین بڑی سکرینیں لگائی گئیں تھیں جن کے ذریعہ سے مردانہ جلسہ سے پروگرام کی کارروائی براہ راست لجنہ کی جلسہ گاہ میں دیکھی اور سنی جا سکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ کی طرف بھی ایک نسبتاً چھوٹا اسٹیج بنایا گیا تھا۔ مستورات نے تمام جلسہ کی کارروائی بڑے انہماک اور نظم و ضبط کے ساتھ سنی۔ ناصرات دورانِ جلسہ پانی پلاتی رہیں جبکہ اطفال یہ ڈیوٹی مردانہ لجنہ گاہ میں ادا کرتے رہے۔ الحمد للہ

نمائش کا اہتمام

امسال بھی اللہ کے فضل سے نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم، کتب سلسلہ، پچاس سالہ جوبلی کی شرٹیں، جماعتی لٹریچر رکھا گیا جو لوگوں کی توجہ کا مرکز رہا۔ اس کے علاوہ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعودؑ، خلفائے احمدیت، ہیومینٹی فرسٹ اور IAAAE کے بڑے بڑے پوسٹروز آویزاں کئے گئے۔

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بینن کے طُول وعرض سے احباب نے شرکت کی۔ بعض احباب شمال سے دو دن کا کٹھن سفر طے کر کے پہنچے۔ باوجود ملک کے اقتصادی اور مالی حالات کے نامساعد ہونے کے احباب نے سفرخرچ برداشت کر کے جلسہ کا سفر اختیار کیا۔

بینن میں ٹرانسپورٹ کے ذرائع بہت محدود ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے افراد جماعت نے بڑی کوشش اور دُور کے سفروں کی تکلیف اٹھا کر جن میں سواریوں کے لئے کئی کئی گھنٹے انتظار کی کوفت برداشت کر کے پیدل اور موٹر سائیکلوں کے ذریعہ مین سڑک پر پہنچتے تا کہ کوئی گاڑی حاصل کر سکیں اس طرح الحمد للہ امسال جلسہ سالانہ کی حاضری 11352 رہی۔ فالحمد للہ علی ذلک

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا اور اخبارات نے جلسہ سالانہ کی جلی حروف میں خبریں شائع کیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام حاضرین جلسہ کو ان دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے شاملین جلسہ کے لئے کی ہیں اور برکات سے متمتع فرمائے اور تمام کارکنان کو مزید مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور اجر عظیم سے نوازے۔ آمین اللھم آمین

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ

روزنامہ "الفضل" ربوہ 10 رمئی 2012ء میں محترم مولانا ظفر محمد صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کی سیرۃ کے حوالہ سے چند امور پیش کئے گئے ہیں۔

1936-37ء میں جب جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی شورش زوروں پر تھی تو اس فتنہ کے مقابلہ کے شعبہ کے انچارج حضرت مرزا شریف احمد صاحب تھے اور آپؓ اکثر دفتری اوقات کے بعد بھی اپنے کام میں دیر تک مصروف رہتے تھے۔ ایسا بھی ہوتا کہ دوپہر کو کسی کام سے جاتے تو شام کو آتے اور پوچھتے کہ گھر سے میرا کھانا آیا تھا؟ مَیں عرض کرتا کہ جی ہاں۔ کبھی فرماتے کہ اب کیا کھانا ہے۔ ایک روز مجھے فرمایا کہ جب تک مَیں واپس نہ آؤں آپ دفتر سے باہر نہ جائیں۔ چنانچہ میں کھانا کھانے کے لئے اپنے گھر نہ جاسکا۔ ظہر کے وقت بھی آپ تشریف نہ لائے تو پھر آپؓ کا کھانا مَیں نے کھالیا۔ لیکن جونہی مَیں کھانا کھا کر بیٹھا تو آپؓ تشریف لے آئے اور آتے ہی پوچھا کہ میرا کھانا آیا تھا؟ مَیں نے کہا: ہاں جی۔ پوچھا: کہاں ہے؟ مَیں نے عرض کی کہ مَیں نے کھالیا ہے۔ یہ جواب دیتے وقت میری قلبی کیفیت کا جو عالم تھا اس کو صرف مَیں ہی جانتا ہوں۔ مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں حضرت میاں صاحب ناراض نہ ہوں۔ مَیں اسی فکر میں آپؓ کے چہرہ کی طرف دیکھنے لگا۔ جونہی میری نگاہ پڑی تو آپؓ کے چہرہ پر ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی اور نہایت محبت اور شفقت سے فرمایا کہ آپ نے بہت اچھا کیا۔

حضرت میاں صاحبؓ کے اخلاق اور عادات اتنے شیریں تھے کہ آپؓ کے ساتھ کام کرتے ہوئے کبھی کوئی کلفت محسوس نہیں ہوئی۔ نہایت پُرسکون اور شیریں لہجہ کے ساتھ بشاشت سے بات فرماتے۔

حضرت میاں صاحب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق تھا اور عموماً احادیث نبویہ کا مطالعہ بہت شوق سے فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپؓ نے فرمایا کہ آپ روزانہ میرے مکان پر آکر مجھے ترمذی شریف سنایا کریں۔ چنانچہ اس حکم پر عمل کرنے لگا۔ آپؓ حدیث شریف سنتے ہوئے بعض ایسے لطیف نکات بیان فرماتے تھے جو ہم نے کبھی اپنے بزرگ اساتذہ سے بھی نہ سُنے تھے۔ اسی دوران مجھے مرکز کی طرف سے حکم ملا کہ فلاں کام کے لئے پنجاب کے فلاں مقام پر چلے جائیں اور یہ کہ اپنی فیملی کو بھی ہمراہ لے جانے کی اجازت ہے۔ مرکز کی طرف سے پچاس روپیہ برائے اخراجاتِ سفر بھی ملے۔ لیکن یہ روپیہ کافی نہ تھا۔ اس لئے رات کو مَیں دعا کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ کوئی انتظام فرمادے۔ صبح دروازہ پر دستک ہوئی۔ باہر حضرت میاں صاحبؓ کا نوکر کھڑا تھا۔ اُس نے مجھے پچاس روپے دیتے ہوئے کہا کہ یہ حضرت میاں صاحبؓ نے بھیجے ہیں اور فرمایا ہے کہ اگر ضرورت ہو تو اَور بھی منگوالیں۔ مَیں نے جزاکم اللہ عرض کرنے کے لئے کہا۔ لیکن مجھے معلوم نہیں کہ آپؓ کو میری ضرورت کا کس طرح علم ہوا۔

...❁...❁...❁...

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ

روزنامہ "الفضل" ربوہ 18 راپریل 2012ء میں مکرمہ شکیلہ طاہرہ صاحبہ (مدیرہ رسالہ النساء کینیڈا) کا مرتّبہ ایک مضمون ماہنامہ "النساء" کینیڈا مئی تا اگست 2011ء سے منقول ہے جس میں حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کا ذکرِخیر کیا گیا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری وقت کا یہ الہام ہے جس کے متعلق مَیں سمجھتا ہوں کہ آپ کے خاندان کے متعلق ہی ہے کہ:

سپردم بتومایۂ خویش را
تودانی حساب کام و بیش را

یعنی اے خدا! اب میں دنیا سے جاتی دفعہ اپنا اہل و عیال تیرے سپرد کرتا ہوں۔ تو جس حالت میں چاہے انہیں رکھیو۔ چاہے تو اونچے مقام پر رکھ چاہے تو نیچے مقام پر"۔ (خطبات محمود جلد سوم صفحہ 350)

امر واقعہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح موعود کو اپنے فضل سے بارہا اس الہام کے "اونچے مقام" والے حصہ کا مصداق ٹھہرایا۔ کبھی آپؑ کے بیٹے کو مصلح موعود کا یکتائے زمانہ اعزاز دے کر تو کبھی خلیفۃ المسیح الثانی بنا کر۔ کبھی پوتوں کو "خلیفۃ المسیح الثالث" اور "خلیفۃ المسیح الرابع" بنا کر اور کبھی پڑپوتے کو "خلیفۃ المسیح الخامس" کی ردا پہنا کر۔ مندرجہ بالا فارسی الہام کا حوالہ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے بچوں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحبؒ اور حضرت صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کا نکاح پڑھاتے ہوئے دیا تھا۔

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ نے اپنی عباداتِ الٰہی، خدمات دینیہ و خدمات خلق کے ذریعے دنیاوی اور خاندانی جاہ و وجاہت میسر ہونے کے باوجود انتہائی بردباری، وقار، عجز و انکساری سے کئی انمول و نایاب روحانی انعامات و اعزازات اپنے پروردگار کی درگاہ سے پائے۔ اللہ تعالیٰ کے افضال میں سے درازیٔ عمر کی نعمت بھی وافر پائی اور ایک صدی تک وقت کی آنکھ نے اس منفرد اور بے مثل ولی اللہ ہستی کی دھڑکنیں سننے کی سعادت پائی۔

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ ستمبر 1911ء میں حضرت صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ کے بطن مبارک سے پیدا ہوئیں۔ نہایت دینی و روحانی ماحول میں تعلیم و تربیت حاصل کی۔ دینیات کلاس میں شرکت کی اور 1929ء میں پنجاب یونیورسٹی سے "مولوی" کا امتحان پاس کیا۔ 1931ء میں میٹرک کا امتحان دیا اور پھر ایف اے تک تعلیم حاصل کی۔ اس زمانے میں خواتین کا تعلیم حاصل کرنا اتنا عام نہ تھا اس لئے اس وقت حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کا دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم سے خود کو آراستہ کرنا عام رجحانات سے الگ عمل تھا۔ جولائی 1934ء میں آپ کا نکاح حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے ساتھ عمل میں آیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس موقع پر ایک تاریخ ساز اور پُرمعارف طویل خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں اشاعت اسلام کے متعلق ابنائے فارس کی ذمہ داریوں کا بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی اس طرح بسر کرے کہ گویا وادیٔ غیر ذی زرع میں رہتی ہیں اور اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کرے"۔

چنانچہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کی ساری زندگی دین کے لئے وقف، خدمت خلق و انسانیت میں منہمک گزری۔ بچپن سے ہی، دس سال کی کم سنی میں جلسہ سالانہ کے موقع پر دارالمسیح میں حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ کے ایک کمرہ کی مہمان نوازی کی ذمہ داری بخوبی انجام دے کر باقاعدہ خدمات دینیہ کا آغاز کیا۔ بعدازاں ان کے حسن انتظام کے سبب اسی چھوٹی عمر میں کمروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ پھر جلسہ سالانہ پر منتظمہ روشنی، منتظمہ تقسیم کھانا، منتظمہ صفائی کے فرائض بخوشی سرانجام دیئے۔

آپ ایک طویل عرصہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ رہیں اور لجنات کی تربیت میں بہت فعال کردار ادا کیا۔ آپ نہایت خوش خلق، عبادت گزار، مہمان نواز، سلیقہ مند اور خدمت خلق کرنے والی منکسر المزاج بزرگ خاتون تھیں۔ آپ نے پانچوں خلفائے مسیح موعود کا زمانہ پایا۔ ہر دَور میں خلافت سے بے پناہ عشق آپ کا نمایاں ترین وصف رہا۔

حضرت سیّدہ سے میرا (مضمون نگار کا) تعارف میرے داداجان مرحوم حضرت مرزا صالح علی صاحبؓ کے حوالہ سے کروایا گیا تھا۔ جس پر آپ نے فرمایا: "تمہاری دادی تو جماعت کا بہت کام کرتی تھیں اور بہت محنتی خاتون تھیں۔ تم بھی ان کے نقش قدم پر چلنا"۔

میری دادی جان محترمہ امۃاللہ صالحہ کا تعلق پاکستان کے ضلع گجرات سے تھا۔ اُن کا نکاح بچپن میں کسی لڑکے سے ہوا تھا لیکن وہ لڑکا کسی وبائی بیماری کے سبب انتقال کرگیا۔ علاقہ کے رواج کے مطابق بیوہ کی دوبارہ شادی نہیں کی جاتی تھی۔ اگرچہ اُن کے والد حضرت جمال دین صاحبؓ احمدیت قبول کرچکے تھے لیکن پھر بھی اس ظالمانہ رسم سے مکمل چھٹکارا حاصل نہ کرسکے تھے۔

لہٰذا وہ اس چھوٹی سی بچی کو قادیان لائے اور حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں پیش کرکے عرض کیا کہ اب اس کی شادی تو ہو نہیں سکتی اس لئے اسے آپ کی خدمت کے لئے وقف کرتا ہوں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس بچی کی پرورش اور نگہداشت کی ذمہ داری حضرت اُمِّ ناصر کے سپرد کردی اور اُنہیں گھر کے فرد کی حیثیت سے اس بابرکت گھرانہ میں رہنے کی سعادت مل گئی۔ گھر میں ایک اپنا کمرہ ان کو مل گیا اور وہیں اُن کی دوستی اپنی ہم عمر حضرت سیدہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ سے ہوگئی۔

محترمہ امۃاللہ صاحبہ کے بالغ ہونے پر حضرت مصلح موعودؓ نے ان کے والد صاحب کی اجازت سے ان کی شادی حضرت مرزا صالح علی صاحبؓ سے کروادی جن کے والد حضرت مرزا صفدر علی صاحبؓ کو حضرت صاحبزادی بوزینب صاحبہؓ کے Baby Sitter کے طور پر بچپن سے ہی خدمت کی سعادت حاصل رہی اور ساری عمر انہوں نے حضرت صاحبزادی بوزینب صاحبہؓ اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کے در پر بسر کردی اور وہیں سے اُن کا جنازہ اُٹھا۔

...❁...❁...❁...

اعزازی ڈگری کا نشان

روزنامہ "الفضل" ربوہ 18 راپریل 2012ء میں مکرم ڈاکٹر مطیع اللہ درد صاحب کا یہ مختصر نوٹ شامل اشاعت ہے کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے B.A. کا امتحان پاس کرنے کی اجازت چاہی تاکہ ڈگری ہاتھ آجائے۔ حضورؑ نے فرمایا: مفتی صاحب! آپ کو ڈگریاں حاصل کرنے کی ضرورت نہیں خدا آپ کو بہت ڈگریاں دے گا۔

حضرت اقدس علیہ السلام کی یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی کہ حضرت مفتی صاحبؓ کو امریکہ میں مختلف یونیورسٹیوں میں اسلام کے حق میں لیکچرز دینے کے نتیجے میں اس قدر ڈگریاں ملیں کہ جن سے کئی لائنیں بھر جاتی تھیں۔ ان میں Doctor of Divinity کی ڈگری خاص طور پر قابل ذکر ہے جو آپؓ سے پہلے کسی غیرعیسائی کو نہیں دی گئی۔ (تاریخ احمدیت لاہور از شیخ عبدالقادر)۔ یہ ڈگری آپ کو The College of Divine Metaphysics کی طرف سے دی گئی۔

بعدازاں جیفرسن یونیورسٹی شکاگو نے آپ کی علمی لیاقت اور خدمات برائے بہبودیٔ خلق کو تسلیم کرتے ہوئے ڈاکٹر آف لٹریچر (Ph.D.) کی ڈگری دی۔

1949ء سے 1951ء تک قریباً تین سال ربوہ میں حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحبؓ گاہے بگاہے مجھے اپنا پرائیویٹ سیکرٹری بنا کر تمام دنیا سے آئے ہوئے خطوط پڑھوا کر اُن کا جواب لکھواتے اور مجھے اپنی دعاؤں سے نوازتے۔ پس یہ حسین اتفاق ہے کہ آپؓ حضرت مسیح موعودؑ کے پرائیویٹ سیکرٹری تھے اور خاکسار آپؓ کا پرائیویٹ سیکرٹری ہونے کا فرض سرانجام دیتا رہا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی میری خودنوشت سوانح عمری کے پیش نظر امریکہ سے ڈاکٹریٹ کی ایک ڈگری Divinity میں عطا فرمائی۔

...❁...❁...❁...

روزنامہ "الفضل" ربوہ 19 مارچ 2012ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں کہی گئی مکرم عبدالسلام اختر صاحب کی ایک نظم بعنوان "اجتہاد اور ائمہ فقہ" شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

امامت کے بغیر ایماں درخشاں ہو نہیں سکتا
چراغِ ملّتِ وحدت فروزاں ہو نہیں سکتا
جو ہیں چاروں امام اُمّت میں وہ ہیں رحمتِ باری
حقیقت میں وہ اُمّت کے لئے ہیں چاردیواری
نہ ہوتے وہ تو فکر و قلبِ مومن خام ہی رہتا
تجسّس کا عمل اِک جذبۂ ناکام ہی رہتا
کمندِ شوق کی بے رہ روی ہوتی خیالوں میں
اندھیروں کی سیاہی پھیلنے لگتی اُجالوں میں
مگر یہ یاد رکھو اجتہاد اِک ذوقِ کامل ہے
اُسی کو دسترس ہے اس پہ جس کو خود یہ حاصل ہے
سرشتِ ہم نوائی بھی ہو خوئے دلفگاری بھی
اسی کے دل پہ ہوتا ہے نزولِ ابرِ باری بھی

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
March 16, 2018 – March 22, 2018

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday March 16, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat: Surah An-Naml, verses 1-60.
00:35	Dars-e-Hadith
01:00	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 55.
01:30	Huzoor's Reception At Baitul Ahad: Recorded on November 21, 2015 from Japan.
02:40	Masjid Mubarak Qadian
03:05	Spanish Service
03:35	Khazain-ul-Mahdi
04:05	Tarjamatul Qur'an Class
05:25	Seekers Of Treasure
06:00	Tilawat: Surah An-An'aam, verses 13-23.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 56.
07:00	Beacon Of Truth
08:00	Signs Of The Latter Days
08:45	The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih V
09:00	Huzoor's Reception At Hilton Hotel: Recorded on November 23, 2015 from Tokyo, Japan.
10:00	In His Own Words
10:30	Food for Thought
11:00	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:35	Noor-e-Mustafwi
12:00	Tilawat [R]
12:15	Masjid Mubarak Rabwah
12:30	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
14:30	Shotter Shondhane
15:30	Signs Of The Latter Days [R]
16:15	Dars-e-Hadith [R]
16:30	Friday Sermon [R]
17:40	Noor-e-Mustafwi [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Beacon Of Truth
19:30	Huzoor's Reception At Hilton Hotel [R]
20:25	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:30	Friday Sermon [R]
22:45	Noor-e-Mustafwi [R]
23:00	Signs Of The Latter Days [R]
23:45	Masjid Mubarak Rabwah [R]

Saturday March 17, 2018

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:45	The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih V
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Huzoor's Reception At Hilton Hotel
02:30	In His Own Words
03:00	Beacon Of Truth
03:50	Dars-e-Hadith
04:00	Friday Sermon
05:10	Noor-e-Mustafwi
05:30	Deeni-o-Fiqahi Masail
06:00	Tilawat: Surah An-An'aam, verses 24-34.
06:15	Dars-e-Hadith
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 20.
07:10	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
07:35	Open Forum
08:10	International Jama'at News
09:00	Friday Sermon: Recorded on March 16, 2018.
10:10	In His Own Words
10:40	Dua-e-Mustaja'ab
11:05	Indonesian Service
12:05	Tilawat [R]
12:20	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Shotter Shondhane
15:00	History Of Cordoba
15:30	Khazain-ul-Mahdi
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:05	World News
18:20	Tilawat
18:35	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw) [R]
19:00	Open Forum [R]
19:35	Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:00	Huzoor's Jalsa Salana Address Holland 2012
21:00	International Jama'at News [R]
22:00	Khazain-ul-Mahdi [R]
22:30	Friday Sermon [R]

Sunday March 18, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:35	Huzoor's Jalsa Salana Address Holland 2012
02:20	Masjid Yadgar Rabwah
02:30	In His Own Words
03:00	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
03:25	Open Forum
04:00	Friday Sermon
05:15	Masjid Yadgar Rabwah
05:35	Khazain-ul-Mahdi
06:00	Tilawat: Surah An-An'aam, verses 35-44.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 56.
07:00	Rah-e-Huda: Recorded on March 17, 2018.
08:35	One Minute Challenge
09:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna
10:35	Roshan Hui Baat
11:05	Indonesian Service
12:10	Tilawat [R]
12:20	Dars-e-Hadith [R]
12:40	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on March 16, 2018.
14:10	Shotter Shondhane
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
16:25	Ghazwat-e-Nabi
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Story Time
19:00	Live Beacon Of Truth
19:55	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
21:10	In His Own Words [R]
21:45	Ghazwat-e-Nabi [R]
22:30	Friday Sermon [R]
23:40	One Minute Challenge [R]

Monday March 19, 2018

00:20	World News
00:40	Tilawat
01:00	Yassarnal Qur'an
01:25	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna
02:40	Dars-e-Hadith
02:55	Ghazwat-e-Nabi
03:40	Friday Sermon
04:50	Roshan Hui Baat
05:15	One Minute Challenge
06:00	Tilawat: Surah An-An'aam, verses 45-54.
06:10	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 20.
07:00	Rencontre Avec Les Francophones
07:30	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:00	Mosha'airah
08:55	Inauguration Of Baitul Ikram Mosque: Recorded on February 20, 2016.
10:00	Islami Mahino Ka Ta'aruf
10:25	Kids Time
11:00	Friday Sermon: Recorded on October 6, 2017.
12:05	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Hadith [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon
14:00	Shotter Shondhane
15:05	Inauguration Of Baitul Ikram Mosque [R]
16:05	In His Own Words
16:40	International Jama'at News
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Swedish Service
19:00	Mosha'airah [R]
20:00	Inauguration Of Baitul Ikram Mosque [R]
21:05	In His Own Words [R]
21:35	Signs Of The Latter Days
22:35	Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as) [R]
23:20	Kasre Saleeb

Tuesday March 20, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:40	Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:35	Inauguration Of Baitul Ikram Mosque
02:40	In His Own Words
03:15	International Jama'at News
04:05	Rencontre Avec Les Francophones
04:45	Islami Mahino Ka Ta'aruf
05:05	Mosha'airah
06:00	Tilawat: Surah An-An'aam, verses 55-65.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 57.
07:00	Liqa Ma'al Arab: Session no. 193.
08:00	Story Time
08:20	Ken Harris Oil Painting
08:50	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
09:55	In His Own Words
10:25	Maidane Amal Ki Kahani
11:05	Indonesian Service
12:05	Tilawat [R]
12:20	Dars-e-Hadith
12:35	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on March 16, 2018.
14:00	Shotter Shondhane
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
16:25	Beacon Of Truth: Recorded on March 11, 2018.
17:20	Yassarnal Qur'an
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Rah-e-Huda
20:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
21:05	Maidane Amal Ki Kahani [R]
21:45	Story Time [R]
22:10	Liqa Ma'al Arab [R]
23:10	Ken Harris Oil Painting [R]
23:40	Beijing

Wednesday March 21, 2018

00:10	World News
00:30	Tilawat
00:40	Dars-e-Hadith
00:55	Yassarnal Qur'an
01:25	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:30	In His Own Words
03:00	Beacon Of Truth
04:00	Liqa Ma'al Arab
05:00	Qisas-ul-Ambiyaa
06:00	Tilawat: Surah An-An'aam, verses 66-74.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 20.
07:00	Question And Answer Session
08:00	The Life Of Hazrat Usman (ra)
08:35	An Introduction To Waqf-e-Jadid
09:00	Ijtema Lajna Imaillah UK 2012
10:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Hadith [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on March 16, 2018.
14:00	Shotter Shondhane
15:05	Ijtema Lajna Imaillah UK 2012 [R]
16:30	Mosha'airah
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	French Service: Horizons d'Islam
19:40	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:05	Ijtema Lajna Imaillah UK 2012 [R]
21:30	Mosha'airah [R]
22:30	Question And Answer Session [R]
23:30	InfoMate

Thursday March 22, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:40	Dars-e-Hadith
00:55	Al-Tarteel
01:30	Ijtema Lajna Imaillah UK 2012
03:00	The Life Of Hazrat Usman (ra)
03:40	An Introduction To Waqf-e-Jadid
04:00	Question And Answer Session
04:45	Masjid Mubarak Rabwah
05:15	Mosha'airah
06:00	Tilawat: Surah An-An'aam, verses 75-84.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 57.
07:00	Tarjumatul Qur'an Class
08:00	Beacon Of Truth: Recorded on March 11, 2018.
08:55	Huzoor's Reception At Baitul Ahad
10:05	In His Own Words
10:35	Prophecies In The Bible
11:05	Japanese Service
11:20	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Hadith [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on March 16, 2018.
14:05	Beacon Of Truth [R]
14:55	In His Own Words [R]
15:25	Persian Service
16:00	Friday Sermon [R]
17:05	Seekers Of Treasure
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:35	Prophecies In The Bible [R]
19:05	Open Forum
19:30	Khazain-ul-Mahdi
20:00	Friday Sermon [R]
21:05	In His Own Words [R]
21:35	Seekers Of Treasure [R]
22:25	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:25	Attractions Of Canada

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 25 | Friday 16 March 2018 | Issue No. 11

بینن میں جماعت احمدیہ کے 29ویں جلسہ کا کامیاب اور بابرکت انعقاد

جماعت احمدیہ بینن کے قیام پر 50 سال کا عرصہ پورا ہونے پر اس حوالہ سے اہم موضوعات پر خطابات۔ بینن میں خدمت کی سعادت پانے والے سابقہ امراء جماعت کی جلسہ میں شمولیت۔ جلسہ کے انعقاد کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے نشانات۔ وکیل المال ثانی تحریک جدید کی بطور نمائندہ مرکز جلسہ میں شمولیت۔ گورنمنٹ آفیشلز، مختلف مذہبی، سیاسی و سماجی رہنماؤں اور قبائل کے چیفس اور بادشاہوں اور دیگر معززین علاقہ کی جلسہ میں شرکت۔ جماعت احمدیہ کی ملکی و قومی خدمات کا اعتراف اور داد و تحسین۔ ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات میں جلسہ سالانہ کی وسیع پیمانے پر کوریج۔ باوجود ٹرانسپورٹ کی دقتوں اور نامساعد ملکی اقتصادی حالات کے دُور دراز کے علاقوں سے افراد جماعت کی جلسہ میں آمد۔ گیارہ ہزار سے زائد افراد کی جلسہ میں شمولیت۔

(رپورٹ: رانا یاسر محمود۔ مبلغ سلسلہ بینن)

امسال جماعت احمدیہ بینن (BENIN) کو بھی اپنا 29 واں سالانہ جلسہ 22، 23 اور 24 دسمبر 2017ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

بینن (BENIN) میں جماعت کا قیام 1967ء میں ہوا۔ اس مناسبت سے امسال جماعت احمدیہ بینن (BENIN) کے 50 سال مکمل ہونے پر یہ جلسہ انتہائی اہمیت کا حامل بھی تھا۔ اس کے لئے سال کے آغاز سے ہی تیاریاں شروع کر دی گئی تھیں۔ اس سلسلہ میں حضور انور کی منظوری سے ملک کے طول و عرض میں مختلف قسم کے فلاحی، سماجی اور دینی پروگراموں کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص شفقت اور اجازت سے امسال کے جلسہ میں شمولیت کے لئے بینن کے سابقہ امراء جماعت کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

امسال حضور انور نے مکرم لقمان بصیریو صاحب کی بطور افسر جلسہ سالانہ منظوری عنایت فرمائی تھی۔ جنہوں نے بہت محنت اور جانفشانی سے سب امور انجام دیئے۔ گاہے گاہے انتظامات کی بابت میٹنگز ہوتی رہیں۔

جلسہ کی جگہ کی تبدیلی

بینن (Benin) کے دارالحکومت پورتونونو (Porto-Nono) کے قریب ایک جگہ Djerbe میں جماعت کی تقریباً اڑھائی ایکڑ پر مشتمل اراضی ہے جو بینن کے پہلے احمدی مکرم راجی بصیریو صاحب نے تحفۃً جماعت کو دی تھی۔ چند سال اس زمین میں جماعت احمدیہ بینن کا جلسہ منعقد ہوتا رہا۔ البتہ اس دفعہ 50 سالہ تقریبات کے پیش نظر حاضری میں خاطر خواہ اضافہ کی امید اور اس پرانی جگہ کی تنگی کے خدشہ کے سبب (جو بعد ازاں صحیح ثابت ہوا)۔ جلسہ کے لئے کسی اور جگہ کے انتخاب کی تجویز پیش ہوئی۔

اس بابت کئی جگہوں کے نام تجویز کئے گئے، البتہ امیر صاحب اور مجلس عاملہ بینن (BENIN) کی منظوری سے بینن کے ریجن آلاڈا جو کہ بینن کے معاشی کیپٹل کوتونو جہاں اب جماعت کا بھی ہیڈ کوارٹر ہے، سے 58 کلومیٹر دور شمال میں واقع ہے۔ یہاں موجود ایک سپورٹس گراؤنڈ میں جو لوکل گورنمنٹ کے تحت آتا ہے اس کا انتخاب کیا گیا۔ لیکن یہ سپورٹس گراؤنڈ عرصہ دراز سے استعمال میں نہ ہونے کے سبب کافی خستہ حالت میں تھا۔ جس وجہ سے اس میں جنگلی درخت اور جڑی بوٹیوں کی کافی بھرمار تھی۔ جس وجہ سے یہ چھوٹے جنگل کا سماں پیش کر رہا تھا۔ یہ سٹیڈیم 10 ایکڑ اراضی پر مشتمل ہے۔ بینن کی مشہور شاہراہ پر واقع ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے ایک طرف لوکل گورنمنٹ کے دفاتر ہیں اور دوسری طرف پولیس سٹیشن۔ اللہ کے فضل سے لوکل گورنمنٹ سے اس کی اجازت بھی مل گئی۔

جلسہ کے انتظامات اور جلسہ گاہ کی تیاری

جلسہ کے انتظامات کو بخوبی سرانجام دینے کے لئے میٹنگز کا آغاز سال کے شروع سے ہی ہو گیا تھا۔ ہر 15 دن بعد میٹنگ کا انعقاد کیا جاتا رہا اور مسلسل نگرانی کی جاتی رہی۔ امسال جلسہ نئی جگہ ہونے کی وجہ سے کئی انتظامات بالکل نئے سرے سے کرنے مقصود تھے جن میں بجلی اور پانی وغیرہ سرفہرست ہیں۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانان کی ضروریات کا خاص خیال رکھنا اور ہر قسم کا ممکن آرام مہیا کرنا۔

ان تمام امور کے لئے اتنی بڑی زمین پر کافی کام کی ضرورت تھی۔ گزشتہ زمین سے تقریباً 5 گنا بڑی ہونے کی وجہ سے کام کی مقدار بھی خاصی زیادہ تھی، مگر الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ اس الٰہی جماعت کے ہر فرد نے اس کام کی اہمیت کے پیش نظر اس میں حصہ لیا۔ ماہ دسمبر کے آغاز سے ہی وقار عمل شروع کر دیئے گئے تھے۔

خدا تعالیٰ کی خاص تائید کا اظہار

جلسہ کی تیاری میں سب سے بڑا مسئلہ جگہ کی ہمواری کا تھا۔ اس سلسلہ میں خدام نے کافی محنت بھی کی البتہ زمین کافی ناہموار ہونے کی وجہ سے مارکی لگانے میں اب بھی خاصہ مسئلہ درپیش تھا۔ چنانچہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ کرایہ پر مشین لے کر سطح ہموار کی جائے، جس کے لئے اندازاً ایک ملین فرانک سیفا (تقریباً بارہ صد پاؤنڈز) سے زیادہ کا خرچ متوقع تھا۔ مگر خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا عجیب نظارہ دیکھنے میں ملا۔ وہ اس طرح کہ بینن میں چونکہ مشرکین اور عیسائی کافی بڑی تعداد میں ہیں اس لئے ان میں یہ رواج ہے کہ کسی قریبی رشتہ دار کے مرنے پر اس کی لاش کو سرد خانہ میں رکھا جاتا ہے اور بعد ازاں تمام رشتہ داروں کو اکٹھا کر کے یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ کس دن تدفین کی جائے۔ چنانچہ ہر فیملی اپنی حیثیت کے مطابق دعوت کا اہتمام کرتی ہے جس میں سارے خاندان کے افراد شامل ہوتے ہیں۔

خدا کی تقدیر نے کچھ یوں فیصلہ کیا ہوا تھا کہ آلاڈا ریجن کی ایک اعلیٰ شخصیت کی وفات ہو گئی۔ یہ شخصیت 58 کلومیٹر دُور کوتونو میں رہتی تھی، مگر اس کے گھر والوں نے کوتونو کی بجائے آلاڈا میں دعوت کا اہتمام کیا اور اس مقصد کے لئے اسی سپورٹس گراؤنڈ کو کرایہ پر حاصل کیا۔ ان کی دعوت کی تاریخ ہمارے جلسہ سے 20 دن قبل کی تھی۔ یہ فیملی صاحبِ استطاعت تھی اس لئے اپنی دعوت کے لئے وہ ایک ملین خرچ کر کے مشین کرایہ پر لائے اور جگہ کو بالکل ہموار بنا دیا۔ یوں خدا نے جماعت کو ایک وسیع خرچ سے بچا کر وہی کام کسی اور سے کروا دیا۔ الحمدللہ

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

جلسہ سے کچھ دن قبل کسی کوتونو فیملی کا شہر چھوڑ کر 58 کلومیٹر دور ایک جگہ کا انتخاب کرنا اور جلسہ کی تاریخ سے قبل کرنا اور جماعت کو درپیش مسئلہ کا خود بخود حل ہو جانا۔ یہ ہمارے خدا کا وہ محبت بھرا سلوک ہے جس کے نظارے ہم تاریخ احمدیت میں بارہا دیکھتے ہیں۔

جلسہ گاہ میں دوسری اہم ضرورت پانی کا بندوبست کرنا تھا۔ عمومی طور پر جب جلسہ کیا جاتا ہے تو بینن میں پانی کے سرکاری محکمہ SONEB کی اجازت سے 7 روز کے لئے میٹر لگوایا جاتا ہے۔ چنانچہ اس دفعہ بھی جب حکومتی ادارے کو ڈیمانڈ لیٹر بھجوایا گیا تو جواباً بتایا گیا کہ حکومت نے عارضی طور پر میٹر لگوانے پر پابندی عائد کی ہوئی ہے۔ اس لئے اپنا ڈیمانڈ لیٹر واپس لے جائیں۔

اس محکمہ کے افسر نے کہا کہ لیکن کیونکہ میرا اپنا ذاتی تعلق پورتونونو شہر سے ہے اور مجھے معلوم ہے کہ جماعت اپنا جلسہ امسال ادھر کر رہی ہے۔ میں خود بھی مسلمان ہوں اور جماعت کی

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں